

خواب نامہء طیبو سلطان

تدوین و ترجمہ
سلیم الدین قریشی



خواب نامہ و میو سلطان

تدوین و ترجمہ

سلیم الدین قریشی



نگ میل پبلی کیشنز ۰ لاہور

135-3 Tipu Sultan

Khabnama Tipu Sultan / Tipu Sultan
Mutarjama Saleem-ul-din Qureshi. -
Lahore : Sang-e-Meel Publications, 1999.
200p.

I. Title II. Saleem-ul-din Qureshi

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز/مصنف سے باقاعده
تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا اگر اس قسم کی
کوئی بھی صورت حال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے

136103

1999

نیاز احمد نے

زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور
سے شائع کی۔

Price: Rs. 175.00

ISBN: 969-35-1023-2

سنگ میل پبلی کیشنز لاہور

Sang-e-Meel Publications

25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), P.O. Box 997 Lahore-54000 PAKISTAN

Phones: 7220100-7228143 Fax: 7245101

<http://www.sang-e-meel.com> e-mail: smp@sang-e-meel.com

Chowk Urdu Bazar Lahore. Pakistan. Phone 7667970



Oil painting by G.F.Cherry, 1792

Shah Jahan
Mughal Emperor
1627-1657
1657



On painting by ...
...

فہرست

صفحہ

۷

۱۔ تعارف

۲۶

۲۔ اردو ترجمہ

۱۰۰

۳۔ فارسی متن

۱۵۳

۴۔ عکس مخطوط

۱۹۷

۵۔ اشاریہ

شماره

صفحه

موضوع

تاریخ

محل

ملاحظات

۱
۲
۳
۴
۵

تعارف

۴ مئی ۱۷۹۹ء کو سقوط سرنگاپٹم کے بعد انگریزی فوج کو شاہی محل سے ٹیپو سلطان کا جو کتب خانہ، سرکاری دستاویزات اور کاغذات ملے ان میں ٹیپو سلطان کا خود نوشت خواب نامہ بھی شامل تھا۔ انگریزی فوجوں کے سپہ سالار کے فارسی دان سیکرٹری ولیم کرک پیٹرک کے ایک بیان کے مطابق ٹیپو سلطان اسے اپنی خواب گاہ میں لکھنے پڑھنے کی میز کے ایک خفیہ دراز میں رکھا کرتے تھے اور سلطان کے ذاتی اور با اعتماد منشی حبیب اللہ کے علاوہ شاہی محل کے کسی دوسرے شخص کو اس کا علم نہ تھا۔ منشی حبیب اللہ نے بھی اسکی موجودگی کا علم ہونے کے باوجود اسے ذاتی طور پر کبھی دیکھا نہ تھا۔ ولیم کرک پیٹرک کی دریافت کے بعد خواب نامہ کا یہ نسخہ میجر بیٹسن کے قبضے میں آیا اور انھوں نے ۱۸۰۰ء میں اسے گورنر جنرل لارڈ ولزے کی طرف سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سیکرٹری مسٹر انگلس کو پیش کر دیا اور کچھ عرصے کے بعد انگلس نے اسے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کتب خانہ، یعنی انڈیا آفس لائبریری میں جمع کرادیا۔ میجر بیٹسن نے اس خواب نامہ کے سرورق پر انگلس کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:

Tipu Sultan's dreams in his own hand-writing presented in the name of the Marquis Wellesley to Hugh Inglis Esq., Chairman of the Board of Directors, by Major Alexander Beatson, late aid-de-camp to the Governor-

General. This register of the Sultan's dreams was discovered by Colonel William Kirkpatrick, amongst other papers of a secret nature in an escritoire found in the palace of Seringapatam. Hubbeeb Oollah, one of the most confidential of the Sultan's servant was present at the time it was discovered. He knew that there was such a book of the Sultan's compilation, but had never seen it, as the Sultan always manifested peculiar anxiety to conceal it from the view of any who happened to approach when he was either reading or writing in it. Of this extraordinary production six only have been translated which I have inserted in the appendix of *A View of the Origin and Conduct of War*. By some of them it appears that the defeat and conquest, and the destruction of the Kefers were the main subjects of his sleeping than of his waking thoughts. London, 23 April 1800.'

یہ کتاب ایک سواٹھانوے اور اوق پر مشتمل ہے اسکے شروع کے سولہ اور آخری گیارہ اور اوق کو خوابوں کی تفصیلات، انکی تعبیروں اور دیگر یاداشتوں کے اندراج کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کتاب کے بقیہ اور اوق خالی ہیں۔ اسکے پہلے سولہ اور اوق کی عبارت کی ایک نقل تو اس مخطوط سے جولائی ۱۸۲۲ء میں تیار کی گئی تھی فرانس کے قومی کتب خانہ، پاریس

تک نیشنل (فہرست مخطوطات فارسی - سپلیمنٹ پرشین، ۱۹۳۷) میں موجود ہے۔ اصل مخطوطہ کی عبارت چونکہ بے حد شکستہ خط میں ہے اسلئے عبارت نقل کرنے میں جا بجا غلطیاں شامل ہو گئی ہیں۔ اسطرح انہیں پہلے سولہ اوراق پر دی گئی عبارت کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے *The dreams of Tipu Sultan* کے عنوان سے ۱۹۷۰ء میں کراچی سے شائع کیا تھا۔

زیر نظر کتاب میں اس خواب نامہ کو پہلی مرتبہ مکمل طور پر، یعنی پہلے سولہ اوراق کے ساتھ ساتھ آخری گیارہ اوراق پر درج شدہ اندراجات کی اصل فارسی عبارت اور انکا اردو ترجمہ، پیش کیا جا رہا ہے۔ مزید دلچسپی رکھنے والوں کے لئے کتاب کے آخر میں اصل مخطوطہ کا عکس بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

اسکے علاوہ خواب نامہ میں دی گئی یادداشتوں اور اس میں درج شدہ واقعات کا تاریخی پس منظر سمجھنے کے لئے ٹیپو سلطان کی دی گئی احمدی سالوں اور مہینوں کی تاریخوں کے ساتھ ساتھ انکی عیسوی اور ہجری تاریخیں بھی دے دی گئی ہیں۔ اسطرح ہمیں نہ صرف خار بست اور دوسرے اہم مورچوں پر حملوں کی تاریخوں کے تعین کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ اس دور کے کئی ایک دوسرے اہم واقعات پر بھی روشنی پڑتی ہے، مثلاً بندہ بہادر نامی قلعہ کی فتح کا ذکر کرتے ہوئے ٹیپو سلطان لکھتے ہیں: در ماہ رحمانی شب چہارم سال بسد مطابق پرا بھوا سمجھرا از یورش فوج حیدری بھادر بندہ فتح شد۔ اسکے بعد ایک اور جگہ اس واقعہ کی تفصیلات دیتے ہوئے وضاحت کی گئی ہے کہ: سال بسد کے رحمانی مہینے کی چوبیس تاریخ، بروز ہفتہ، یعنی دوہا سے چالیسویں سال حملہ کے بعد بھادر بندہ کا قلعہ فتح ہوا، اور میرے کمان سے نکلے ہوئے ایک

تیر نے بھادر بندہ کے قلعدار کا سر قلم کر دیا اور قلعہ میں محصور فوج نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ایک اور اندراج سے ان حملوں کے دوران شہید ہونے والے 'رفقاء' کے ناموں کا بھی علم ہوتا ہے۔ اسی طرح اندراج نمبر ۲۲ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پونہ والا، یعنی مادھوراؤ نارائین پیشوا نے اپنے وزیر نانافرنولیس کی چیرہ دستیوں سے تنگ آ کر خفیہ طور پر ٹیپو سلطان سے مدد کی درخواست کی تھی۔ اسی سلسلہ میں آگے چل کر ہمیں سریمتی مادھوراؤ کی وفات اور خود مادھوراؤ کی خودکشی کی تاریخ اور وقت کا اندراج ملتا ہے۔ ایک اور جگہ ٹیپو سلطان کے فرزند عبدالخالق سلطان اور ان کے دوست اور سالار لالہ میاں شہید کے بچے معین الدین کی شادی کی اطلاعات ملتی ہیں۔

ٹیپو سلطان کی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوستان میں انگریزوں کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنے، اسلام کی ترویج و اشاعت اور علماء و فضلاء کی صحبت میں گزرا تھا۔ چنانچہ سلطان کے بیشتر خواب بھی انہیں موضوعات سے تعلق رکھتے ہیں، ان خوابوں سے ٹیپو سلطان کی شیخ مجدد الف ثانی، خواجہ بہاء الدین نقشبندی، خواجہ ابوالمصور ماتریدی، خواجہ ابوالحسن خرقانی اور دوسرے مشائخ سے گہری عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

ٹیپو سلطان نے اپنے ہر خواب کے اندراج سے پہلے اپنے اختراع کئے ہوئے سنہ احمدی [جسکا دراصل سنہ بعثت سے آغاز ہوتا تھا]، مہینے کی تاریخ، دن کے نام، اور وقت کے ساتھ ساتھ اسکا محل وقوع وغیرہ کی تفصیلات درج کی ہیں۔ بعض دفعہ خواب کی تفصیلات کے بعد لکھا ہے کہ اس خواب کے فوراً بعد میں بیدار ہو گیا اور

اٹھ کر خواب کی تفصیلات کو درج کر لیا۔ اسطرح ٹیپو سلطان نے بعض خوابوں کی جائے وقوع بھی درج کی ہیں، مثلاً اندراج نمبر ۴ کے شروع میں سال، مہینے، دن اور وقت کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ یہ بھی درج ہے کہ : میں سلام آباد کے قریب مدگیر کے مقام پر رانا نائیر کے مورچے کو فتح کر کے واپس آ رہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا۔ ایک اور خواب کی تفصیلات کے بعد لکھتے ہیں :

’ہم اس گفتگو میں مصروف تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اٹھ کر اس خواب کی تفصیلات کاغذ پر لکھ لیں۔

ٹیپو سلطان کے بعض خوابوں کا تعلق براہ راست انکی اپنی زندگی سے ہے۔ مثلاً ایک خواب کی تفصیلات دیتے ہوئے لکھتے ہیں :-

’لوگ اطلاع دیتے ہیں کہ ندی میں طغیانی آئی ہوئی ہے۔ میں فوج کے ہاتھیوں کو ندی میں لا کر ایک دوسرے کے ساتھ ملکر اسطرح کھڑا کرنے کا حکم دیتا ہوں کہ وہ ایک پل کا کام دے سکیں اور اسکے بعد فوج کو ان ہاتھیوں پر سے گزر کر ندی کو عبور کر کے دوسری طرف جانے کا حکم دیتا ہوں۔ اسطرح ساری فوج ندی کے اس پار پہنچ جاتی ہے۔

یہ واقعہ ٹیپو سلطان کو ستمبر ۱۷۹۰ء میں پیش آیا تھا۔ ہری پنڈت بھر کیہ اور نظام علی خان کی فوجیں، جن میں پیادہ فوج کے علاوہ ایک لاکھ سے زائد سوار بھی شامل تھے تنگا بھدرا ندی کے کنارے محاذ آرا تھیں۔ ٹیپو سلطان کی فوجیں مقابلے کے لئے جب ندی کے دوسرے کنارے پہنچیں تو اس وقت موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور ندی میں طغیانی آئی ہوئی تھی۔ ٹیپو سلطان کے سالاروں نے اس حالت میں ندی کو عبور نہ کرنے کا مشورہ دیا لیکن ٹیپو سلطان نے کشتیوں کا پل بنا کر سب سے پہلے خود دریا عبور کیا اور

اسکے بعد اپنی فوج کو دوسری طرف لا کر دشمن پر حملہ کیا اور اس کو زبردست شکست دی تھی۔

اسی طرح ایک دوسرے خواب میں دہلی کے تخت پر ایک ایسے بادشاہ کو بٹھانے کی خواہش ظاہر کی ہے جو ملت اسلامیہ کو مضبوط کر سکے اور کفار کے غلبے کو روک سکے۔ ٹیپو سلطان نے ۲ اگست ۱۷۹۶ء کو محمد بیگ ہمدانی کے نام ایک خط میں انہیں جذبات کا اظہار کیا تھا:-

ہمارے دین پاک کی مدد کے لئے ضروری ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور کافروں کی سرکوبی کو اپنی زندگی کا آخری مقصد سمجھیں تاکہ دین محمد روز بروز ترقی کرے۔ مسلمانوں پر جو وقت آیا ہے اس کا سب سے بڑا سبب سلطنت ہندوستان [دہلی] کی کمزوری ہے اگر مسلمان اب بھی متحد ہو جائیں تو انکی شان و شوکت پھر آسکتی ہے اور اس وقت ان کافروں کو کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔

ان خوابوں سے ٹیپو سلطان کی مذہبی رواداری کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اندراج نمبر ۲۰ میں ایک بت خانے کے دورے کے دوران نہ صرف وہاں کے مکینوں کو اپنی عبادت جاری رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں بلکہ اس خستہ حال مندر کی مرمت کا بھی حکم جاری کرتے ہیں۔

ایک اور خواب میں [نمبر ۱۸] ایک بت خانہ کی عمارت کے گر جانے پر اپنے آدمی بھیج کر اس بت خانہ کے قرب و جوار میں رہنے والے لوگوں کی مزاج پرسی کا حکم دیتے ہیں پرانی یاداشتوں اور تحریروں میں مصنف عبارت کے اختتام پر عموماً بیض کا مخفف لکھ دیا کرتے تھے ٹیپو سلطان نے اس طریقہ کار کو اپناتے ہوئے ہر اندراج کے بعد اپنے مخصوص انداز میں بیض کا مخفف لکھ دیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ٹیپو سلطان نے ان خوابوں کو تحریر کرنے میں کافی زود نویسی سے کام لیا تھا، یہی وجہ ہے انکی تحریروں میں کئی الفاظ کے جے مروجہ ہجوں سے مختلف ملتے ہیں، مثلاً:

بزرگ [بزرگ - یہ لفظ خواب نمبر ۱ اور ۳۰ میں ذ سے ہے، جبکہ نمبر ۸ میں ز سے ہے]؛
 مذکور [مزبور - نمبر ۱، ۳، ۹، ۱۱، ۱۷، ۲۷]؛ تلاوت [تلاوت - نمبر ۸]؛ قرآن [قرآن -
 نمبر ۸]؛ سحر، سحرائی [صحرا، صحرائی - نمبر ۹، ۱۶]؛ برخواست، برخاستم [برخاست،
 برخاستم - نمبر ۱۳]؛ عطاق [اطاق - نمبر ۱۶]؛ سوم و سلات [صوم و صلوات - نمبر ۱۷]؛
 خزاب [خضاب - نمبر ۲۱]؛ زبطی [ضبطی - نمبر ۲۷]؛ استلاح [اصطلاح - نمبر ۶۰]؛
 اصلحہ [اسلحہ - نمبر ۳۴]؛ مسری [مصری - نمبر ۶۱]؛ تلاوت [تلاوت - نمبر ۸]

ٹیپو سلطان کی ان غلطیوں سے سید معین الحق صاحب نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ:

کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اگرچہ متعدد معاصر ماخذ میں ٹیپو سلطان کی تعلیم کا ذکر ہے لیکن اس بات کو نظر انداز کر کے کرنل کرک پیٹرک کا یہ بیان کہ ڈائری سلطان کی خود نوشت تحریر ہے صحیح مان لیا گیا ہے تاکہ ٹیپو کو جاہل اور ایسا جاہل قرار دیا جائے جو قرآن کو قرآن، بزرگ کو بزرگ، اصطلاح کو استلاح، خضاب کو خزاب، مصری کو مسری وغیرہ وغیرہ لکھتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ٹیپو کا شمار فضلا میں نہیں کیا جاسکتا لیکن جس شخص کی تصانیف رسالہ در۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (دیکھو اسلامک کلچر جلد چہارم و محبت الحسن خان صفحہ ۳۷۴) موجود ہوں اسکے متعلق میجر سنورٹ کا یہ بیان کہ اسکو مطالعہ کا شوق تھا اور علوم سے کچھ واقفیت تھی غلط سمجھنے کا کوئی جواز نہیں اسی مصنف کا بیان ہے کہ سلطان دن کا زیادہ حصہ اپنے مطالعہ کے کمرہ (اسٹڈی) میں صرف کرتا تھا۔ (دیکھو

سٹورٹ کا تیار کردہ کیٹالاک، صفحہ ۴۳، ۱۹۲)۔ [نوٹ از سید معین الحق۔ بصائر۔ ٹیپو

سلطان شہید نمبر، جلد ۳، شمارہ ۱، جنوری تا جولائی ۱۹۶۴ء، صفحہ ۲۳۵]

معین الحق صاحب کے مذکورہ بالا بیان کی تردید میں سب سے پہلے تو یہ کہنا ہی کافی ہے کہ انہوں نے سٹورٹ کی کیٹالاک کے جن صفحات کا ذکر کیا ہے وہاں ایسی کوئی عبارات نہیں ملتی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ: سلطان دن کا زیادہ حصہ اپنے مطالعہ کے کمرہ میں صرف کرتا تھا۔ بلکہ اسکے برعکس سٹورٹ کا بیان ہے

Although he acquired a taste for reading and a smattering in some of the sciences he was not well versed in any of them.

[ترجمہ]: ٹیپو سلطان کو اگرچہ پڑھنے کا شوق تھا اور کچھ علوم میں انہوں نے ابتدائی تعلیم بھی حاصل کر لی تھی لیکن ان میں سے کسی مضمون میں بھی اعلیٰ معیار حاصل نہ کر سکے تھے۔

اسکے علاوہ ٹیپو سلطان کی علمی اور ادبی قابلیت کا اندازہ لگانے سے قبل ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ آیا انکو ہوش سنبھالتے ہی اتنی فرصت تھی کہ وہ عربی، فارسی، اردو، کنٹری، مراٹھی [ٹیپو سلطان کی خط میں اس زبان کی تحریریں موجود ہیں] اور موڈی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں سے واقفیت رکھنے کے ساتھ ساتھ ان میں سے کسی ایک زبان یا موضوع پر عالمانہ قابلیت حاصل کر سکتے۔

ٹیپو سلطان کی روزمرہ کی مصروفیات کا اندازہ لگانے کے لئے انکے ایک درباری کا مندرجہ ذیل بیان بھی ضروری ہے جو اس نے ۱۷۹۰ء میں ٹیپو سلطان کی شخصیت اور انکے

روزمرہ کے معمولات کے متعلق فارسی زبان میں ایک رسالہ کی شکل میں لکھا تھا۔ اسکا انگریزی ترجمہ ایشیاٹک اینولرجسٹر کی ۱۹۷۹ء کی جلد میں شامل ہے :

He rises sometimes seven o'clock, but more commonly at eight or nine in the morning on halting days; washes and takes medicine, the barber then begins to shave him, during which the head Aukhbar-neoise [Akhbar navis] or news writer comes in with the letters that have arrived by the tappauls, and relates the news of the different countries, as has received it. The officer commanding his guard then comes in and makes his report; after which the adjutants of corps comes, and makes report of their respective corps. About twelve o'clock he goes for dinner which is over in about an hour. He then holds his durbar and transacts all business, civil and military until five o'clock; he then gives out the parole, which he takes out from the planets, signs of Zodiac, writing it himself in a book which is deposited with his own guard, where the adjutant-general (for each kutcherry has an adjutant-general) comes and takes it ; after which he lays down and

sleeps about an hour, rises, and takes his second meal; the monshees or secretaries are then called in; they read the letters that have been received during the day and he gives his orders for answering them; all this done and the letters prepared for dispatch, about two or three in morning he goes to rest.

[ترجمہ]

وہ عموماً صبح سات بجے اور امن کے دنوں میں اکثر آٹھ یا نو بجے اٹھتے ہیں، نما دھو کر ناشتہ کرتے ہیں اور اسکے بعد حجام آکر شیو کرتا ہے اور اسی دوران خبریں موصول کرنے والے محکمے کا سربراہ وہ تمام خبریں لیکر آجاتا ہے جو ہر کارے اس دن لیکر آئے تھے اور دنیا بھر کی خبریں پڑھ کر سناتا ہے۔ اسکے بعد سلطان کے ذاتی دستے کا سالار آکر اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے، بعد ازاں دوسرے رسالوں کے سپہ سالار آکر باری باری اپنی اپنی رپورٹیں پیش کرتے ہیں۔ بارہ بجے کے قریب سلطان دوپہر کے کھانے کے لئے جاتا ہے۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ اس میں صرف ہوتا ہے۔ اسکے بعد دربار لگتا ہے اور شام کے پانچ بجے تک فوج اور عوام کے کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ اسکے بعد ستاروں اور علم نجوم کو دیکھ کر اپنے حکم جاری کرتا ہے اور انکو اپنے ہاتھ سے ایک کتاب میں نقل کرتا جاتا ہے۔ اس کام کے اختتام پر یہ کتاب اپنے ذاتی حفاظتی دستے کے سالار کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ سلطان اسکے بعد ایک گھنٹہ لیٹ کر آرام کرتا ہے۔ اسکے بعد اٹھ کر شام کا کھانا کھاتا ہے اسکے بعد وہ منشیوں کو بلاتا ہے اور وہ دن بھر میں وصول کئے گئے خطوط پڑھ کر سناتے ہیں اور وہ ساتھ ساتھ انکے جوابات تحریر کرواتا جاتا ہے۔ انکے بھیجنے کا انتظام کرنے کے بعد صبح دو یا تین بجے سونے کے لئے جاتا ہے۔

اسی طرح محمد خان بنگلوری نے تاریخ سلطنت خداواد میسور (صفحہ ۵۰۴) پر سلطان کے صبح کے معمول کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :-

سلطان ہر روز بلا ناغہ بعد نماز صبح تلاوت قرآن مجید کرتا اور نماز کا اس قدر پابند تھا کہ جب مسجد اعلیٰ کا افتتاح ہوا تو سوال اٹھا کہ پہلی نماز کون پڑھائے۔ اس وقت بڑے بڑے علماء اور مشائخ آئے ہوئے تھے۔ طے پایا کہ جو شخص صاحب ترتیب ہو وہ امامت کرے مگر صاحب ترتیب کوئی نہیں تھا۔ اس پر سلطان نے کہا الحمد للہ میں صاحب ترتیب ہوں۔ چنانچہ پہلی نماز کی امامت خود سلطان نے کی۔

سٹورٹ نے خود بھی سلطان کی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اوائل عمر سے ہی عسکری تربیت میں مصروف رہنے کا ذکر کیا ہے :

The princes, and sons of gentlemen in the East, are from an early age initiated into the martial exercise of riding, shooting, fencing, etc. In addition to these, Tipu as he advanced in years, was instructed in the science of tactics, and attended his father at all military reviews in order to acquire knowledge of the discipline and art of war, more especially as practised by Europeans. His first essay in military capacity was during the year 1767 and 1768 when Hyder Ali invaded and overran the Carnatic. He was at that time nineteen years of age and commanded a corps of cavalry with which he committed depredations and laid

waste the neighbourhood of Madras. [A descriptive catalogue of the Oriental library of the late Tippoo Sultan of Mysore. Cambridge, 1803, p., 44.]

[ترجمہ]

مشرق میں شہزادوں اور امراء کے لڑکوں کو اوائل عمر میں ہی شہ سواری، نشانہ بازی اور نیزہ بازی جیسے جنگی مشغلوں میں لگادیا جاتا ہے اسکے علاوہ ٹیپو کو بڑا ہوتے ہی جنگی تدابیر کی تربیت دی گئی تھی اور وہ جنگ کے قواعد اور دوپہنچ، خصوصاً یورپین اقوام کی سپہ آرائی کے فن کو سمجھنے کے لئے ہر مہم میں اپنے باپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکو اپنی فوجی صلاحیت کو عملی طور پر استعمال کرنے کا سب سے پہلا موقع ۱۷۹۱ء اور ۱۷۹۸ء میں ملا جب حیدر علی نے کرناٹک پر حملہ کر کے اسے فتح کیا تھا۔ اس وقت اس کی عمر صرف انیس سال تھی اور سواروں کے رسالہ دار کی حیثیت سے اس نے بہت سی فتوحات کیں اور مدراس کے قریب وجوار کے علاقہ کو تباہ و برباد کر ڈالا تھا۔

جہاں تک اس خواب نامہ کے اصلی یا نقلی ہونے کا تعلق ہے انڈیا آفس لائبریری میں اس خواب نامہ کے علاوہ ٹیپو سلطان کی خودنوشت کئی دوسری تحریریں موجود ہیں جن سے مقابلہ کرنے کے بعد اس خواب نامہ کے اصلی ہونے میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ٹیپو سلطان کی دوسری تحریروں میں اس قسم کی غلطیاں نہیں ملتیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اسکی دو جوہات ہو سکتی ہیں۔ اول تو یہ کہ ٹیپو سلطان نے یہ خواب صرف اپنی ذاتی دلچسپی کے لئے نوٹ کئے تھے اس لئے ان کے لکھنے میں اتنی احتیاط نہیں کی جو دوسری تحریروں کو قلمبند کرنے میں کی ہے یہی وجہ ہے کہ خواب نامہ کے سب اندراجات بے حد شکستہ خط میں ہیں جبکہ دوسری تحریریں، جن میں انکی سرکاری خط و کتابت بھی شامل ہے بہتر خط میں لکھے گئے ہیں

اسکے علاوہ، جیسا کہ اس سے قبل عرض کیا جا چکا ہے کہ ان اندراجات کی زبان اور انکا طرز تحریر وغیرہ کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ ان میں سے بیشتر خواب یا تو کسی جنگ یا مہم پر روانہ ہونے سے قبل یا فوراً بعد لکھے گئے تھے، مثلاً خواب نمبر ۴ کے شروع لکھتے ہیں: میں سلام آباد کے قریب مدگیسر کے مقام پر راما نائیر کے مورچے کو فتح کر کے واپس آ رہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا۔ ایک اور خواب کی تفصیلات کے بعد لکھتے ہیں: ہم اس گفتگو میں مصروف تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اٹھ کر اس خواب کی تفصیلات کو کاغذ پر لکھ لیا۔ ایک اور خواب کے شروع میں درج ہے: بیرون سلام آباد در لشکر وقت مراجعت از ملک فرخی۔ ایک دوسرے خواب کے شروع میں لکھتے ہیں: پیش از شب خون کردن بر مرآئہ۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے موقعوں پر انسان کی پوری توجہ امور سلطنت اور دشمنوں کی کاروائیوں کی طرف ہوتی ہے نہ کہ اپنی یادداشت کی تحریر کی نوک پلک کو ٹھیک کرنے کی طرف۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس خواب نامہ کے اصلی ہونے کا سب سے بڑا ثبوت وہ کاغذ ہیں جن پر ٹیپو سلطان نے یہ خواب قلمبند کئے ہیں۔ ٹیپو سلطان اپنے ذاتی استعمال کے لئے جو کاغذ استعمال کرتے تھے وہ انکے ایک خاص سرکاری کارخانے میں تیار کئے جاتے تھے اور ہر کاغذ کے وسط میں ٹیپو سلطان کا ذاتی نشان، یعنی شیر کا واٹر مارک watermark ہوا کرتا تھا۔ اس خواب نامہ کو لکھنے کے لئے یہی کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

ٹیپو سلطان کی علم دوستی کا سب سے اقرار کیا ہے آپکے کتب خانے کا ذکر کرتے ہوئے سٹیورٹ لکھتا ہے:

The library consisted of nearly two thousand volumes of Arabic, Persian and Hindy [Hindustany] manuscripts, in all the various branches of Mohammedan literature. Many of these were beautifully written, and highly ornamented, but a great portion were in bad condition; and several having lost both the first and last pages, it was extremely difficult to discover the author or the period in which they were composed.

ترجمہ۔

ٹیپو سلطان کا یہ کتب خانہ علوم اسلامیہ سے متعلق عربی، فارسی، ہندی [یعنی ہندوستانی] مخطوطات کی تقریباً دو ہزار جلدوں پر مشتمل تھا۔ ان میں سے اکثر نہایت ہی خوش خط اور مطلقاً مذہب تھیں، لیکن ان کی ایک بڑی تعداد بری حالت میں تھی۔ ان میں سے کچھ کے پہلے اور آخری صفحات ضائع ہو چکے تھے جس کی وجہ سے ان مخطوطات کے مصنف کا نام یا ان کی تاریخ تصنیف دریافت کرنا بے حد مشکل ہو گیا تھا۔

مذکورہ بالا فہرست میں سٹیورٹ نے صرف ایک ہزار نوے مخطوطات کی تفصیلات دی ہیں۔ ان میں سے صرف دو سو کے قریب جلدیں انڈیا آفس لائبریری میں اور کچھ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، بوڈلین لائبریری آکسفورڈ، کیمبرج یونیورسٹی اور برطانیہ کے رائل آرکائیوز میں موجود ہیں۔ بقیہ کا کیا حشر ہوا اس کا تذکرہ ایک ہم عصر سرکاری واقع نویس، اور سقوط سرنگاپٹم کے فوراً بعد شاہی قلعہ میں داخل ہونے والے سرکاری افسر کرک پیٹرک نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

It is already generally known that upon the reduction of Seringapatam, in the year 1799, all public records of the then Government of Mysore passed into the possession of the captors. It is also, however, but too certain that many of these precious documents were evidently burnt or otherwise destroyed in the confusion and disorder which inavoidably ensued upon the assault of the fort, nor is improbable, that some portion of them has disappeared in the consequence of falling, on the same occasion, into the hands of private persons ignorant of the value, and indifferent to the preservation of their prize. [Kirkpatrick. Select letters of Tipu Sultan. London, 1811. p.v]

ترجمہ:

یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے کہ ۱۷۹۹ء میں سرنگاپٹم کی تسخیر کے بعد سلطنت خدا داد کے تمام سرکاری اسناد و دستاویزات فاتح فوجوں کے ہاتھ آگئے لیکن اس بات کا شاید کم لوگوں کو علم ہو کہ سرنگاپٹم پر حملے کے دوران ہنگامی اور افراتفری کے عالم میں یقیناً ان قیمتی دستاویزات کی ایک بہت بڑی تعداد نظر آتش کر دی گئی یا کسی دوسرے ذرائع سے ضائع کر دی گئی تھی۔ اور یہ بھی ناممکن نہیں کہ ان میں سے کچھ ایسے لوگوں کے ہاتھ لگ کر ضائع ہو گئی ہوں جنکو یا تو انکی قیمت کا صحیح اندازہ نہ تھا یا وہ اس قسم کے مال غنیمت کو محفوظ کرنے میں کوئی دلچسپی نہ رکھتے تھے۔

ایک اندازہ کے مطابق ان میں کم از کم پینتالیس کتابیں ایسی تھیں جو خود سلطان کی نگرانی

۱۷۱۵۴۱

میں تصنیف یا ترجمہ کی گئی تھیں۔ ان میں سے بائیس کتابیں اب بھی انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہیں۔ [تفصیلات کے دیکھئے : فہرست مخطوطات فارسی از ہرمن ایٹھ۔ آکسفورڈ، ۱۹۳۶ء]۔

آخر میں ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بڑھتی ہوئی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے ٹیپو سلطان نے جو کردار ادا کیا اس کا اندازہ لگانے کے لئے برطانوی حکومت کے ایک ترجمان کا مندرجہ ذیل بیان کافی اہمیت کا حامل ہے :-

The importance of this event [fall of seringapatam] to the power and commerce of Great Britain in the East, is not within the reach of ordinary calculation. From every appearance of the improving state of Seringapatam, the cultivation of the country, the number of its inhabitants, and the advancing progress of the military establishment, the capital would, in a short time, would have been impregnable, and the power of Tipoo Saib would have been at least equal to the combined strength of the European establishment in India. [Asiatic Annual Register. pp 238].

ترجمہ :

’سرنگاپٹم کی فتح ہماری تجارت اور طاقت کے لئے کتنی اہم ہے عام آدمی اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ سرنگاپٹم اپنی آبادی، زراعت اور بڑھتی ہوئی فوجی طاقت کی وجہ سے

136103

جلد ہی ہمارے لئے ناقابل تسخیر بن جاتا اور ہندوستان میں ٹیپو صاحب کی طاقت کم از

کم یورپین طاقت کے ہم پلہ ہو جاتی۔

یہ خواب نامہ ٹیپو سلطان کی شہادت کی دو صد سالہ تقریبات کی مناسبت سے شائع کیا جا رہا ہے اس سلسلے میں مکرمی جناب نیاز حمد صاحب، اعجاز احمد صاحب اور افضل احمد صاحب نے جس خوبی سے اسکی اشاعت کا اہتمام کیا ہے میں اسکے لئے انکا بے حد ممنون ہوں۔

سلیم الدین قریشی

لندن

۷ مارچ، ۱۹۹۸

مابدولت نے جو خواب دیکھے تھے اور جو خواب اب
دیکھتا ہوں اس کتاب میں درج کرتا جاتا ہوں۔

[ٹیپو سلطان]

سن دلو کے اوائل میں، احمدی مہینے کی پہلی تاریخ، ۱۲۰۰ ہجری، [اجمادی الثانی - اپریل ۱۸۷۶ء]، جمعرات کی رات - میں شمس آباد میں تھا اور رات کے چوتھے پہر کی پانچویں گھڑی گذر چکی تھی کہ میں نے خواب دیکھا:

میں دیکھتا ہوں کہ مہرٹہ فوج یہاں آپہنچی ہے اور میں اسکے سردار کو آگے بڑھ کر مجھ سے دست بدست مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ مہرٹہ فوج کا ایک مسلمان سردار میری دعوت قبول کرتا ہے۔ اسی دوران دونوں فوجیں میدان جنگ میں ایک دوسرے کے مقابل صف بستہ ہو جاتی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی مدد سے اس سردار کا جو کفار کے ساتھ ملا ہوا تھا مقابلہ کرتا ہوں اور اپنی تلوار کی ایک ہی ضرب سے اس مشرک کا کام تمام کر دیتا ہوں۔ اسکے بعد اس فوج کا سپہ سالار جو ایک نوجوان تھا میدان جنگ سے فرار ہونے کی کوشش کرتا ہے لیکن میں اس کا تعاقب کر کے اسکو اپنی تلوار کی ایک ہی ضرب سے ختم کر دیتا ہوں۔ اسکے بعد میں اس فوج کے ایک اور اہم سردار کو مار ڈالتا ہوں۔ اس طرح مہرٹہ فوج کے تین سرداروں کو اپنی تلوار کی ایک ایک ضرب سے ہلاک کر کے میں نوید فتح کے ساتھ اپنی فوج میں واپس آتا ہوں۔

بعد ازاں میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ حیدر صاحب اور میری فوج کے تمام سردار ایک مکان میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ میں تھکا ہوا ہوں اور پینے کے لئے پانی مانگتا ہوں۔

دعوت میں شریک افراد آداب مجالانے کے بعد مجھے پہلے کھانا کھانے اور اسکے بعد پانی پینے کا مشورہ دیتے ہیں اسی دوران ایک سفید ریش بزرگ اپنے ہاتھ میں میٹھے دودھ کا پیالہ اور مٹھائی لیکر آتا ہے اور مجھے پیش کرتا ہے میں یہ دونوں چیزیں اس بزرگ سے لے لیتا ہوتا ہوں اور ان کو کھا کر اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ میں نے اتنا مزیدار کھانا کبھی نہیں کھایا۔ وضو کے بعد میں اپنی فوج کے سرداروں سے دریافت کرتا ہوں کہ آیا انہوں نے کفار کو نیست و نابود کر دیا ہے یا نہیں؟ حیدری فوج کے سردار جواب دیتے ہیں کہ کفار کی فوج مال غنیمت کے ساتھ قریب کے گاؤں میں ٹھہری ہوئی ہے اور میری فوج میرے حکم کا انتظار کر رہی ہے۔ میں اپنی فوج کو فوراً جنگ کے لئے تیار ہونے کا حکم دیتا ہوں اور اپنے مددگار سے تلوار لیکر اپنے کمر بند میں لگا لیتا ہوں اور اسکے بعد سید حمید ۲، سید غفار ۳ اور اپنی فوج کے دوسرے سرداروں کو جنگ کے لئے تیار ہونے کا حکم دیتا ہوں۔ اسی اثنا میں میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔

۱۔ حیدر صاحب ولد شیخ الیاس۔ ٹیپو سلطان کے والد حیدر علی کے چچا زاد بھائی اور فوج کا سپہ سالار۔

۲۔ سید حمید۔ ارکاٹ کی فوج کا ایک افسر جسکو حیدر علی نے ارکاٹ کی فتح کے بعد اپنی فوج میں چار ہزار فوج کا سالار مقرر کیا تھا۔ بعد میں وہ ٹیپو سلطان کی فوج میں رہا اور چھ فروری ۱۷۹۲ء کو اتحادی فوجوں کے سرنگا پٹم پر حملے کے دوران عید گاہ کے مورچے کا دفاع کرتے ہوئے اپنے چار سوسا تھیوں سمیت شہید ہوا۔

۳۔ سید غفار۔ کرنالک فوج کا ایک افسر جو بعد میں ٹیپو سلطان کی فوج میں ملازم ہو گیا تھا اور آخری دم تک ٹیپو سلطان کے ساتھ رہا۔ سقوط سرنگاپٹم سے کچھ دیر قبل [۳ مئی ۱۷۹۹ء] سید غفار سپاہ کے اس دستے کے سالار تھے جو حصار کے شکاف کے آس پاس متعین تھا اور دشمن کا گولہ لگنے سے شہید ہوئے۔ ٹیپو سلطان نے ان کی شہادت کی خبر سن کر کہا تھا: سید غفار ایک مرد جری تھا جو موت سے ڈرتا نہ تھا، آخر درجہ شہادت پایا۔

[حملات حیدری، صفحہ ۶۹۶]

۲۶ ذی الحجہ [۱۲۰۰ ہجری۔ ۲۰ اکتوبر ۱۸۶۷ء] اتوار کے دن اور پیر کی رات، تمبھد پور کے اسطرف، دریائے کاویری کے کنارے، صبح کاذب کے وقت میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ ایک بلند مقام پر کھڑا ہو کر عید الفطر کے چاند کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن لوگوں کو چاند نظر نہیں آتا۔ البتہ میں عید کے چاند کو کہکشاں ثریا کے ستاروں کے گرد بے حد باریک اور خوش قطع دیکھ کر اپنے پاس کھڑے ہوئے لوگوں کو اس کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں کہ خدا کا فضل و کرم سے اگلے روز عید ہوگی۔ یہاں پر خواب ختم ہو جاتا ہے۔

۱۔ کاویری: ہرن گاپٹم کے نزدیک ایک دریا کا نام۔

یا کریم کار ساز

سال شا کے بہاری مہینے کی تیرہ تاریخ، ۱۲۲۱ھ مولود محمد ﷺ [۳ شعبان ۱۲۰۱ھ ہجری
- ۲۱ مئی ۱۷۸۷ء] پیر کی رات، ابھی پانچ گھڑی رات باقی تھی کہ میں نے خواب
دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ میں دہلی کے قریب پڑاؤ ڈالے ہوئے ہوں اور مہرٹہ سردار سندھیا بھی
ہماری طرح اپنی فوج لئے نزدیک ہی پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اور دہلی کی فوج کا ایک سردار
ہمارے نزدیک کھڑا ہے میں قاصد بھیج کر اسکو اپنے پاس بلاتا ہوں۔ وہ اور قطب الدین
خان نزدیک آکر میرے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور میں ان کے سامنے تسبیح رکھ کر ان
دونوں سرداروں کو کہتا ہوں کہ وہ اپنی اور قطب الدین خان سرکار کی فوجوں کے ساتھ
کفار کا مقابلہ کرنے کے لئے صف بستہ ہو جائیں اور میں دہلی کا بندوبست کر کے اور وہاں
کے تخت پر ایک نئے بادشاہ کو بٹھا کر واپس آتا ہوں کیونکہ اس سے ملت اسلامیہ مضبوط
ہوگی اور اسکے بعد میں کفار کو مکمل طور پر تباہ کر سکوں گا ۳۔ ہم اسی گفتگو میں مصروف تھے
کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اٹھ کر فوراً اس خواب کی تفصیلات کاغذ پر قلمبند کر لیں۔
اور بس خدا عزت کا معنی ہے۔

- ۱۔ مادھوجی راؤ سندھیا (۱۷۳۰-۱۷۹۴ء)۔ گوالیار کا مہاراجہ جو ۱۷۹۰ء میں روہیلوں اور راجپوتوں کو شکست دے کر دہلی اور اسکے گرد و نواح کے علاقوں پر قابض ہو گیا تھا۔ اور اپنے آپ کو شاہ عالم ثانی کا وزیر مقرر کر کے بالواسطہ دہلی پر حکومت کرنے لگا تھا۔ اس نے ۱۷۹۱ء میں کارنوالس کے ساتھ ملکر ٹیپو سلطان کو شکست دی تھی۔
- ۲۔ ٹیپو سلطان کی فوج کا ایک سالار جو فروری ۱۷۸۹ء میں ٹیپو سلطان کے وکیل کی حیثیت سے علی رضا خان کے ساتھ نظام کے پاس گیا تھا۔
- ۳۔ ٹیپو سلطان نے ۲ اگست ۱۷۸۶ء کو محمد بیگ ہمدانی کے نام ایک خط میں انہیں جذبات کا اظہار کیا تھا:-

ہمارے دین پاک کی مدد کے لئے ضروری ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور کافروں کی سرکوبی کو اپنی زندگی کا آخری مقصد سمجھیں تاکہ دین محمد روز بروز ترقی کرے۔ مسلمانوں پر جو وقت آیا ہے اس کا سب سے بڑا سبب سلطنت ہندوستان [دہلی] کی کمزوری ہے اگر مسلمان اب بھی متحد ہو جائیں تو انکی شان و شوکت پھر واپس آسکتی ہے اور اس وقت ان کافروں کو کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔ لہذا امیران اسلام کو ایسی کاروائی نہیں کرنی چاہئے کہ روز فردا پیغمبر صلی اللہ وآلہ و صلعم کے سامنے شرمسار ہونا پڑے۔ [امتیاز احمد خان، ٹیپو سلطان کے ایام شہزادگی۔ بصائر، ٹیپو سلطان نمبر، ۱۹۶۴ء۔ صفحہ ۴۲]

۴

سال شتا کے تقی مہینے کی ۱۵ تاریخ، ۸۱۲۱ مولود محمد ﷺ [۱۳ شوال ۱۲۰۵ ہجری۔ ۱۵ جون ۱۷۹۰ء]، بدھ کی رات، ابھی چار گھڑی رات باقی تھی اور میں سلام آباد کے قریب مدکیس کے مقام پر رامانا ئیر ۲ کے مورچے کو فتح کر کے واپس آرہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گائے کے تازہ تازہ دودھ سے بھرے ہوئے دو گھڑے مجھے پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ یہ دودھ ابھی ابھی گائے کے تھنوں سے دوہ کر لایا ہوں اور یہ دودھ بے حد شیریں، لذیذ اور روغنی ہے۔ میں اسکے ہاتھ سے دودھ کا ایک گھڑالے کر دیکھتا ہوں کہ دودھ کی سطح پر روغنی آئی ہوئی ہے اور اس میں روغن کے ٹکڑے تیر رہے ہیں۔ دودھ والے کے کہنے پر کہ یہ دودھ واقعی شیریں اور لذیذ ہے میں دودھ کا گھڑالے کر اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ اسی دوران میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہوں اور میں اٹھ کر خواب کو لکھ لیتا ہوں۔

۱۔ ٹیپو سلطان نے ستیا منگم کا نام سلام آباد رکھ دیا تھا۔ محمود بنگلوری نے سلطنت خداداد میں اسے بہتور بتایا ہے۔

۲۔ رامانا ئیر۔ ٹرانکو بارکاراجہ

یا صادق

ماہ زہر جدی کی اکیسویں رات، جس کے اگلے روز بدھ کا دن تھا، ذی القعد کی بارہویں رات [۱۲۰۶ ہجری - ۳ جولائی ۱۷۹۲ء] صبح صادق سے کچھ دیر پہلے میں دارالسلطنت میں تھا کہ میں نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا:

میں دیکھتا ہوں کہ میں محل کی بالائی منزل پر ہوں اور وہاں پر چالیس یا پچاس ناریل پڑے ہوئے ہیں ان میں سے سب سے چھوٹا ناریل ایک لیموں کے برابر اور سب سے بڑا ایک گھڑے کے برابر ہوگا۔ میں ان سب کو جمع کر کے اپنے پاس رکھ لیتا ہوں اور ان میں سے ایک ناریل کو تراش کر کے اسکا دودھ پیتا ہوں اور اس کی لذت کی تعریف کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ اسکا دودھ بے حد شیریں اور خوشگوار ہے۔ میں نے اس سے قبل دو تین مرتبہ پہلے بھی ناریل کا دودھ پیا تھا اور ہر مرتبہ اسکا ذائقہ بد مزہ اور کڑوا پایا تھا۔ اسلئے اب ان ناریلوں کا دودھ اتنا شیریں پا کر تعجب کر رہا تھا کہ اسی اثناء میں کچھ اجنبی عورتوں نے جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں ایک بڑے ناریل کو کاٹ کر اسکا خول علیحدہ کیا اور اسکا گودا مجھے دیتے ہوئے کہا کہ یہ گودا بے حد لذیذ اور شیریں ہے۔ چنانچہ میں نے اس ناریل کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دوسرے ناریل میرے پاس پڑے ہوئے تھے کہ اسی دوران میں بیدار ہو گیا اور اسکے بعد میری آنکھ نہ لگ سکی۔

یار حیم

اسی ماہ کی ۲۴ تاریخ [۲۴ ذی القعد ۱۲۰۶ ہجری - ۱۴ جولائی ۱۹۲۷ء] جمعہ کی رات کو جسکے اگلے روز ہفتہ کا دن تھا میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ شخص بلور کا ایک بڑا گولہ ہاتھ میں لئے آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس قسم کے پتھروں کی کان مخدوم جمانیاں جہاں نما کے پہاڑ میں ہے جو سلیم کے نزدیک واقع ہے۔ چنانچہ میں اپنے محمد اہلکاروں کو وہاں جا کر اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے کہتا ہوں کہ کیا واقعی وہاں پر اس قسم کی کان موجود ہے؟

۱۔ شیخ جلال عرف مخدوم جمانیاں جمان گشت (۱۳۰۸-۱۳۸۴ء) ملتان کے ایک صوفی بزرگ۔ انکا مقبرہ اچھ ہشرف میں ہے

۲۔ مدراس میں سلیم سے تقریباً سترہ میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ کا نام۔

۷

سال سراب کے خسروی مہینے کی سترہ تاریخ کی رات، ۱۲۱۷ھ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۵] جمادی الاول ۱۲۰۳ھ ہجری۔ ۱۱ فروری ۱۷۸۹ء، بروز بدھ [میں سلام آباد میں تھا کہ میں نے کو خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ سرکار احمدی کی فوجوں نے ایک قلعہ کے نزدیک مورچہ لگا رکھا ہے اور اس قلعہ میں نظام علی خان اور بسالت جنگ کالڑکا محصور ہیں اور قلعہ میں موجود لوگ رحم کی التجا کر رہے ہیں اور میں نے قلعہ کی تسخیر کے لئے بے حد موثر بیٹریاں ۶ قائم کر رکھی ہیں اور میں اس مورچہ سے کاروائی کرنے میں مصروف ہوں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میں نے یہ خواب اس وقت دیکھا تھا جب قطب الدین خان اور علی رضا نظام علی خان کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔

۱۔ نظام علی خان، نظام آف حیدر آباد، وفات ۶ اگست ۱۸۰۳ء

۲۔ بسالت جنگ امیر الامراء شجاع الملک۔ نظام کا بھائی

۳۔ قطب الدین خان۔ دیکھئے نوٹ نمبر صفحہ

۴۔ میر علی رضا خان، عرف میر صاحب، ٹیپو سلطان کے چچا اور ایک با اعتماد سردار

۵۔ یہ فروری ۱۷۹۱ء کا واقعہ ہے ٹیپو سلطان نے نظام کے بھجے ہوئے وفد کے ساتھ قطب الدین خان اور علی رضا کو نظام اور میسور کے درمیان قیام امن اور دوستی کے معاہدے طے کرنے کے لئے حیدر آباد روانہ کیا تھا۔

۶۔ Batteries

سال شتا کے راز ثمری مہینے کی پانچویں تاریخ، بمطابق ۳ شوال ۸۱۲۱ مولود محمد ﷺ [۱۲۰۴ ہجری۔ ۱۶ جون ۱۷۹۰ء] بروز جمعرات [بدھ ؟]، میں سلام آباد میں تھا اور دار الخلافہ کی طرف مراجعت کرنے والا تھا کہ اسی دوران میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ کسی شیخ کے دو مرید، جو آپس میں بھائی نظر آتے ہیں خورد و نوش کی اشیاء لئے چلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حضرت بندہ نواز کے حکم کی تعمیل میں وہاں آئے ہیں اور حضور نے انکو میرے لئے کچھ تبرکات دیئے ہیں، اسکے بعد وہ غلاف خانہ کعبہ مدینہ منورہ اور بندہ نواز کے مقبرہ کے غلاف کے کچھ ٹکڑے، قرآن کریم کا ایک نسخہ اور کچھ مٹھائی پیش کرتے ہیں اور میں یہ سب تبرکات لے کر اپنے سر پر رکھ لیتا ہوں۔ اسکے بعد میں قرآن کریم کے نسخے کو کھول کر دیکھتا ہوں۔ یہ ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت خط میں لکھا ہوا ہے۔ قرآن کریم کے ہر صفحہ پر اسکے خوشنویس کا نام تحریر ہے، بعض صفحات پر حضرت بندہ نواز اور دوسرے بزرگوں کے نام درج ہیں۔

یہ دونوں بزرگ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا یہ نسخہ کئی مشہور بزرگوں اور خوشنویسوں کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور حضرت بندہ نواز اس قرآن کریم کی اکثر تلاوت کیا کرتے تھے اور انہوں نے یہ نسخہ آپ کو بھیج کر بہت بڑی عنایت کی ہے انہوں نے مزید کہا کہ وہ خود حضرت بندہ نواز کی اولاد میں سے ہیں۔ میں حضرت بندہ نواز کی قبر پر جا کر فاتحہ

پڑھتا ہوں اور نذر اور نذرانے پیش کرتا ہوں۔ اسکے بعد میں قرآن کریم کی وہ آیات
 پڑھتا ہوں جو ایک بے حد خوبصورت خط میں بندہ نواز کی درگاہ کے دروازہ پر لکھی ہوئی
 تھیں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل گئی۔ اسی شام تین بجے میں نے گیارہ خوانوں پر فاتحہ
 پڑھ کر مٹھائی تقسیم کی۔

۱۔ گیسو دراز، بندہ نواز، سید محمد احمد شاہ (۸۲۵-۷۲۱ ہجری)۔ بہمن دور کا ایک صوفی
 بزرگ۔ ٹیپو سلطان کے آباو اجداد آپکے مقبرہ پر حاضری دیا کرتے تھے۔

سال ستا کے ثمری مہینے کی تیسری تاریخ کی رات جو رمضان المبارک کی آخری رات تھی اور جس کے اگلے روز عید کا دن تھا، ۱۲۱۸ھ محمد ﷺ [۲۹ رمضان ۱۲۰۵ھ ہجری، ۱ جون ۱۷۹۱ء، بروز بدھ] سلام آباد کے قریب جب میر الشکر فرخی کی مہم سے واپس آ رہا تھا میں نے خواب دیکھا:

میں دیکھتا ہوں کہ میں ہاتھیوں کے شکار پر گیا ہوا ہوں اور ہم ہاتھیوں کے دو یا تین گلے جن میں دوسو کے قریب ہاتھی ہونگے بھیدوں کی طرح جنگل سے لے آئے ہیں۔ ہم نے ان میں سے عمدہ عمدہ ہاتھی چن کر پکڑ لئے ہیں اور ان پر فیل بانوں کو سوار کر کے باقی ماندہ ہاتھیوں کو، جن میں مادہ ہاتھی اور ان کے بچے شامل ہیں جنگل میں رہا کر دیا ہے اور رہا کئے گئے ہاتھی بجائے بھاگنے کے جنگل میں اسی جگہ گھوم رہے ہیں۔

میں ان قید کئے ہوئے ہاتھیوں کو لے کر جب اپنی فرودگاہ میں آتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ نیزوں اور بندوقوں سے مسلح چند سپاہی دو سفید ہاتھی اور دو گھوڑے لئے میری بارگاہ کے سامنے مجھے سلام کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ میں وہاں کھڑا ہو کر ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ کہاں سے آئے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ میری سلطنت کی

سرحد سے بادشاہ چین کے سفیروں کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ میں اپنے محل میں داخل ہو کر دیوان عام میں آکر دربار لگاتا ہوں اور حکم دیتا ہوں کہ چین کے سفیروں کو دربار میں حاضر کیا جائے چنانچہ شاہ چین کے دونوں سفیر، دونوں ہاتھیوں اور گھوڑوں سمیت دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور آداب گاہ میں پہنچ کر آداب بجالاتے ہیں ان کے وہاں پہنچنے پر جب خواجہ سرا انہیں دربار میں سفیروں کے لئے مخصوص جگہ پر کھڑا ہونے کے لئے کہتا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ دونوں سفیر کافی عمر رسیدہ اور بزرگ ہیں۔ میں ان کو بیٹھنے کا حکم دے کر ان سے بادشاہ چین کی خیریت دریافت کرتا ہوں اور ان سے یہاں آنے کا مقصد پوچھتا ہوں۔

وہ عرض کرتے ہیں کہ ان کے آنے کا مقصد دوستی کے اعادہ کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس کے بعد میں ان دونوں ہاتھیوں اور گھوڑوں کو طلب کر کے ورائکو گھما پھرا کر دیکھنے کے بعد ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ ہاتھیوں کو پکڑنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور ان کو بتاتا ہوں کہ ہم جنگل سے ہاتھیوں کا گلہ پکڑ کر لے آتے ہیں اور ان میں سے اچھے اچھے ہاتھی چن کر باقی کو چراگاہ میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح ہم نے کل جو ہاتھی پکڑے تھے وہ انکا معائنہ کر سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر میں کل قید کئے گئے ہاتھیوں کو حاضر کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ چنانچہ کل کے قید کئے ہوئے ہاتھیوں میں سے دو یا تین لا کر ان سفیروں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں ان سے کہتا ہوں کہ شاہ چین نے محبت اور دوستی کے طور پر ہاتھیوں اور گھوڑوں کا جو تحفہ بھیجا ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ اور دوستی میں اس قسم کے تحفے تحائف کی رسم بہت اچھی ہے سرکار احمدی کے پاس بھی ایک بچہ سفید ہاتھی موجود ہے اور دوستی میں دئے گئے اس قسم تحائف ہمیشہ کے لئے یادگار

بن جاتے ہیں۔ چنانچہ تین چار ہزار سال قبل بھی بادشاہ چین نے ایک سفید ہاتھی، ایک گھوڑا، ایک کنیر تحفے کے طور پر سکندر بادشاہ کے پاس بھیجے تھے اس کا ذکر حضرت نظامی کی لکھی ہوئی کتاب، سکندر نامہ میں موجود ہے۔ اس کے بعد اب تک سرکار احمدی کو بھیجے گئے تحائف کے علاوہ اس قسم کے تحائف کسی اور کو نہیں بھیجے گئے تھے۔ یہ کہہ کر میں نے انہیں تحفوں اور تحائف سے نوازتا ہوں۔ یہ دونوں سفیر بے حد عقلمند، اور جہاں دیدہ تھے انہوں نے عرض کی کہ اہل چین نے سوائے سکندر بادشاہ اور میرے آج تک کسی اور سفید ہاتھی کا تحفہ نہیں بھیجا۔

اسی اثناء میں صبح صاق ہو گئی اور میں اٹھ بیٹھا۔

۱۔ چین اور مشرق بعید کے ممالک میں سفید ہاتھی یجد متبرک اور قیمتی سمجھا جاتا ہے

یار حیم

۲۹ ماہ حیدری [سال شتا۔ ۸۱۲۱ محمد ﷺ، ۳۰ محرم ۱۲۰۶ ہجری۔ ۲۹ ستمبر
۱۹۷۱ء] جمعرات کے دن، الاصبح، پٹن کے مقام پر، مہرٹوں سے جنگ سے کچھ دیر
قبل میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ یہ بندہ درگاہ کبریائی ایک ہاتھی پر سوار ہو کر کچھ دوسرے لوگوں کے
ساتھ، جو گھوڑوں پر سوار ہیں سیر کے لئے دریا کے پار گیا ہوا ہے۔ دریا میں پانی کی مقدار
ایک آدمی کے قد سے قدرے کم نظر آتی ہے۔ دریا عبور کرنے کے بعد سب لوگ اپنے
کپڑے سکھانے کے لئے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور میں بھی ہاتھی سے اتر کر ان سب
کے پاس کھڑا ہو جاتا ہوں۔

اسی دوران میں اپنے ہاتھی اور قریب ہی کھڑے ہوئے ایک دوسرے ہاتھی کی حرکتوں سے
محسوس کرتا ہوں کہ یہ دونوں ہاتھی ایک دوسرے سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں
ابھی انہوں نے باقاعدہ لڑائی شروع نہیں کی تھی اسلئے میں نے سوچا کہ بہتر ہے کہ میں
اپنی حفاظت کے لئے میں ان ہاتھیوں سے دور ندی کے کنارے پہاڑی پر چلا جاؤں۔ میں
آہستہ آہستہ اس پہاڑی کی طرف بڑھتا ہوں اور اس کے قریب پہنچ کر دیکھتا ہوں کہ اس کی
چوٹی پر پہنچنے کے لئے کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ میں سوچتا ہوں کہ مجھے کسی نہ کسی طرح
اس چوٹی پر پہنچنا چاہئے۔

میں نے چونکہ مصمم ارادہ کر لیا تھا اسلئے میں چوٹی پر چڑھنے کے لئے آگے بڑھتا ہوں لیکن

تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ ہی قدم آگے بڑھنے کے بعد مجھے واپس آنا پڑتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود میں دوبارہ مصمم ارادہ کر کے بڑی محنت سے چوٹی پر چڑھنے پر کامیاب ہو جاتا ہوں اور وہاں پہنچ کر اس پہاڑی پر واقع ایک قلعہ کی طرف جاتا ہوں اور وہاں پہنچ کر تھکاوٹ کے نشے کی وجہ سے میں اس قابل نہیں کہ اردگرد نگاہ ڈال سکوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے قلعہ میں داخل ہونے کے لئے ایک چھوٹا سا دروازہ ہے۔ میں اس دروازہ سے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہوں۔ اندر داخل ہوتے ہی دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ کھڑا مجھے سلام کر رہا ہے اور مجھے اپنے پاس بلا کر میری عزت و خاطر کرتا ہے۔

اس بزرگ کے سامنے ایک اور بزرگ دست بستہ کھڑا ہے۔ چونکہ یہ قلعہ کافی بلندی پر ایک صاف ستھری جگہ پر واقع تھا اسلئے انسان یہاں سے دور دور کا نظارہ کر سکتا تھا۔ میں یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہ عجب اتفاق ہے اور یہ بزرگ کتنا عجیب و غریب ہے۔ اس وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔

مقام پٹن بوقت جنگ مرٹھ سے قبل۔

۱۔ ٹیپو سلطان کی فوج نے قمر الدین خان کی سرکردگی میں مرٹھ سردار ہری پنڈت کے ایک کمانڈر بلونت راؤ کی فوجوں کو مد گیری کے مقام پر زبردست شکست دی تھی۔

سال شتا کے ثمری مہینے کی دس تاریخ، ۸۱۲۱ مولود محمد ﷺ [۷ شوال ۱۲۰۵
 ہجری - ۹ جون ۱۷۹۱ء بروز بدھ] نظر آباد کے قریب، فرخی کے علاقہ سے واپسی کے
 بعد جب میری فوج نصرانیوں، میر نظام علی اور مرہٹہ فوجوں کا مقابلہ کرنے کی تیاری میں
 مصروف تھی اور میں فوج کے قواعد و ضوابط کے مطابق اپنی فوج سے تقریباً ایک میل
 دور کیمپ لگائے ہوئے تھا۔ یہ جمعرات کی رات تھی اور اسکے اگلے روز جمعرات کا دن تھا
 اور دن میں فوج کی پریڈ ہونے والی تھی میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میری لئے نگر میں بنائی ہوئی ایک عمدہ تلوار لائی گئی ہے اور میں اسکو
 میان سے نکال کر ہاتھ میں لئے اسکا معائنہ کرنے اور اسکی خوبیوں کی تعریف کرنے میں
 مصروف ہوں۔ اس وقت لوگ شور مچا کر کہتے ہیں کہ ایک بڑا رپچھ ہماری طرف آرہا
 ہے۔ میں کھڑا ہو کر نظر ڈالتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ واقعی ایک بڑا رپچھ ہماری طرف بڑھ
 رہا ہے۔ جو نہی وہ ہمارے قریب پہنچتا ہے میں اپنی تلوار سے وار کر کے پہلی ہی ضرب
 میں اسکی گردن کاٹ کر علیحدہ کر دیتا ہوں اور اس کے چہرے کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے
 زمین پر پھینک دیتا ہوں۔ اسکے بعد رضا، جسکو میں رپچھوں سے نجات پانے کے لئے پیچھے
 چھوڑ آیا تھا میرے پاس آتا ہے اور میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے کتنے رپچھوں کو ختم
 کیا۔ وہ جواب دیتا ہے کہ اس نے چار رپچھ مارے تھے اور ایک رپچھ زخمی ہو کر فرار

ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اب چونکہ صبح ہو چکی تھی میری آنکھ کھل گئی۔ ناشتہ کرنے کے بعد مجھے جنگی مشقوں کے معائنہ کے لیے تین یا چار میل دور جنگل میں جانا تھا وہاں پہنچ کر جب میں ریچھوں سے نجات دلانے والے مذکورہ بالا شخص [رضاً] کو ملنے گیا تو اس نے بتایا کہ اس نے دو ریچھوں کو مار ڈالا تھا اور ایک ریچھ زخمی ہو کر اپنی غار میں جا چھپا تھا۔

- ۱۔ نظر آباد۔ ٹیپو سلطان نے میسور کا نام نظر آباد رکھ دیا تھا۔
- ۲۔ نگر، شموگہ ڈسٹرکٹ، میسور۔ حیدر علی نے ۱۷۶۷ء میں اس پر قبضہ کر کے اس کا نام حیدر نگر کر دیا تھا۔

تقویم زر کے مطابق سال بسد کے حیدری مہینے کی ۲۱ تاریخ [۱ ذی الحجہ ۱۲۰۰ ہجری - ۱۴ ستمبر ۱۷۸۷ء روز جمعہ] اور پر بھوا سمجھ کر کے چالیسویں سال، تمہدندی کے اس پار، کچھ فاصلے پر جہاں میں پڑاؤ ڈالے ہوا تھا۔ میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ حشر کا دن ہے اور ہر شخص ایک دوسرے سے بے پرواہ ہے۔ اس وقت ایک روشن چہرے اور سرخ ریش والا قوی ہیکل عرب آتا ہے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہتا ہے کہ تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ میں جواب دیتا ہوں کہ میں نہیں جانتا۔ یہ سن کر وہ فرماتے ہیں کہ میں مرتضیٰ علی (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں اور پیغمبر خدا نے انہیں فرمایا ہے اور اب بھی فرماتے ہیں کہ وہ تمہارے بغیر جنت میں داخل نہ ہونگے اور تمہارا انتظار کریں گے اور تمہارے ساتھ ہی جنت میں داخل ہونگے۔ یہ سن کر میں بہت خوش ہوتا ہوں اور اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور حضور ہماری شفاعت کرنے والے ہیں بس یہی کافی ہے۔

۱۔ تنگا بھدرا۔ Tungabhadra میسور کا ایک دریا جو تنگا اور بھدرانا می دو دریاؤں کو مل کر بنتا ہے۔

سال بسد کے حیدری مہینے کی ۶ تاریخ [۴ ذی الحجہ ۱۲۰۰ ہجری - ۲۸ ستمبر ۱۸۷۶ء] جمعرات کے دن [شاہ نور کے مقام پر، دیوگری ندی کے کنارے جہاں سرکار احمدی کی فوج مہرٹہ فوج پر شب خون مارنے سے قبل پڑاؤ ڈالے ہوئی تھی میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک وجیہ اجنبی نوجوان آکر میری مجلس میں بیٹھ جاتا ہے اور میں جس طرح عورتوں سے ہنسی مذاق کیا جاتا ہے ازراہ تمسخر اس کو کچھ کہتا ہوں اور اسکے فوراً بعد اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ یہ میری طبیعت کے موافق نہیں کہ اس طرح کسی سے ہنسی مذاق کروں، اسی اثناء میں یہ نوجوان کھڑا ہو جاتا ہے اور کچھ دور جا کر اپنی پگڑی کے نیچے سے بال نکال کر سیدھے کرنے لگتا ہے اور اپنا سینہ عریاں کر لیتا ہے میں دیکھتا ہوں کہ دراصل مرد کے بجائے ایک عورت ہے۔ میں اس کو فوراً بلا کر اپنے پاس بٹھا لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس سے قبل میں نے تمہیں ایک عورت سمجھتے ہوئے ہی مذاق کیا تھا لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم مرد کے لباس میں ایک عورت ہو۔ میرا اندازہ صحیح تھا۔

میں اسی بات چیت میں مصروف تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ بعد میں میں نے اس خواب کا ذکر کچھ دوسرے لوگوں سے کیا اور میں نے اس خواب کی تعبیر کچھ اس طرح کی ہے کہ مہرٹوں نے صرف مردوں کا لباس پہنا ہوا ہے اور اصل میں یہ سب عورتیں ثابت ہونگے۔

بفضل خدا اور رسول اللہ ﷺ کی مدد سے میں نے اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو، ہفتہ کی صبح، مرٹھ فوج پر اچانک حملہ کیا اور اپنے ساتھ دو سو یا تین سو نوجوانوں کو لے کر کفار کے کیمپ میں داخل ہو گیا اور کفار کو ہر محاذ پر شکست دے کر ہری پنڈت کے خیمہ تک جا پہنچا اور یہ لوگ عورتوں کی طرح وہاں سے فرار ہو گئے۔

۱۔ یہ پہلی اکتوبر ۱۸۶۷ء کا واقعہ ہے۔ ہری پنڈت نے شاہ نور کے نزدیک ایک لاکھ سے زائد فوج جمع کر رکھی تھی۔ ٹیپو سلطان نے تین سو سواروں کے ساتھ مرہٹہ فوجوں پر شب خون مارا اور ہری پنڈت کی فوجوں کو بری طرح شکست دی۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے محبت الحسن خان، ہسٹری آف ٹیپو سلطان۔ صفحہ ۱۱۳۔

سال شتا کے جعفری مہینے کی ۸ تاریخ ۸۱۲۱ مولود محمد ﷺ [۵ ذی الحجہ ۱۲۰۵ ہجری
- ۵ اگست ۱۷۹۱ء روز جمعہ] میں دارالسلطنت پٹن کے دریا باغ میں تھا کہ اسی
دوران میں نے خواب دیکھا۔

میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک جنگل کے قریب نصرانیوں کے خلاف جنگ میں مصروف
ہوں اور نصرانیوں کی تمام فوج تتر بتر ہو کر بھاگ نکلی ہے اور بفضل الہی سرکار احمدی کی
فوج کو فتح حاصل ہوئی ہے۔

کفار کی فوج کے سردار چند عیسائیوں کے ساتھ ایک بڑے گھر میں داخل ہو کر دروازہ بند
کر لیتے ہیں۔ میں لوگوں سے مشورہ کرتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے۔ وہ مشورہ دیتے ہیں کہ
گھر کا دروازہ توڑ دیا جائے تاکہ گھر کا رنگ و روغن خراب نہ ہونے پائے۔ میں جواب دیتا
ہوں کہ یہ گھر اینٹوں اور پتھروں کا بنا ہوا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دروازے کو
آگ لگا کر جلادیں اور اس کے بعد نصرانیوں کو بند و قوں سے ختم کر دیں۔

اس وقت صبح ہو گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ خدا کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہو گا۔

سال دلو کے واسعی مہینے کی ۲۴ تاریخ ۱۲۰۰ ہجری [۲۰ رمضان - ۱۸ اکتوبر
۱۸۶۷ء بروز پیر] دیوگری کے مقام پر میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوبصورت اور جواہرات سے مزین خنجر، جسکا دستہ ماہی کے
دانت کا بنا ہوا ہے اور جسکے سر پر سرخ عقیق لگے ہوئے ہیں میرے قریب پڑا ہے اور میں
اس کو ہاتھ میں لے کر اس کی تعریف کرتا ہوں اور اسکو خلعت کے ایک تھان کے ساتھ
ہنگلور کے مشہور صوفی بزرگ سوتے صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اسی دوران
سید معین الدین فرماتے ہیں کہ یہ خنجر اعلیٰ قسم کا ہے اور انکی خواہش ہے کہ وہ سوتے
صاحب کو کچھ رقم دے کر ان سے یہ خنجر حاصل کر لیں اور رومال میں باندھ کر اپنے پاس رکھ
لیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ میں اسکے قبضے پر قیمتی پتھر جڑوا کر یہ خنجر انہیں واپس کر دوں گا۔
اسے دوران میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی۔

۱۔ میر سید معین الدین بھادر، عرف سید صاحب، سپہ سالار سلطان۔

۲۔ ہنگلور کے ایک صوفی بزرگ۔

ماہ جعفری کی ۲۳ تاریخ، [سال دلو ۱۲۰۰ ہجری، اگست ۱۷۸۷ء] بروز جمعرات،
 ہنجن گودا کے اس طرف، ہڑتلہ کے مقام پر جب میں بے دین نصرانیوں سے جنگ کی
 تیاری میں مصروف تھا، میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں رات کے وقت گھر کے اندرونی کمرے میں بیٹھا ہوا ہوں اور لوگ
 کہ رہے ہیں کہ سردی کی لہر سے ہر چیز مثل آب منجمد ہو کر برف بن گئی ہے اور اس سے
 ملک میں سینکڑوں افراد کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے، میں ان سے کہتا ہوں کہ خدا فضل و
 کرم کرے گا۔ جب سردی کی لہر وہاں پہنچتی ہے تو میں بھی ایک اور اندرونی کمرے میں چلا
 جاتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ اس کمرے میں ایک سانپ موجود ہے، میں اس کو مار ڈالتا
 ہوں۔ اسکے بعد میں باہر آکر دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا شیر بھاگا جاتا ہے میں بندوق ہاتھ میں لے
 کر اس کا تعاقب کرتا ہوں۔ اور کچھ فاصلے پر جا کر اسکو گولی مار کر ہلاک کر دیتا ہوں۔ اس کے
 بعد میں دیکھتا ہوں کہ سردی کے بادلوں کی لہر پھر آرہی ہے اور میں ایک جگہ کھڑا ہو کر اس کا
 نظارہ کر رہا ہوں۔

اسی دوران معلوم ہوتا ہے کہ بارش ہو رہی ہے اور پانی کے قطروں کے ساتھ ساتھ بڑے
 بڑے گل موکری، گل یاسمین اور چھوٹے چھوٹے کئی قسم کے دوسرے پھول برس رہے
 ہیں میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں اس قسم کے خوبصورت

پھول عطا فرمائے اور اب بھی ان سے ہمیں نوازا رہا ہے۔
 میں یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور اب صبح ہو چکی تھی۔
 دعا ہے کہ خدا ہمیں اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے۔

سال شاداب کے جعفری مہینے کی ۸ تاریخ ۱۲۱۱ھ مولود محمد ﷺ [۲۹ ذی القعد
 ۱۲۰۴ ہجری - ۱۰ اگست ۱۷۹۰ء] میں سلام آباد کے مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا
 اور راما نائیر کے مورچوں پر حملہ کرنے کی تیاری میں مصروف تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد
 میں نے دعا مانگی کہ یا خدا ان پہاڑیوں پر موجود کفار کی فوجیں ہمیں صوم و صلوة سے
 روکتی ہیں اپنی قلم کی ایک ہی جنبش سے انہیں مشرف بہ اسلام کر دے تاکہ تمہارے
 پیغمبر ﷺ کے لائے ہوئے دین کا بول بالا ہو۔

اسی رات صبح صادق سے قبل میں نے یہ خواب دیکھا۔
 میں دیکھتا ہوں کہ سرکار احمدی کی فوج پہاڑوں اور جنگلوں کو عبور کر کے ایک جگہ پڑاؤ
 ڈالے ہوئے ہے یہاں پر میں ایک گائے کو دیکھتا ہوں جو پیر شیر کے موافق ایک پتھرے
 کے ساتھ، جسکی شکل و صورت اور دانت وغیرہ شیر کی مانند اور اگلی دونوں ٹانگیں گائے کی
 طرح اور پچھلی ٹانگیں غائب تھیں، کھڑی ہے میں دیکھتا ہوں کہ اسکی اگلی دونوں ٹانگیں
 حرکت کر رہی ہیں اور وہ ان کی مدد سے آس پاس کے ہر شخص کو زخمی کر رہی اور انکو اذیت
 پہنچا رہی ہے۔ میں اسکا اچھی طرح مشاہدہ کر کے اپنے کیمپ میں واپس آتا ہوں اور کچھ
 لوگوں کو تیار کر کے اپنے ساتھ لے آتا ہوں اور انکو کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ خدا کے
 فضل و کرم سے میں اس گائے اور اسکے شیر نما پتھرے کو ان کے قریب پہنچتے ہی کاٹ کر

ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ یہ کہ کر میں اپنے خاص اصطلبل میں کھڑے ہوئے گھوڑوں پر نظر ڈالتا ہوں اور اپنے لئے سر مئی رنگ کے دو گھوڑوں کو چن کر ان پر زین باندھ کر انکو تیار رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔

اسی دوران صبح ہو جاتی ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔

اس خواب کی یہ تعبیر میری سمجھ میں آئی کہ پہاڑوں پر موجود نصرانی فوج دکھائی تو ایک شیر کی طرح دیتی ہے لیکن درحقیقت اس پتھر والی گائے کے کی مانند ہے اور خدا کے فضل و کرم اور حضرات رسالت مآب کی مدد سے اس جنگ میں فتح ہماری ہوگی اور یہ تمام بے دین نصرانی مارے جائیں گے۔ گائے کے اگلی و ونوں پاؤں کی حرکت سے میں نے یہ مراد لی کہ وہ جنگ کرنے کا قصد کریں گے اور پچھلی ٹانگوں کے نہ ہونے کا مطلب ہے کہ انکو کوئی اور مدد نہ دے گا۔ اور وہ کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

خدا کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہوگا۔

۱۔ سلام باد۔ ستیا منگم۔ ٹیپو کا دیا ہوا نام۔

۲۔ رامانتر۔ ٹرانکور میں حیدر علی اور انکے بعد ٹیپو سلطان سے محاذ آرائی کرنے والا نائر قبیلے کا سردار راجہ رام اور ما۔

سال شاداب کے بہاری مہینے کی ۹ اور ۱۵ تاریخوں کے درمیان ۳۲۲۱ مولود محمد ﷺ۔
 [ذی القعدہ ۱۲۰۹ ہجری - مئی ۱۹۹۵ء] میں نے بفضل و کرم خدا تعالیٰ دو خواب
 دیکھے۔

پہلے خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک شہسوار آتا ہے اور اعلیٰ قسم کے بڑے بڑے زمر،
 جن میں سے بعض کا حجم ایک نارنگی کے برابر ہوگا میرے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور میں اسکو
 کہتا ہوں کہ اس قسم کے زمر ہماری ریاست میں نہیں ملتے اور یہ سب فضل الہی کا کرشمہ
 ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمیں اتنے بڑے بڑے زمر عطا فرمائے۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی اور
 میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرا خواب کچھ اس طرح تھا۔

ایک مندر کے دروازے پر بیٹے ہوئے ایک مینار پر کفار نے روشنی کے لئے لکڑی کے بڑے بڑے تختے جمع کر کے ان کو آگ لگا رکھی ہے اس آگ کی روشنی جو نہی ختم ہوتی ہے لکڑیوں کا یہ انبار خود بخود نیچے آگرتا ہے اور اسکی وجہ سے تمام عمارت لرزش کرنے لگتی ہے اور یہ بندہ درگاہ الہی بھی سرا سمہ ہو کر عمارت سے باہر آجاتا ہے اور سوچتا ہے کہ مجھے چاہئے کہ جو لوگ اس عمارت سے باہر آئیں میں ان کی خیر و عافیت معلوم کروں اور اسی طرح اس بت خانہ کے قرب و جوار میں جن لوگوں کے گھر ہیں انکی بھی خیر و عافیت معلوم کروں۔ اسکے بعد لوگ وہاں جا کر اطلاع لاتے ہیں کہ مندر کا دروازہ تباہ ہو گیا ہے لیکن آس پاس رہنے والے سب لوگ محفوظ ہیں۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی اور میں بیدار ہو گیا۔

سال شاد کے جعفری مہینے کی ۲۹ تاریخ، بمطابق ۲۸ ماہ محرم ۱۳۲۱ مولود محمد ﷺ
[۱۲۰۸ ہجری - ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء] بروز جمعرات، الصبح میں نے خواب دیکھا۔

دیکھتا ہوں کہ میں بہت سے دوسرے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہوں اور سید علی قاضی
اور مولوی عبدالرحمان فرماتے ہیں کہ ہمیں چاہیے کہ ایک ہی نشست میں سی حرفی ختم
پڑھیں اس میں بڑی فضیلت ہے میں اس پر رضامند ہو جاتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر سو
آدمی ملکر یہ ختم پڑھیں تو اس میں اور بھی فضیلت ہے میں کہتا ہوں کہ میں بھی اس میں
شریک رہوں گا۔ البتہ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے وہاں پر زیادہ عرصہ
ٹھہرنا ممکن نہیں اسلئے بہتر ہوگا کہ وہ مجھے شامل کئے بغیر دوسرے سو آدمی لے لیں لیکن
اس کے باوجود میں بھی اس ختم میں شامل رہوں گا۔

انہوں نے سو آدمی چن کر میم کے حرف سے ابتدا کر کے ختم پڑھنا شروع کر دیا۔ ختم کے
شروع ہوتے ہی میں بھی اس میں شریک ہو گیا اسی دوران میں نے دیکھا کہ کچھ دوسرے
لوگ جو اس ختم میں شامل نہ تھے ایک طرف بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔

اسکے بعد میں کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے ایک نالہ عبور کر کے
اسکے دوسری طرف جا رہا تھا کہ راستے میں ایک سیاہ فام اور موٹا مہرٹہ اپنے ہاتھ میں ایک
خالی طشتری لئے آتا ہے۔ میں اسکو دیکھتے ہی اپنا خنجر نکال لیتا ہوں اور اس سے پوچھتا ہوں کہ
وہ کون ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ دھوندر جی کا خادم ہے اور وہ اسکے گھر کی دیکھ بھال

کے لئے ملازم تھا اب وہ وہاں سے میرے لئے سونا اور چاندی لے کر آیا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ میں یہ تمام سامان قبول کر لوں اور اس کے عوض اس کی جان بخشی کر دوں۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میں اس وقت نماز کے لئے جا رہا ہوں واپس آکر اس سے مزید بات چیت کر سکوں گا۔ چنانچہ وہ وہیں بیٹھ کر میرا انتظار کرنے لگتا ہے اور میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب واپس آتا ہوں تو اس وقت غلام علی صدور وہاں موجود ہوتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ یہ شخص اس کے گھر میں ٹہرا ہوا تھا اور وہاں کا سامان چوری کر کے لے آیا ہے وہ مجھے اس سے خبردار رہنے کا مشورہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ شخص ایک بڑا چور ہے اور میرا گھوڑا لے کر وہاں سے فرار ہونا چاہتا ہے۔ اس کے بعد میں اس کافر سے کہتا ہوں کہ وہ جو کچھ زر لے کر آیا ہے اسے سرکار خداداد کے خزانے میں جمع کرادے۔ میں اس سے مزید کہتا ہوں کہ اسے اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ اگر میں اس جیسے بد ذات شخص کو رہا کر دوں تو وہ بہت سے دوسرے لوگوں کو ذوق پہنچا سکے گا۔ اسی اثناء میں موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔

۱۔ سی حرنی ختم۔ یعنی یا معز کا ورد جو عموماً سو سے زائد لوگ مل کر کرتے ہیں۔
 ۱۔ دھونڈیہ واگہ۔ حیدر علی کی فوج کا ایک مرہٹہ سردار جو بعد میں ٹیپو سلطان کی فوج میں بھی ملازم رہا۔ تیسری میسور جنگ کے بعد اس نے میسور کی سرحد پر اپنی عملداری قائم کر کے مرہٹوں پر حملے شروع کر دیئے۔ ۱۷۹۳ء میں مرہٹوں سے شکست کھانے کے بعد وہ دوبارہ ٹیپو سلطان کی فوج میں شامل ہو گیا اور اسلام قبول کر کے اپنا نام شیخ احمد رکھ لیا اور اپنے

آپ کو ملک جہان خان کہلانے لگا۔ بعد میں میر صادق کے کہنے پر ٹیپو سلطان نے اسے قید میں ڈال دیا۔ ۱۷۹۹ء میں سقوط سرنگاپٹم کے بعد رہا ہو کر فرار ہو گیا اور بعد میں انگریزی فوجوں پر حملے کرتا رہا۔ ۱۱ ستمبر ۱۸۰۰ء کو کرنل ولزلی کی فوج کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید

ہوا۔

۳۔ میر غلام علی صدور۔ [لنگڑا] حیدر علی اور بعد میں ٹیپو سلطان کا بااعتماد وزیر جسے ٹیپو نے ۱۲۰۰ ہجری میں سلطان ترکی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ بعد میں وہ انگریزوں کے ساتھ سازباز میں شریک رہا۔ ۱۸۰۹ء میں فوت ہوا اور سرنگاپٹم میں دفن ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سال راسخ کے ربانی مہینے کی ۲۵ تاریخ، ۲۲۲۱ مولود محمد ﷺ [۱ رمضان ۱۲۰۷ ہجری - ۱۲ اپریل ۱۹۳۷ء] بروز اتوار دن کی چار گھڑی ابھی باقی تھیں کہ میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ نظام علی خان کا دیوان آیا ہے اسکا حلیہ کچھ ایسا ہے کہ اسکے منہ میں دانت نہیں اور داڑھی کو خضاب لگا رکھا ہے اور وہ مجھ سے مدد کی درخواست کرتا ہے۔ یہ بندہ درگاہ الہی اسکو جواب دیتا ہے کہ بہت خوب۔ میں اپنے مشیروں سے صلاح و مشورہ کر کے اسے جواب دے سکون گا۔ اسے دوران میں اس کے ٹہرنے کے لئے قلعہ کے باہر بندوبست کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ اس جیسے شخص کو صرف بات چیت سے ہی دلاسا دے دینا چاہئے۔ اس سے قبل پونہ والانے بھی مدد کی درخواست کی تھی اب یہ شخص مکہ حاصل کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ مجھے ان کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔

۱۔ پونہ والا۔ مادھور اوتارا امین پیشوا (۱۷۹۵-۱۷۷۴ء) اپنے باپ نارائن راؤ پیشوا کی

وفات کی بعد پیدا ہوا۔ اور نانا فرنولیس اور دوسرے وزراء کی سرپرستی میں پیشوا بن کر گدی پر بیٹھا۔ بالغ ہونے پر جب نانا فرنولیس نے حکومت اس کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تو ۱۲ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو قلعہ کی فصیل سے کود کر خودکشی کر لی۔ ٹیپو سلطان کے مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نانا فرنولیس سے نجات حاصل کرنے کے لئے خفیہ طور پر ٹیپو سلطان سے مدد کی درخواست کی تھی۔

سال حراست کے ذاکری مہینے کی ۸ تاریخ کو منگل کی رات، فجر کے وقت، جس کے بعد بدھ کا دن تھا، بمطابق ۷ جمادی الثانی ۱۲۲۲ مولود محمد ﷺ [۱۲۰۹ ہجری - ۳۰ دسمبر ۱۹۹۳ء] میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا بت خانہ ہے جسکا پچھلا حصہ کسی قدر شکستہ حالت میں ہے اور اس میں کئی بڑے بڑے بت کھڑے ہیں۔ میں کچھ لوگوں کے ساتھ اس مندر میں داخل ہوتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ان بتوں کی آنکھیں حرکت کر رہی ہیں اور میں ان بتوں کی آنکھوں کو متحرک دیکھ کر تعجب کرتا ہوں۔ اور اسکا سبب دریافت کرنے کے لئے ان کے قریب پہنچتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ بتوں کی آخری قطار میں دو دیویوں کے بت کھڑے ہیں ان میں سے ایک دیوی اپنی ساڑھی کو زانوؤں سے ہٹا کر مجھ سے کہتی ہے کہ وہ دونوں دیویاں ہیں جبکہ دوسرے تمام بت مردوں اور مختلف قسم کے جانوروں کے ہیں اور یہ کہ وہ دونوں ایک عرصہ سے اپنی روحانی نشوونما کے لئے حق کی یاد میں مصروف ہیں۔ من ان سے کہتا ہوں کہ وہ بہت اچھا کر رہی ہیں اور میں ان کو یاد حق میں مشغول رہنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد میں اپنے آدمیوں کو اس خستہ حال عمارت کی مرمت کا حکم دیتا ہوں۔ اسے دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۲۳

سال شاد کے خسروی مہینے کی پہلی تاریخ، ۳۲۲۱ محمد ﷺ [۲۳ شوال ۱۲۱۰ ہجری، ۱۵ اکتوبر ۱۷۹۵ء] دن کی پانچ کھڑی گزری تھی کہ محمد علی نمکرام بادشاہی فوت ہوا۔ تاریخ نمبہدی اشونج پر تھنے، اس روز منگل کا دن تھا۔

۱۔ محمد علی۔ ٹیپو کا ایک با اعتماد افسر جو ۸ فروری ۱۷۹۲ء کو صلح کی شرائط طے کرنے کا رنوالس کے پاس گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ٹیپو کے ساتھ نمکرامی کی تھی۔

۲۴

سال شاد کے خسروی مہینے کی پندرہ تاریخ ۳۲۲۱ محمد ﷺ، منگل کے دن [مطابق ۸ ذی القعد ۱۲۱۰ ہجری، ۲۸ اکتوبر ۱۷۹۵ء] شام کے وقت شری متی مادھوراؤ فوت ہوئی اور اسی ماہ کی بارہ تاریخ [۲ ذی القعد ۱۲۱۰ ہجری، نومبر ۱۷۹۵ء] کو بروز اتوار، دوپہر کے وقت مادھوراؤ اپنے بالاخانہ سے گر کر ہلاک ہو گیا۔

۱۔ مادھوراؤ ثانی پیشوا جیس نے اپنے وزیر نانا فرنولیس کی چیرہ دستیوں سے تنگ آکر قلعہ کی فصیل سے کود کر خودکشی کر لی تھی۔ بعض کتابوں میں تاریخ وفات ۱۷۷۷ اکتوبر دی گئی ہے۔

۲۵

میر میران سید غفار نے اپنی ایک عرضداشت میں جو سال حراست کے ذاکری مہینے کی چھ تاریخ کو وصول ہوئی تھی لکھا ہے کہ سال حراست کے دینی مہینے کی بارہ تاریخ، ۱۲۲۱ محمد ﷺ، ۱۰ ستمبر ۱۷۹۶ء، جمعہ کے روز، صبح کی نماز سے قبل، قطب کی طرف، حیدرآباد کی جانب، کہکشاں ثریا سے ایک بڑا ستارہ، ایک بڑے شہاب ثاقب کی چمک اور روشنی کے ساتھ گرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرکار خداداد کا ایک دشمن ختم ہو گیا ہے۔

۲۶

ماہ ذی الحجہ کی ۲۲ تاریخ کو، ۱۲۲۱ مولود محمد ﷺ مطابق ۸ ماہ تقی سال مذکور، ۱۲۱۰ ہجری - ۲۸ جون ۱۷۹۶ء بروز منگل۔

دہلی کے ایک اخبار نویس کی عرضداشت سے معلوم ہوا کہ ماہ صفر کی نو تاریخ ۱۲۱۰ ہجری [۲۵ اگست ۱۷۹۵ء بروز منگل]، بنارس میں جو انگریزوں کے تصرف میں ہے پہلے آگ کی بارش ہوئی اور اسکے بعد خون برسا اور تمام شہر سرخ ہو گیا۔

۲۷

سال حراست کے جعفری مہینے کی ۱۲ تاریخ ، ۲۲۲ مولود محمد ﷺ ، اربع الاول ۱۲۱۱ ہجری - ۳ ستمبر ۱۷۹۶ء] پیر کے روز الصبح میں نے خواب دیکھا

میں نے دیکھا کہ یہ بندہ درگاہ کبریائی ایک ہاتھی پر سوار ہو کر آموں کے ایک باغ میں جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس باغ کے درختوں پر بے شمار آم لگے ہوئے ہیں اور ان میں سے ہر آم ایک ایک بالشت کے برابر اور بے حد میٹھا ہے اور ان میں سے گول آم ناریل کے برابر ہیں۔ میں ان آموں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوتا ہوں اور ان میں سے اچھے اچھے آم درختوں سے چن کر ہودہ میں اپنے سامنے رکھ لیتا ہوں۔ میں ابھی اسے آموں کے باغ میں گھوم رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

سال حراست کے بہاری مہینے کی ۱۲ تاریخ کو، ۲۲۲۱ مولود محمد ﷺ، [۶ ربیع الاول
۱۲۱۰ ہجری - ۹ ستمبر ۱۷۹۶ء]، جمعرات کی رات جسکے دوسرے دن جمعہ کا دن تھا
اس بندہ درگاہ کبریائی نے خواب دیکھا۔

مجھے اطلاع دی جاتی ہے کہ شہر میں ایک اعلیٰ مرتبہ فرانسیسی افسر آیا ہوا ہے میں اسے
بلانے کے لئے پایغام بھیجتا ہوں۔ جب وہ آتا ہے تو اس وقت میں کسی کام میں مشغول ہوتا
ہوں۔ لیکن جونہی وہ میری مسند کے قریب پہنچتا ہے میں اٹھ کر اس سے معانقہ کرتا
ہوں۔ اور اسکو تشریف رکھنے کے لئے کہتا ہوں اور اسکی خیر و عافیت دریافت کرتا ہوں
فرانسیسی جواب دیتا ہے کہ وہ دس ہزار فوج لے کر سرکار خدا کی فوج میں شامل ہونے کے
لئے حاضر ہوا ہے اور یہ فوج ساحل سمندر پر جمع ہے اور اس فوج کے سب سپاہی قوی ہیکل
اور ثنومند جوان ہیں وہ اس فوج کو ساحل سمندر پر اتار کر وہاں حاضر ہوا ہے۔ میں اس
سے کہتا ہوں کہ بہت خوب۔ خدا کے فضل و کرم سے جنگ کا سارا ساز و سامان تیار ہے
اور مسلمانوں کی ہر قوم کی فوجیں جہاد کے لئے مستعد کھڑی ہیں۔ اسی دوران صبح ہو جاتی
ہے اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

سال حراست کے بہاری مہینے کی ۱۴ تاریخ کو، ۱۲۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۸ ربیع الاول ۱۲۱۰ ہجری - ۱۱ ستمبر ۱۷۹۶ء] ہفتہ کی رات میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ اسد علی خان مجھے ملنے آیا ہے اور عرض کرتا ہے کہ وہ کڑپہ کا علاقہ فتح کر کے واپس آرہا ہے اور اپنے چار ہزار سواروں سمیت میری فوج میں شامل ہونے کی اجازت مانگتا ہے میں اس کی پیشکش کو قبول کر کے کہتا ہوں کہ اسے چاہئے کہ چار ہزار سواروں کے ساتھ ساتھ نذرانہ بھی پیش کرے اسے اثناء میں صبح ہو گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔

۱۔ اسد علی خان، مظفر الملک، المعروف ادونی والہ۔ ۱۷۹۵ء کی جنگ میں ٹیپو سلطان کے خلاف نظام کی فوجوں کا سپہ سالار تھا۔ اس سے قبل ۱۷۸۶ء میں صلح کی گفت و شنید کے لئے سرنگاپٹم آیا تھا

۲۔ سلطنت خداداد اور اب میسور کی ایک ڈسٹرکٹ کا نام۔

۳۰

ماہ رازی [راضی] کی تیسری تاریخ، بمطابق ۱ ماہ شعبان، ۱۲۲۲ھ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [شعبان ۱۲۱۱ھ ہجری - ۳۰ جنوری ۱۸۷۹ء] پیر کے دن اور منگل کی رات میر دارالخلافہ میں تھا کہ صبح سویرے میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ رگھناتھ راؤ جو اس سے قبل مرہٹہ سردار کے وکیل کی حیثیت سے کئی بار میرے پاس آچکا تھا میرے سامنے حاضر ہے اور کہتا ہے کہ انگریزوں کو یورپ میں مکمل طور پر شکست ہوئی ہے۔ اور وہ ملک بنگالہ چھوڑ کر واپس جا رہے ہیں۔ میں یہ سن کر جواب دیتا ہوں کہ بہت خوب۔ میں اس مقصد کے لئے روپیہ پیسہ اور فوج بھیجنے کے لئے تیار ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ نصرانی ہندوستان سے نکال دئے جائیں گے۔

۱۔ رگھناتھ راؤ ندوار کرپتور دھن۔ المعروف رگھوبا۔ مرہٹہ سردار باجی راؤ اول کا لڑکا جو ناراین راؤ کے قتل کے بعد پیشوا بنا لیکن کچھ عرصہ بعد ناراین راؤ کی بیوہ کے خلاف مقابلہ میں شکست کھا کر سورت بھاگ گیا تھا۔

۳۱

ماہ رازی [راضی] کی ۲۹ تاریخ، بمطابق ۲۷ ماہ شعبان، ۲۲۲۱ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۱] شعبان ۱۲۱۱ ہجری - ۲۵ فروری ۱۷۹۷ء] تہی کور کے مقام پر جہاں میں شکار کے لئے آیا ہوا تھا۔ وہاں پر میں نے ایک قلعہ، جس کا نام میں نے الہ آباد رکھا تھا، تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ صبح سویرے میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں حج کے لئے گیا ہوا ہوں اور جب میں حرم کعبہ شریف کے اندر داخل ہوتا ہوں تو وہاں پر ایک معزز اور معتبر عرب آتا ہے اور مجھے کعبہ شریف کے اندر لے جاتا ہے اور وہاں پر نماز ادا کرنے کا طریقہ سمجھاتا ہے۔ میں اسکی ہدایت کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں اسکے بعد وہ مجھے دیوار میں لگے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے کہتا ہے۔ یہ ایک چوکور پتھر ہے جو ایک طویل دیوار میں لگا ہوا ہے۔ میں بڑے ادب سے حجر اسود کو بوسہ دیتا ہوں اور اس سے مجھے بڑی مسرت محسوس ہوتی ہے۔

خانہ کعبہ کے اندر ایک تنگ جگہ پر ایک صندوق رکھا ہوا ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ اس صندوق میں جو دستار رکھی ہوئی وہ خدا تعالیٰ نے اب مجھے بخش دی ہے اسلئے مجھے چاہئے کہ میں اسے لے لوں۔ اسکے بعد وہ دستار نکال کر مجھے دے دیتا ہے میں دستار کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہوں اور اسکا دوسرا سرا وہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اس طرح جب ہم اس عمامہ کو کھول لیتے ہیں تو میں دیکھتا ہوں کہ یہ ایک پر تکلف اور زرین

دستار ہے۔ اسکو دیکھنے کے بعد میں اس دستار کو بڑی احتیاط سے دوبارہ تہ کر کے واپس صندوق میں رکھ دیتا ہوں۔ اور صندوق کو اپنے ساتھ لے آتا ہوں۔ اسکے بعد جب میں حرم شریف سے باہر آتا ہوں تو یہ بزرگ مجھے کہتا ہے کہ وہاں پر ایک بت موجود ہے۔ مجھے چاہئے کہ میں اسکے قریب جا کر اس پر لعنت بھیجوں اور پتھر برسواؤں۔ اسکی ہدایت کے مطابق میں وہاں پہنچ کر اس بت پر پتھر پھینکتا ہوں اور اسکے بعد کچھ بزرگوں کے مزاروں کی زیارت کے لئے جاتا ہوں۔ اسی اثناء میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۳۲

سال ساز کے ذاکری مہینے کی دوسری تاریخ، بمطابق ۳ جمادی الثانی ۱۲۲۱ھ مولود محمد علیؒ [۱۲۱۱ ہجری - ۴ دسمبر ۱۷۹۶ء] بروز اتوار جسکے اگلے روز پیر کا دن تھا۔ میں نے خواب دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ تازہ کھجوروں سے، جنہیں مطب کہا جاتا ہے، بھری ہوئی چاندی کی تین طشتریاں لا کر میرے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کھجور ایک ایک بالشت کے برابر لمبی ہے اور یہ کھجوریں تازہ اور رسدار ہیں۔ مجھے بتایا جاتا ہے کہ یہ کھجوریں ایک مقامی باغ سے لائی گئی ہیں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ صبح ہو چکی ہے۔

اس بعدہ درگاہ الہی نے اس خواب کی تعبیر اس طرح کی ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے تین کافروں کی سلطنتیں میرے ہاتھ آنے والی ہیں۔ اس ماہ کی تیسری تاریخ کو خبر ملی کہ نظام علی مر گیا

۱۔ یہ غالباً افواہ تھی۔ نظام علیخان دراصل ۱۸۳۰ء میں فوت ہوئے۔

۳۳

سال ساز کے ذاکری مہینے کی ۲۷ تاریخ، بمطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۲۲۱ مولود
محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۱۲ ہجری - [دسمبر ۱۷۹۹ء] بروز بدھ، بمقام دار السلطنت - میں
نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ سرکار خدا داد اور نصرانیوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے اور یہ بندہ خد
ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہے۔ میری فوج بھی میرے ساتھ ہے۔ اور میری فوج اپنی
بند و قون سے نصرانیوں کی فوج پر حملہ کرنے کی اجازت مانگ رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ وہ
نصرانیوں کو عنقریب ہندوستان سے نکال دیے گی۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۳۴

سال ساز کے ذاکری مہینے کی ۲۱ تاریخ، بمطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۱۲ ہجری - سنہ
ایک ہزار دو سو بارہ ہجری ۱۲۲۱ مولود محمد ﷺ [۲ دسمبر ۱۷۹۷ء] بروز ہفتہ، بمقام
دارالسلطنت - میں نے خواب دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ یہ بندہ درگاہ الہی بزرگوں کی ایک محفل میں گیا ہوا ہے اس محفل میں
پچاس ساٹھ بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ سب مجھے سلام و علیک کہتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ
عطا اللہ شاہ بھی ان بزرگوں میں شامل ہیں۔ وہ مجھے بلاتے ہیں اور میں ان کے پاس جا کر ان
کے سامنے بیٹھ جاتا ہوں۔ وہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ میں اپنے لئے ایک بندوق حاصل کر
لوں۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میں ایک سپاہی ہوں۔ جس کسی کے پاس کوئی اسلحہ یا بندوق
موجود ہے وہ دراصل میری ہی ہے اور ضرورت کے وقت میں سب سے پہلے اپنے ہاتھ
میں بندوق لے لوں گا۔

اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔

ماہِ رحمانی کی ۲۵ تاریخ ۵۲۲ مولود محمد ﷺ [مطابق ۲۴ رجب ۱۲۱۲ ہجری] ۱۲ جنوری ۱۷۹۸ء [یعنی ہفتہ کی رات، الا صبح میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ پیغمبر خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مجھے ایک ہرے رنگ کی دستار عنایت فرماتے ہیں تاکہ میں اسے اپنے سر پر پر باندھ لوں۔ چنانچہ میں اس دستار کو اپنے سر پر باندھ لیتا ہوں۔

اسکے بعد حضرت ہندہ نواز بھی مجھے ایک دستار عنایت فرماتے ہیں اور مجھے اپنے سر پر باندھنے کے لئے کہتے ہیں میں اسے بھی اپنے سر پر باندھ لیتا ہوں۔

اسکے بعد حضرت احمد بھی ایک اور دستار عنایت کرتے ہیں اور میں اسے بھی اپنے سر پر باندھ لیتا ہوں۔ اسکے بعد میں دیکھتا ہوں کہ ایک پہاڑی پر ایک شاندار قلعہ بنا ہوا ہے اور میں اسے دیکھنے کے لئے وہاں جاتا ہوں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میں اس خواب کی تعبیر سے یہ مراد لیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اور حضور ﷺ ساتوں اقلیموں کی سلطنت مجھے بخشے والے ہیں۔

مطابق ۲۴ ماہ رجب ۱۲۱۲ ہجری [۱۲ جنوری ۱۷۹۸ء]

سال شاداب کے احمدی مہینے کی ۱۲ تاریخ ۱۲۲۱ مولود محمد ﷺ [مطابق ۲۵ شوال ۱۲۱۲ ہجری [۱۳ اپریل ۱۷۹۸ء] جمعرات کی رات، میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ہم شکر ندی کے کنارے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں اور یہ بندہ خدا ایک گھوڑے پر سوار ہے۔ لوگ اطلاع دیتے ہیں کہ ندی میں طغیانی آئی ہوئی ہے۔ میں فوج کے ہاتھیوں کو لا کر ندی میں ایک دوسرے کے ساتھ ملکر اس طرح کھڑا کرنے کا حکم دیتا ہوں کہ وہ ایک پل کا کام دے سکیں اور اسکے بعد فوج کو ان ہاتھیوں پر سے گزر کر ندی کو عبور کر کے دوسری طرف جانے کا حکم دیتا ہوں۔ اس طرح ساری فوج ندی کے اس پار پہنچ جاتی ہے۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۱۔ یہ واقعہ ٹیپو سلطان کو ستمبر ۱۷۹۰ء میں پیش آیا تھا۔ ہری پنڈت بھر کیہ اور نظام علی خان کی فوجیں، جن میں پیادہ فوج کے علاوہ ایک لاکھ سے زائد سوار بھی شامل تھے تنگا بھدرا ندی کے کنارے محاذ آرا تھیں۔ ٹیپو سلطان کی فوجیں مقابلے کے لئے جب ندی کے دوسرے کنارے پہنچیں تو اس وقت موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور ندی میں طغیانی آئی ہوئی تھی۔ ٹیپو سلطان کے سالاروں نے اس حالت میں ندی کو عبور نہ کرنے کا

مشورہ دیا لیکن ٹیپو سلطان نے کشتیوں کا پل بنا کر سب سے پہلے خود دریا عبور کیا اور
اسکے بعد اپنی فوج کو دوسری طرف لاکر دشمن پر حملہ کیا اور ان کو زبردست شکست دی
تھی۔

فaded Urdu text, likely bleed-through from the reverse side of the page.

۳۷

سال شاداب کے دینی مہینے کی پہلی تاریخ ۶۲۲۱ مولود محمد ﷺ [مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۲۱۳ ہجری، ۸ نومبر ۱۹۹۸ء] جمعرات کی رات، دن کی چار گھڑی ابھی باقی تھیں، بمقام دارالسلطنت میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں باداموں میں سا لگرام کے، جو کافروں کا ایک بت ہے، پتھر شامل کر کے ختم پڑھ رہا ہوں۔ میرے ایسا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح ان کے بتوں نے اسلام قبول کر لیا ہے اس طرح تمام کفار بھی حلقہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ وظیفہ ختم کرنے کے بعد میں اعلان کرتا ہوں کہ کفار کے تمام بت مسلمان ہو چکے ہیں اور میں باداموں میں سے سا لگرام کے پتھر نکال کر انکی جگہ بادام شامل کرنے کا حکم دیتا ہوں

بفضل خدا بندہ نے اس خواب کی یہ تعبیر نکالی ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے سب کے سب کفار مسلمان ہو جائیں گے اور انکا ملک سلطنت خدا داد میں شامل ہو جائے گا۔

۳۸

ماہ خسروی کی تیرہ تاریخ ۶۲۲۱ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۲۱۳
ہجری [۲۲ اکتوبر ۱۷۹۸ء] چاند کی چودہویں رات، بروز پیر، جسکے اگلے روز منگل
کادن تھا، صبح سویرے میں نے خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ حضرت سعدی شیرازی تشریف فرما ہیں اور موصوف کی شکل و صورت
کچھ اس طرح ہے کہ انکا جسم اور سر بڑا ہے اور انکی داڑھی لمبی اور سفید ہے میں بڑی
تعظیم و تکریم سے انکو کرسی پیش کرتا ہوں۔ صاحب موصوف اس پر بہت خوش ہوتے
ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے کون کون سے ملک دیکھے ہیں۔ وہ جواب دیتے
ہیں کہ ہندوستان، آرکٹ، عبدالنبی خان کا ملک، کلپنت کا ملک اور کوکئی کا ملک۔ اسکے بعد وہ
کئی اشعار اور بیت پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور دولت سرا کا دورہ کرنے کے بعد ایک جگہ آکر بیٹھ
جاتے ہیں۔

اس وقت چونکہ صبح ہو چکی تھی اسلئے میری آنکھ کھل گئی۔

۳۹

سال شاداب کے تقی مہینے کی ۲۴ تاریخ ۱۲۲۱ مولود محمد ﷺ بمطابق ۲۲ ذی الحجہ
۱۲۱۲ ہجری [۷ جون ۱۷۹۸ء] بروز جمعہ بمقام حیدرآباد، سہ پہر کے وقت میں نے
خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ یہ بندہ درگاہ الہی ایک باغ میں گیا ہے۔ اس باغ میں میں کئی عمارتیں
ہیں۔ لوگ بتاتے ہیں کہ مولانا جامی وہاں آکر رہائش پذیر ہیں۔ میں وہاں جا کر مولانا جامی کی
خدمت میں پیش ہوتا ہوں اور ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ صاحب موصوف فرماتے ہیں
کہ وہ مجھے ملنے کے لئے وہاں آئے ہیں میں ان کے وہاں آنے کو بہتر اور بجا سمجھتا ہوں اور
ان کو کہتا ہوں کہ پرانے زمانے میں مولانا سعدی ہوا کرتے تھے اور اب ہمارے زمانے میں
حق سبحانہ تعالیٰ عز شانہ نے مولانا جامی کو پیدا کیا ہے۔ اور انہیں ہمارے پاس بھیجا ہے۔
تاکہ میں ان سے ملنے کی سعادت حاصل کر سکوں۔ یہ کہہ کر میں مولانا جامی کو اپنے ساتھ
اپنی رہائش گاہ پر لے آتا ہوں۔

۴۰

سی رات صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے میں نے ایک اور خواب دیکھا:
 میں دیکھتا ہوں کہ ایک خوبصورت دوشیزہ ایک قیمتی اور جواہرات سے مزین لباس پہنے ہوئے میرے پاس آتی ہے اور کھیروں کے برابر بڑے بڑے، عمدہ اور پکے ہوئے کیلے لاکر اس بندہ درگاہ الہی کے ہاتھ میں دے دیتی ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ میں نے آج تک اتنے بڑے کیلے نہیں دیکھے تھے۔ اس کے بعد میں ان میں سے ایک پھل کھا کر دیکھتا ہوں کہ کنار کے یہ پھل بے حد شیریں اور خوش مزہ ہیں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

۱۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (۱۲۹۲ - ۱۱۷۵ء) فارسی کے مشہور شاعر۔

۲۔ نور الدین عبدالرحمان جامی (۱۳۹۲ - ۱۴۱۳ء) فارسی کے مشہور شاعر۔

۴۱

سال شاداب کے رحمانی مہینے کی دس تاریخ ۶۲۲۱ مولود محمدی بمطابق نومبر شعبان
 ۱۲۱۳ ہجری سنہ ایک ہزار دوسو تیرہ ہجری [۱۶ جنوری ۱۷۹۹ء] بدھ کی رات جس
 کے دوسرے روز بدھ کا دن تھا، میں دارالسلطنت میں مقیم تھا کہ اس رات میں نے
 خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ کفار کی فوج آرہی ہے اور سرکار خدا داد کی فوج اسکو قتل اور
 قید کر لیتی ہے اور میں اپنی فوج سے کہتا ہوں کہ خبر آئی ہے کہ کفار کی ایک اور فوج آرہی
 ہے، ہمیں چاہئے کہ اس فوج کو بھی قتل اور قید کر لیں۔ چنانچہ میں بھی اس فوج کو قتل و
 غارت کرنے کے لئے روانہ ہو جاتا ہوں۔ اسی دوران میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ اس وقت صبح
 ہو چکی تھی۔

۴۲

کولار کے شیخ سید محمد اسلم نے حضور کو ایک عرضداشت بھیجی جسکا مضمون یہ تھا:

رجب المرجب کے مہینے، بروز جمعرات فقیر کو بشارت ہوئی کہ امام جہاں سرخ فرش پر تشریف فرما ہیں اور یہ فقیر ان کی خدمت میں حاضر ہے۔ اچانک حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ تشریف لاتے ہیں اور حضور حضرت علی کا بازو پکڑ کر انہیں باہر لے جاتے ہیں اور ان کو ایک سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے پر سوار کر دیتے ہیں اور حضور بھی ایک دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دونوں اپنے کندھوں پر ننگی تلواریں لے کر وہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں۔ روانہ ہونے سے قبل دیکھتے ہیں کہ لاکھوں نصرانی ہمدوقین لئے کھڑے ہیں۔ اچانک پیچھے سے ایک دھماکے کی آواز بلند ہوتی ہے اور یہ سن کر نصرانی فوج ان دونوں سواروں کو ایک کروڑ فوج کے برابر سمجھ کر وہاں سے فرار ہو جاتی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سواری واپس آرہی ہے اور دار الخلافہ کی طرف آکر ایک جگہ ٹہر جاتی ہے اس جگہ پہنچ کر حضرت سید المرسلین ﷺ ایک مصلہ پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ ان کے پاس پانچ یا چھ سال کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا ہے اور ان کے سامنے دین اسلام کے تمام امام مقتدیوں کی طرح قطار در قطار بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اس لڑکے کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ

لڑکا ہی سلطان [ٹیپو] ہے اور حضور ﷺ فرماتے ہیں دائم قائم، قائم دائم اور حضرت علی کو فرماتے ہیں کہ اس سلطان کے علموں پر اصحاب کف کے نام لکھ دئے جائیں میں قدم بوسی کر کے باہر آجاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ سات گدڑی پوش خواجگان جا رہے ہیں اور کوئی شخص ایک خادم سے پوچھتا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟۔ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ خواجہ یوسف ہمدانی، خواجہ بایزید بستامی [بسطامی]، خواجہ ابوالحسن خرقانی، خواجہ بہالدین نقشبند، خواجہ ابو منصور ماتریدی ہیں۔ اسی وقت شہنشاہ دو عالم وہاں تشریف لاتے ہیں اور یہ سب لوگ آپ کی قدم بوسی فرما کر رخصت ہو جاتے ہیں۔

- ۱۔ دو میل۔
- ۲۔ خواجہ یوسف ہمدانی، وفات ۱۱۴۱ء، ہمدان کا ایک صوفی عالم۔
- ۳۔ خواجہ بایزید بستامی، ۸۴۸-۷۷۷ء، ایک صوفی بزرگ اور عالم۔ آپکا اصل نام طیفوری تھا
- ۴۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی، وفات ۹۸۶ء، ایک صوفی بزرگ، شرح مخزن الاسرار اور مراتب الحقیقین کے مصنف۔
- ۵۔ خواجہ بہالدین نقشبند، وفات ۱۲۵۳ء، ایک صوفی بزرگ اور سلسلہ نقشبندیہ کے بانی اور دلیل العاشقین وغیرہ کے مصنف۔
- ۶۔ خواجہ ابو منصور ماتریدی، وفات ۵۶۹ ہجری، ۱۱۷۷ء، سلسلہ ماتریدیہ کے بانی ایک صوفی بزرگ اور عالم دین۔

۴۳

سال سراب کے رحمانی مہینے کی ۱۳ تاریخ، ۱۲۱۱ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۳ جمادی الاول ۱۲۰۴ ہجری۔ ۱۹ جنوری ۱۹۰۷ء] بروز بدھ خاددار خندق پر پہلے حملے کے دوران سرکار خداداد کی فوج کے جو افراد شہید یا قید ہوئے ان کے نام یہ ہیں :-

[English translation of the above note in Col. Kirkpatrick's handwriting].

Memorandum of the persons who were killed or taken prisoners in the first assault on the Travancore lines.

زمان بیگ سپہ دار - شہید شد

عبدالحمید سپہ دار - شہید شد

تریت علی خان

محمد حیدر ولد حاجی صاحب

محمد عمر عرض بیگی [پیشکار]

میر کریم الدین ولد میر صاحب - شہید

محمد ٹیپو، داماد میر ابراہیم صاحب۔

محمد حسین ولد ابراہیم صاحب

محمد سعید جو نوائیت کے رسد خانہ کا داروغہ خاص تھا۔

محمد جمال نجومی

اسد الہی فوج کار سالہ دار سید محی الدین

بیر دار سید حنیف۔

۱۔ یہ جیا گوتا اور کرنگانور نامی پہاڑوں پر واقع قلعہ ماٹری پر چڑھائی کے دوران کا واقعہ

ہے۔ حملات حیدری

(صفحات ۶۲۷-۶۲۶) میں اس قلعہ کی تفصیلات دیتے ہوئے لکھا ہے :

یہ قلعہ ایک نہایت استوار اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہوا ہے۔ اور گرداگرد اسکے خندق

عمیق اور اس کے اطراف میں جنگلستان اور کھیلے درخت ایسے گنجان کہ پون کے پانواں

راستے سے گزرتے چھانی بن جائیں، رستم و اسفندیار کا ہفت خوان اسکی راہ پر فراز و نشیب

کے سامنے افسانہ کہن تھا۔۔۔ دو بڑے بڑے اونچے پرہت ایک دوسرے کے سامنے

پچاس گز تفاوت سطح زمین سے نکل کر اچان میں پانچ سو گز بلند ہو کر آکر کوچوٹی میں

قریب دونوں آپس میں آملے ہیں گویا ایک ہی ہیں مابین ان دونوں کے ایک گہری خندق

ہے۔

یہ قلعہ تقریباً ڈیڑھ سو برس سے ولندیزیوں کی عملداری میں تھا۔ ۱۷۷۹ء میں نواب

حیدر علی خان نے اسے لے لیا تھا۔ لیکن بعد میں انگریزوں کے خلاف مدد کے صلے میں

انہیں واپس دے دیا تھا۔ بعد میں ٹراونکور کے راجہ نے ساز باز کر کے اسے ولندیزیوں سے خرید لیا۔ یہ قلعہ چونکہ کوچین کے راجہ کی عملداری میں تھا اور یہ راجہ ٹیپو سلطان کو خراج ادا کیا کرتا تھا اسلئے ٹیپو نے ٹراونکور کے راجہ رام اور ما کو اسکی واپسی کے لئے کہا۔ راجہ نے ٹیپو کے خلاف انگریزوں سے مدد مانگی جسکی وجہ سے ٹیپو نے تقریباً پندرہ ہزار فوج کے ساتھ اس قلعہ پر حملہ کیا۔ مقابلہ میں راجہ نے ایک لاکھ سے زائد فوج جمع کر رکھی تھی۔ ٹیپو نے ۲۹ دسمبر ۱۷۸۹ء کو ٹراونکور پر حملہ کیا لیکن ناکام ہو کر واپس آیا۔ اسکے بعد انگریزی فوج بھی راجہ کی مدد لئے آ پہنچی ٹیپو نے ۶ مارچ ۱۷۹۰ء کو دوبارہ چڑھائی کی لیکن دوبارہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اسکے بعد ۱۵ اپریل کو تیسری بار حملہ کیا۔ اس دفعہ راجہ کی فوجیں میدان چھوڑ کر بھاگ نکلیں۔ پہلے حملے میں ٹیپو کو کافی زیادہ نقصان اٹھانا پڑا تھا۔

۲۔ تربیت علی خان۔ آرکوٹ کے نواب مرتضیٰ علی کا پوتا اور ٹیپو سلطان کے دور میں ٹرانکو بار کا عامل۔

۳۔ ٹرانکو بار کا راجہ رام اور مانا نیر

۴۔ اسد الہی۔ ٹیپو سلطان کی فوج کا ایک خاص رسالہ۔

۴۴

سال شتا کے خسروی مہینے کی ستائیس تاریخ، سن ایک ہزار دو سو اٹھائیس محمد ﷺ،
 ۸۲۲ مولود محمد ﷺ [مطابق صفر ۱۲۰۵ ہجری، ۱۰ اکتوبر ۹۰۷ء]۔ پٹن کے
 آصف [افر محکمہ مال] محمد مہدی نے گنڈل کے عامل عبدالقادر کی ایک عرضداشت کی
 ساتھ حضور پر نور کی خدمت میں ایک عرضی پیش کی جس کا مضمون یہ تھا:

علاقہ گنڈل کے منجھلی نامی گاؤں کی کچھ زمین بسوا کے حساب سے علاقہ صدور کے ایک
 پیادہ کو اسکی خدمات کے عوض دے دی گئی تھی۔ اور یہ پیادہ اس پر کاشت کیا کرتا تھا۔ اس
 کھیت کے درمیان، اگنی کی طرف کسی انسان کے قدموں کے لمبے لمبے نشان دیکھے گئے
 ۔ اس واقع کو دیکھ کر گاؤں کے سب لوگ حیران ہوئے۔ اور انہوں نے ملکر ان قدموں کے
 نشانوں کی پیمائش کی۔ اس پیمائش کے طول و عرض کی تفصیلات حضور کی خدمت میں پیش
 کی جا رہے ہیں۔ ان کی لمبائی اور چوڑائی کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

لمبائی میں ایڑھی سے پاؤں کی بڑی انگلی کے سرے تک گیارہ گرہ اور دو انگشت۔ اور چوڑائی
 میں، جائے انگلیوں کے پانچ قدم اور پانچ گرہ۔ پہلی تقسیم کے مطابق پہلے بائیں پاؤں پڑا
 ہوا ہے اور اس جگہ سے جنوب کی طرف ۹۱ درجہ کے فاصلے پر دائیں پاؤں ہے۔ اور
 اس جگہ سے ساڑھے بارہ درجہ کے فاصلے پر بائیں قدم کا نشان ہے۔ اور اس سے سات

درعہ کے فاصلے پر دائیں پاؤں کا نشان ہے اور اسی ترتیب سے پانچ قدموں کے نشان زمین پر بنے ہوئے ہیں۔

۱۔ بسوا۔ زمین کی پیمائش کا معیار۔ ایک بیس بسوا کے برابر ہے۔

۲۔ درعہ۔ ایک گز

۳۔ گرہ، گز کا سولہواں حصہ، تین انگلیوں کے برابر

۴۵

دارالسلطنت پٹن سے فرخی کی جانب پہلی مرتبہ روانگی کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔
 پہلی مرتبہ سال شا کے رازی مہینے کی ۲۷ تاریخ، ۱۱۲۱ھ محمد ﷺ [۱۸ شعبان ۱۲۰۲
 ہجری۔ ۲۲ جون ۱۷۸۷ء] ہندو بارہ پتیا چکرا کے مطابق دوہا سے اکتالیسویں سال، بروز
 بدھ۔ چھبیس گھڑی گزرنے پر سواری خاص فرخی کی طرف روانہ ہوئی۔
 ۱۔ ایک گھنٹہ، ڈھائی گھڑی کے برابر

۴۶

پہلی مرتبہ سال شا کے جعفری مہینے کی ۱۳ تاریخ، ۱۱۲۱ھ [محمد ﷺ، ۲۹ شوال ۱۲۰۱
 ہجری۔ ۱۵ اگست ۱۷۸۸ء] ہندو بارہ پتیا چکرا کے مطابق دوہا سے یتالیسویں سال، بروز
 جمعرات۔ دن کی پندرہ گھڑی گزرنے پر سواری خاص دارالسلطنت پٹن میں داخل
 ہوئی۔

۴۷

دارالسلطنت پٹن سے فرخی کی جانب دوسری مرتبہ روانگی کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔
 دوسری مرتبہ سال سارا کے رحمانی مہینے کی ۳ تاریخ، ۱۲۲۱ھ [محمد ﷺ، اجمادی
 الاول ۱۲۰۳ھ ہجری۔ ۲۸ جنوری ۱۸۸۹ء] ہندو بارہ پتیا چکرا کے مطابق دوہا سے
 تالیسویں سال، بدھ کے دن اور جمعرات کی رات۔ جب رات کی تین گھڑی گزر چکی
 تھی اور مشتری سرطان کے زیر اثر آچکا تھا، سواری خاص دارالسلطنت پٹن سے احمد نگر کے
 راستے فرخی کے لئے روانہ ہوئی۔

۴۸

دوسری مرتبہ سال سراب کے خسروی مہینے کی ۲۷ تاریخ، ۱۲۲۱ھ [محمد ﷺ، ۳
 صفر ۱۲۰۴ھ ہجری۔ ۲۳ اکتوبر ۱۸۸۹ء]، بروز جمعہ، دن کی چھ گھڑی گزر چکی تھی،
 چاند کے زیر اثر سواری خاص فرخی کے لئے روانہ ہوئی اور سال ستان کے تقی مہینے کی
 انیسویں تاریخ، ۱۲۱۸ھ [محمد ﷺ، بروز جمعرات اللہ تعالیٰ کی مدد سے دیورام نائیر پر
 فتح حاصل کرنے، اور دولت اور اقبال کے ساتھ سلام آباد کے گرد نواح میں داخل ہوئی۔

۴۹

یا حافظ

حساب زر کے مطابق سال در آز کے ربانی مہینے کی ۹ تاریخ، جو دوہا تقویم کے ۳۹ سال [۸۸۷ء]، شمر و شوا و شو سمحہ، بروز جمعہ، دن کی پانچ گھڑی باقی تھی جب سرکار احمدی کی فوجیں مہرہ فوج کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کو تنبیہ کے لئے دارالسلطنت پٹن سے روانہ ہوئی

سال شا کے زار جعفری ی مہینے کی بائیس تاریخ، بروز اتوار، دوہا تقویم کے مطابق اکتالیسواں سال، اور مطابق پلو تک سمحہ روک شہراون بھول ستمی، بروز اتوار، ابھی دن کی سات گھڑی باقی تھی۔، خدا کے فضل و کرم سے ہماری سواری مراٹھوں کے ساتھ جنگ میں فتح و نصرت حاصل کرنے کے بعد دارالسلطنت میں داخل ہوئی۔

۵۰

سال بسد کے خسروی مہینے کی آٹھ تاریخ، بمطابق پرابھوا کچھر، یعنی دوہا [ہندو باہستیا چکرا] کے چالیسویں سال [۸۷۹ء] فوج کے اسد الہی رسالے نے شاہ نور کے مقام پر مرہٹہ ناسردار ہری پنڈت پھڑکے کے لشکر پر شبنون مارا اور اسکو صحیح معنوں میں سزا دی۔

۵۱

سال بسد کے ذاکری مہینے کی بارہویں تاریخ کی رات، بمطابق پرابھوا برگوت کوڈ [ہندو باہستیا چکرا] کے چالیسویں سال [اسد الہی فوج نے ہری پنڈت پھڑکے کی فوج پر دوبارہ شبنون مارا اور خدا تعالیٰ کی مدد سے مہراتوں کے تمام لشکر کو غارت کر دیا۔

سال بسد کے رحمانی مہینے کی چوبیسویں تاریخ، بمطابق پرابھوا کچھر [ہندو باہستیا چکرا] کے چالیسویں سال [حیدری فوج نے بہادر بندہ کا قلعہ فتح کیا۔

۵۲

سال بسد کے رحمانی مہینے کی ۲۴ تاریخ ، دوہا تقویم کے چالیسویں سال ، بھادر ہندہ
 کے قلعے پر یورش کی بعد فتح حاصل ہوئی اور دست خاص سے نکلے ہوئے ایک تیر نے
 قلعہ ارکاسر قلم کر یا اور قلعہ کے لوگوں نے اطاعت قبول کی۔

۵۳

تعلقہ بنگلور میں باناوار کی طرف، موضع مادوار کے نزدیک لب سامقام پر جو سلطان شاکر کے نام سے مشہور ہے۔

سال شتا کے بہاری مہینے کی چودہ تاریخ، ۸۱۲۱ محمد ﷺ، بمطابق ساوہارن کھمر [یعنی بارہ پچاس چکر کے چالیسویں سال] دن کی پانچ یا چھ گھڑی باقی تھی کہ خدا کے فضل و کرم سے بارش ہوئی اور بارش کے ساتھ ساتھ زمین پر چند پودے اور پھول نکل آئے۔ یہ پھول شکل و صورت میں پھولسری کے مانند تھے۔ چنانچہ بنگلور کے عامل نے چند پھول حضور کی خدمت میں پیش کئے۔

۱۔ بندہ بہادر مرہٹوں کا ایک بے حد مضبوط قلعہ تھا۔ ٹیپو نے اسے سات دن کی یورش کے بعد ۱۳ جنوری ۱۷۸۷ء کو فتح کیا تھا۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے محبت الحسن، صفحہ ۱۱۵۔

۵۴

سال بسد گھسروی مہینے کی اہمارہ تاریخ، بمطابق پرابھوا گھرد [ہندو باہستیا چکرا کے چالیسویں سال۔ ۱۷۸۹ء] سرکار احمدی کی فوج کے اسد الہی دستے نے شاہ نور کے مقام پر ہری پنڈت بھڑکے کی فوج پر شب خون مارا اور اسکو سخت سزا دی۔

۵۵

سال بسد کے ذاکری مہینے کی انیسویں تاریخ کی رات، بمطابق پرابھوا برگوت کود [ہندو باہستیا چکرا کے چالیسویں سال، ۱۷۸۹ء] سرکار احمدی کی فوج کے اسد الہی دستے نے شاہ نور کے مقام پر ہری پنڈت بھڑکے کی فوج پر دوبارہ شب خون مارا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسکے تمام لشکر کو غارت کر دیا۔

۶۵
۵۶

سال بسد کے رحمانی مہینے کی چوبیسویں تاریخ، بمطابق پرابھوا برگوت کود [ہندو باہسپتیا
چکرا کے چالیسویں سال، ۸۹۷ء] احیدری فوج کے حملے سے بہادر بندہ کا قلعہ فتح ہوا۔

۵۷

سال شتا کے حیدری مہینے کی چھ تاریخ، ۸۱۲ھ محمد ﷺ، چراوڑ کے گاؤں کے اس
طرف، منگل کے دن بمطابق ۴ محرم ۱۲۰۵ھ ہجری [۱۳ ستمبر ۱۷۹۰ء]، بے دین
عیسائیوں سے جنگ کے دوران برہان الدین اور لالہ میاں کالڑکا شہید ہوئے۔ دعا ہے کہ
خدا تعالیٰ انہیں مغفرت فرمائے۔

۱۔ برہان الدین۔ ٹیپو سلطان کی فوج کا ایک باصلاحیت اور نڈر کمانڈر جو ۱۳ ستمبر ۱۷۹۰ء کو
ستیا منگم سے سترہ میل دور چراور [چیور] کے مقام پر انگریزی فوج کے کمانڈر فلائیڈ پر حملے
کے دوران شہید ہوا۔

۵۸

سال شتا کے حیدری مہینے کی ۲۸ تاریخ ، ۸۱۲۱ محمد ﷺ [۱۲۰۵ ہجری، ۱۷۹۱ء] ،
رات کی ایک گھڑی باقی تھی کہ فرخی کے آصف اول میر سید محمد کو بے ایمانوں نے دغا
دے کر شہید کر دیا۔

۵۹

سال شتا کے ذاکری مہینے کی پانچ تاریخ، ۸۱۲۱ محمد ﷺ [۱۲۰۵ ہجری، ۱۷۹۱ء] ،
فرخی کے صدور حسین علی خان اور بے دین عیسائیوں کے درمیان جنگ ہوئی اور حسین
علی خان اور احمد بیگ سپہ دار ٹرانکور کے مقام پر زخمی اور قید ہوئے اور سپہ دار غلام محی
الدین شہید ہوا اور منتاب خان اور فرخی کے علاقہ کا نائب آصف تمبر چیری کی
پہاڑیوں کی طرف روپوش ہو گئے۔

۱۔ یہ ۲۹ دسمبر ۱۷۹۰ء کا واقعہ ہے۔ انگریزی فوج کے کمانڈر کرنل ہارٹلے نے کالی کٹ
کے نزدیک ترون گادی کے مقام پر فرخی کے صدور حسین علی خان پر اچانک حملہ کر کے
ایک ہزار سے زائد افراد کو ہلاک اور ڈھائی ہزار کو قید کر لیا تھا۔ البتہ منتاب خان اور فرخی کا

نائب آصف سرکاری خزانہ لے کر تامبر چیری Tamarasscheri کے پہاڑوں کے راستے محفوظ مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

۶۰

ر خوردار عبدالخالق کی رسم نکاح کلپانور کے شہر کے نزدیک جہان سواری خاص رونق افزا تھی ادا کی گئی۔ اس وقت سال سراب کے احمدی مہینے کی آٹھ تاریخ، مولود محمد ﷺ سے ایک ہزار دو سو اور ستر سال [۱ شعبان ۱۲۰۴ ہجری، ۱۶ اپریل ۱۷۹۰ء] اور جمعہ کا دن تھا اور دن کی اٹھائیس گھنٹیاں گذر چکی تھیں۔ اس وقت مشتری سنبلہ کے زیر اثر تھا۔ اس برج عقرب کے تیسرے مقام پر اور زحل اور مریخ برج دلو کے چھٹے مقام پر اور شمس اور زہرہ اور عطارد برج حوت کے کے چھٹے مقام پر، اور زنب برج ثور کے نویں مقام پر، اور قمر برج جوزد کے دسویں مقام پر اور مشتری برج سرطان کے گیارہویں مقام پر۔ ستارے ایک سو پچیس سال کے بعد اس طرح ان برجوں اور مقاموں پر ملتے ہیں۔ اور اس قسم کا اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔

حق سبحانہ تعالیٰ عز شانہ سے دعا ہے کہ یہ رسم مبارک ہو اور بخیر انجام پائے۔

”الہ میاں شہید کے فرزند معین الدین کے نکاح کی رسم کے موقعہ پر دو انگوٹھیاں، جن میں سے ایک لعل اور دوسری زمرد کے نگینوں سے مزین تھیں، بہترین سونے کا ایک ہار، جس میں ہیروں کے دو نگینے لگے ہوئے تھے، ایک مستانی خلعت، مصری اور باداموں کے ایک سو اکثر طباق رسمانہ کے طور پر بنگلور کے قلعہ سے بھیجی گئیں۔ رجب المرجب کی نویں تاریخ کی رات، بمطابق سال شتا کے احمدی مہینے کی دوسری تاریخ ۱۲۱۸ھ محمد ﷺ [ارجب ۱۲۰۵ ہجری، مارچ ۱۷۹۱ء] مذکورہ بالا بر خوردار کی رسم نکاح بنگلور کے قلعہ ار کی لڑکی کے ساتھ سرانجام پائی۔

عربی اصطلاح میں بڑے دنے کو دم کہتے ہیں۔

سید محمد وزیر اعظم نے اس جگہ دستخط کئے تھے۔

تاریخ تماراسچن کے پتوں

۱۸۴۰

۱۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۲۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۳۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۴۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۵۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۶۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۷۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۸۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۹۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔
 ۱۰۔ تماراسچن کے پتوں کی تاریخ ۱۸۴۰ء ہے۔

فارسی متن

کتاب خواب هائے که مابدولت دیده بودم ومی بینم
دریں مر قوم میشوند

۱

معامله بتاریخ غره ماه احمدی شب پنجشنبه شروع سال ۱۰۲۱ یک هزار و دو صد ۰۰۲۱
 هجری [جمادی الثانی ۱۲۰۰ هجری - اپریل ۱۸۶۷ء بروز شنبه] سه ۳ پاس و پنج گھڑی
 شب شدہ بود کہ بر مقام شمس آباد خواب دیدم کہ فوج مرہ آمدہ است و من می گویم کہ
 سردار آنہارا برائے جنگ تنہائی طلب نمود۔ ازو میان سردار مسلمان کہ شریک آنہا بود
 قبول کرد و در میدان جنگ ہمہ فوج طرفین صف بستہ ہر دو طرف استادہ شد۔

بفضل الہی ما بسردار مسلمان کہ شریک کفار بود تنہا جنگ کردیم، بعون اللہ تعالیٰ مشرک
 را از یک ضرب شمشیر کشتیم، ازین بعد رائیس آنہا کہ کودک بود فرار کرد، ماتعاقب او کردہ
 آنرا ہم از یک ضرب کشتیم، و نیز دیگر یک سردار معتبر بود آنرا بہ یک ضرب کشتیم۔ جملہ سہ
 کس را از یک ضرب شمشیر دو پارہ کردم۔ بعد تعقب تنہائی مظفر در فوج خود رسیدم می
 بینم کہ ہمہ سرداران و حیدر صاحب در مکان بلند نشستہ طعام می خوردند و من ماندہ شدہ می
 گویم کہ برائے خوردن آب بیارند۔ ہمہ ہا بعد شناخوانی می گویند کہ حضرت طعام خوردہ
 آب نوشید و در این اثنا یک مرد بزرگ ریش سفید زبد و شیریں بدست آوردہ می گوید کہ
 نخورید۔ من از دست بزرگ مذکور گرفتہ خوردہ می گویم کہ بچو چیز بہتر و مزہ دار گاہی
 خوردہ نشد و خوب مزہ است۔ من از بعد وضو کردہ از سرداران فوج خود پرسیدم کہ فوج
 مقہور را غارت کردہ اند یا نہ؟۔ سرداران فوج حیدری جواب دادند کہ سوائے حکم ما پیش
 قدمی نکردیم و ہمہ فوج کفار با غنیمت در قریہ جات نشستہ است۔ ما فوج خود را معاً آمادہ جنگ
 کردہ روان شدیم و شمشیر از دست آدم گرفتہ بکمر بندم و با سید حیدر و سید غفار و دیگر

سرداران می گویم که مردم خود را درست کرده آماده جنگ باشید که درین میان بیدار شدم
و بس -

[Faint, illegible handwritten text in Persian script, likely bleed-through from the reverse side of the page.]

[Faint handwritten text at the bottom right of the page.]

۲

معاملہ۔ بر روز یکشنبہ شمری بیست و ششم ماہ ذی الحجہ [۱۲۰۰ ہجری۔ ۲۰ اکتوبر ۱۸۶۷ء]
 بہ شب دوشنبہ صبح کاذب بر مقام ایطر تمبھد پور بر کنارہء جوئے کاویری خواب دیدم
 کہ بر جائے بلند ما با مردم استادہ ماہ رمضان المبارک را می بینم بہ نظر ہیچ کس نیاید و
 بظن ما ماہ بسیار بار یک و خوش قطع و گرداگرد ماہ متعدد ستارہ ہائے ثریا بظن آمدہ شد و ما
 ہمہ مردم را خود بینم و میگویم کہ انشا اللہ تعالیٰ فردا عید تحقیقی است۔ و بس۔

یا کریم کار ساز

معامله۔ بتاریخ سیزدهم ماه بهاری سال ۵۱۲۱ هجری قمری [۳ شعبان ۱۲۰۱ هجری - ۲۱
 مئی ۱۷۸۷ء] روز دوشنبه پنج گھڑی روز باقی مانده خواب دیدم کہ بہ نزدیک ملک دہلی
 فرود آمدہ ام و سندھیا سردار مراد با جمعیت خود در آن نزدیکی فرود آمدہ است و یک سردار
 عمدہ از فوج دہلی در آن نزدیکی بود آنرا قول دادہ طلبیدم و سردار مسطور و قطب الدین
 خان روبروئے ما نشسته اند و یک تسبیح کہ ہم روبرو گذاشته اند ما با سردار مذکور می گویم کہ
 شما قسم این تسبیح کہ کلام خدا است خوردن آنوقت ما با شما چیزے خواہم گفت۔ چنانچہ سردار
 مسطور قسم بر تسبیح خورد۔ آنوقت ما می گویم کہ شما با فوج خود و قطب الدین خان با دیگر
 جمعیت سرکار ہر دو کس روبروئے کفار فرود می آئیند و انشاء اللہ تعالیٰ ما بہ دہلی رفتہ بند و بست
 آنجا نمودہ یک بادشاہ را بر تخت نشانده ی آیم کہ در این قوت قوم اسلام است۔ من
 بعد کفار را تنبیہ واقعی خواہم کرد و در این کلمہ و کلام بودم کہ بیدار شدم و ہماں وقت بر
 قرطاس نگاشتم۔

خدا معلیٰ عزت و بس۔

۴

بتاریخ پنجم ماه تقی سال شتا ۸۱۲۱ محمد صلی الله علیه و آله [۱۳ شوال ۱۲۰۵ هجری - ۱۵ جون ۱۹۰۷ء] به شب چهار شنبه چهار گھڑی شب باقی مانده بعد فتح دیوار رام نایر وقت مراجعت بر مقام مدکیس، نزدیک سلام آباد معامله دیده شد۔ کہ شخصے در دو سبوحہ شیر مادہ گاؤ تازہ فلفور دوشیدہ روبرئے ما آورده می گوید کہ این شیر مادہ گاؤ حالاً دوشیدہ برائے صاحب آزرده ام، بسیار شیریں و خوش مزه و روغن دار است۔ ما از دست او گرفته می بینم کہ در شیر تازہ دوشیدہ کف ہا شیر است و زبدہ ہم بسیار پارچہ پارچہ در شیر است۔ ما میگویم این شیر بسیار شیریں و خوش مزه باشد گفته از دست او گرفته بنہادہ ام در این بیدار شدم و نگاشتم۔

یا صادق

بتاریخ شب پست و یکم ماہ زبرجدی [سال شتا؟] کہ مردائے آل سہ شنبہ باشد، بمطابق شب دوازدهم ماہ ذی القعد [۱۲۰۶ ہجری - ۳ جولائی ۱۷۹۲ء] وقت صبح در مقام دارالسلطنت پٹن خواب دیدم۔ کہ بر بالاخانہ کلاں رفتہ می بینم کہ نار جیل دریائی قریب چہل پنجاہ گزاشتہ اند و کوچک آل برابر لیموں و بزرگ آل برابر یک سبوحہ بود ہمہ ہارا از دست کشیدہ پیش خود گزاشتہ ام و ازوں میان یک نار جیل را از دست خود تراشیدہ آب اورا خوردم و بسیار تعریف شیرینیء آب کردہ میگویم کہ آب این نار جیل ہا بسیار شیریں و خوشگوار است و پیش ازیں کہ دوسہ بار نار جیل دریائی خوردہ بودم اما آب مذکور بسیار شور بود تعجب است کہ آب این نار جیل ہا چنین شیریں است، در این اثناء چند زنان اجنبی کہ نشستہ بودند آنہا یک نار جیل کلاں را گرفتہ تراشیدہ و پوست آنرا بر آوردہ سفید کرہ بدست من دادند و عرض می کنند کہ مغز این بسیار شیریں است چنانچہ نار جیل مذکور در دست گرفتہ ام و دیگر نار جیل ہا پیش رو بودند کہ از خواب بیدار شدم و باز خواب نکردم۔

یار حیم

بتاریخ شب بیست و چهارم که فردائے آل شنبه باشد [۲۴ ذی القعد ۱۲۰۶ هجری - ۱۳
 جولائی ۱۷۹۲ء] خواب دیدم کہ شخصے مرد بزرگ آمدہ بدست یک سنگ بلور کلاں آور
 دہ دادہ می گوید کہ کان این در کوه حضرت مخدوم جہانیہ است کہ کوه مذکور نزدیک
 سلیم است چنانچہ مردم معتمد فرستادہ خبر گرفتہ کہ تحقیقاً کان بلور در کوه مذکور است۔

۷

بتاریخ شب ہفتدہم ماہ خسروی سال سراب ۱۲۱۱ھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۵ جمادی الاول ۱۲۰۳
 ہجری۔ ۱۱ فروری ۱۸۹۷ء بروز چہار شنبہ] بر مقام سلام آباد خواب دیدم کہ فوج سرکار
 احمدی بہ قلعہ مورچہ کردہ است۔ و در آن قلعہ قبائل نظام علی خان و پسر بسالت جنگ
 است و مردم قلعہ قول می خواہند و مابدولت بیتر یہائے خوب خوب تیار کردہ ام و کار
 فرمائی مورچہ می کنم کہ در این اثناء بیدار شدم۔ در وقت مقامات پیش از روانگی قطب الدین
 خان و علی رضا پیش نظام علی خان دیدہ شد۔

بتاریخ پنجم ماه راز ثمری سال شتا - بمطابق سیوم شوال ۸۱۲۱ محمد صلی اللہ علیہ وسلم روز
 --- ساوہار نسخہ پندرہ روز پنجشنبه [۱۲۰۴ ہجری - ۱۶ جون ۱۷۹۰ء] بمقام سلام آباد وقت
 مراجعت بدار السلطنت پٹن معاملہ دیدہ شد کہ دو شخص بندہ مشائخ باہم برادر با
 سامان و سرانجام آمدہ اندومی گویند کہ مابیان موافق حکم حضرت بندہ نواز آمدہ ام و
 از حضور خود تبرکات عنایات فرمودہ اند۔ گرفتہ غلاف کعبہ و مدینہ منورہ و درگاہ
 حضرت بندہ نواز و کلام اللہ و نبات و تبرکات را گرفتہ بر سر نہادہ و کلام اللہ را واکردہ
 دیدم کہ بسیار خوش خط است و بر ہر صفحہ قرعان نام خوش نویس علیحدہ علیحدہ نوشتہ
 است و بر چند صفحہ نام حضرت بندہ نواز و دیگر بزرگان مرقوم است
 و ہر دو مشائخ می فرمائند کہ کلام اللہ از خط بسیار بزرگان و خوش نویسان است حضرت
 بندہ نواز ہمیشہ در طلاوت این قرعان [قرآن] بزرگ راداشتہ بودند و بسیار از مہربانی کلام
 اللہ خاص عنایت فرمودہ اند و خودہا از اولاد حضرت بندہ نواز ہستیم میگویند و ما بدرگاہ
 حضرت بندہ نواز رفتہ فاتحہ میگویم و گرد درگاہ تصدق میشوم و چند آیہ و غیرہ حروف
 خوشخط کہ بر دروازہ درگاہ نوشتہ اند می بینم کہ در این اثنا بیدار شدم و بہ سہ ۳ پاس روز
 بنام حضرت بندہ نواز بریازدہ دک نبات پختہ فاتحہ خواندم۔

بتاریخ شب سیوم ماه ثمری که شب آخر رمضان باشد که فردائے آل عید رمضان المبارک بود سال شتا ۸۱۲۱ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۲۹ رمضان ۱۲۰۵ ہجری - اجون ۱۷۹۱ء روز بدھ] بر مقام بیرون سلام آباد در لشکر وقت مرا جعت

از ملک فرخی خواب دیدہ شد کہ مبدولت برائے شکار فیل رفتہ دوسہ گلہ افیال کہ قریب دو صد باشد مثل گو سپندان از صحرا [صحرا] آوردہ۔ ازان بہتر بہتر فیلان را چنیدہ گرفتہ ہما نوقت فیل بانان را سوار کردہ باقی مادہ فیل و پچہ ہا را در صحرا [صحرا] گذاشتہ ام و افیال گذاشتہ دم نکرده ہمانجا میگردند۔

ما بعد افیال صید کردہ ہمراہ گرفتہ بفرو دگاہ آمدم، می بینم کہ روبرائے بارگاہ دو فیل سفید و دو اسپ با چند پیادہ، نیز ا و تفنگ دار از جائے آمدہ برائے سلام استادہ اند و ما ہم استادہ شدہ پرسیدم کہ شمایان از کجا آمدہ اند آنہا عرض رسانیدند کہ از سرحد ملک سرکار ہمراہ وکلای بادشاہ چین آمدہ ایم۔ بعد داخل دولت سرا در دیوان عام نشستہ حکم فرمودیم کہ وکلای چین محضور آرند چنانچہ ہر دو وکیل چین باہر دو فیل سفید و دو اسپ حاضر حضور شدند، بہ آداب گاہ رسیدہ و آداب بجا آوردہ، پیش از آمدن آنہارا عرض بیگی بر مثل وکلاء استادہ کردہ دیدم ہر دو شخص پیر مرد سفید ریش اند حکم نشستن دادہ بعد ازان کیفیت خیرت بادشاہ چین پرسیدہ موجب آذن شان دریافت کردم۔

آنہا عرض کردند کہ سوائے مطلب ازو یاد دوستی نوع دیگر نیست۔ من بعد ہر دو فیل و

اسپ طلب داشتم و ہر دو فیل را گردانیدہ دیدم و گفتم کہ در ملک شما آئیگر فتن افیال چه طور
 است و طور شکار کردن ما این است کہ از سحرا گلہ فیلان را آورده ازان میان سحرا اکہ بہتر
 باشند آنرا گرفتہ باقی در سحرا برائے چراگاہ برمی دہم۔ چنانچہ امروز کہ صید شدہ است بہ
 بینید، گفتمہ حکم کردیم افیال صید امروز حاضر کنند۔ چنانچہ سہ چہار فیل کہ صید شدہ
 بودند آنہارا آورده و روبروئے وکلاء گردانیدہ نمودہ گفتم کہ بادشاہ چین از راہ محبت و
 دوستی کہ این فیل واسپ کہ فرستادہ اند بسیار بہتر است و در دوستی چین رسم خوش
 آیند است و در سرکار احمدی یک فیل بسیار سفید است و مقدم دوستی بر روزگار یادگار
 میباشد چنانچہ پیش از سہ چہار ہزار سال بادشاہ چینیک فیل سفید و یک اسپ و کنیرک کہ بہ
 سکندر بادشاہ کہ فرستادہ بودند۔ این ذکر در سکندر نامہ حضرت نظامی نوشتہ است۔ بعد آن
 ہیج کسے نفرستادہ باشد مگر حال برائے سرکار احمدی فرستادہ اند گفتمہ و بروکلاء بسیار نوازش با
 ساختم و وکلاء مذکور بسیار مرد دانہ و جہاں دیدہ بودند آنہا نیز عرض کردند کہ سوائے
 بادشاہ سکندر و حضرت دیگر را فیل سفید اہل چین نفرستادند۔ دریں عرصہ صبح صادق و
 بیدار شدم۔

یار حمیم

بتاریخ بیست و نهم ماه حیدری [سال شتا ۸۱۲۱ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۳۰ ر محرم ۱۲۰۶ ہجری - ۲۹ ستمبر ۱۷۹۱ء] روز پنجشنبه وقت صبح در مقام پٹن پیش از جنگ مراٹھ معاملہ دیدہ شد کہ بندہ در گاہ کبریائی بر فیل سوارو با چند اخیال سوار و اسپ سواران بطور سیر عبور ندی نموده آنطرف ندی رفته است و در ندی آب بقدر یک آدم خیرے کم است و بعد عبور آب برائے خشک کردن پارچہ ہا استادہ اند و ما از فیل فرود آمدہ استادہ ام و در این میان یک فیل خالی کہ نزدیک فیل خاص استادہ بود ہر دو فیل قصد جنگ کردہ و جنگ نساختہ اند و در خاطر رسید کہ بر کنارہ ندی یک گریوہ کہ نزدیک بود از اندیشہ فیل خواستم کہ بر آل سوار شوم و بہ قدم آہستہ نزدیک گریوہ ر قتم دیدم کہ گریوہ مذکور راہ بالا بر آمدن ندارد، خواستم کہ بمہر عنوان بالا باید رفت، غرض قصد کردہ یک بار سوار شدم و چند قدم رفته کہ باز واپس چند قدم شدم۔ من بعد من بعد [قذا] باز قصد کردم و بسیار از محنت بالائے کوہ سوار شدم و بر قلہ [قلعہ] کوہ ر قتم از شمر ماندگی در اطراف و جوانب نمی بینم و روبروئے مایک دروازہ کوچک نظر آمدہ و محنت اندرون رفتن کر؟؟؟ یک مرد بزرگ سلام و علیک کرد و طلبیدند و نشستم و بسیار لطف ساختند نوازش می کنند و روبروئے مرد بزرگ یک درویش دست بستہ استادہ است و جائے بسیار مصفا و بسیار بلند است کہ گویا جہان نما است۔ مارا حیرت است کہ عجب اتفاق و عجب مرد بزرگ ہستند کہ درین اثناء از خواب بیداری شد۔ در مقام پٹن پیش از جنگ مراٹھ۔

بتاریخ دہم ماہ مقرر شمری [سال شتا ۸۱۲۱ محمد] ۷ شوال ۱۲۰۵ ہجری۔ ۹ جون ۱۹۷۹ء [روز چہار شنبہ] بر مقام نظر آباد وقت مراجعت از ملک فرخی بقصد جنگ نصاریٰ و نظام علی و مراۃ کہ از مکان مذکور بنا بر قواعد فوج و ضابطہ لشکر کہ بفاصلہ نیم گروہ فرود آمدہ بودیم در آنجا خواب دیدہ شد۔ بہ شب پنج شنبہ کہ صبح آں پنجشنبہ بود قواعد نیز همان روز شد من دیدم کہ شمشیر بسیار بہتر از نگر آمدہ است آنرا از دست گرفتہ از نیام کشیدہ تعریف می سازم کہ در این اثناء مردم شور کردند کہ خرس می آید۔ مابدولت استادہ شدہ دیدم کہ خرس کلاں می آید چونکہ نزدیک رسید با دست شمشیر زدم در یک ضرب دست گردن خرس بریدہ شد و دست دیگر کہ زدم وہان خرس بریدہ پارہا شدہ جدا افتاد۔ من بعد محمد رضا نیم باش را کہ در اثنائی راہ انطرف نزدیکتجن کورو کہ برائے زدن خرس ہا گذاشتہ آمدہ بودم نامبرودہ حاضر شد۔ آنرا پرسیدم کہ چند خرس زدے میم باش ایطور؟۔ عرض میکند کہ چہار خرس را زدم و یک خرس زخمی شدہ رفت و درین عرصہ بیدار شدم کہ صبح صادق بود و بعد فراغ طعام نہضت یک گروہ ° ° ° برائے قواعد شد چنانچہ بعمل آمدہ و در وقت قواعد میم باش مذکور آمدہ عرض کرد کہ دو خرس را از پوست بر آورده آوردم و دیگر خرس زخمی شدہ در غار رفت۔

بتاریخ پست و کیم ماه حیدری سال بسد و از حساب زر و مطابق پرا بھوا سمجھر سال چہلم از
دوہا [۱ ذی الحجہ ۱۲۰۱ ہجری - ۱۳ ستمبر ۱۷۸۷ء بروز جمعہ] بر مقام ایطرف
ندی تمھد ہا معاملہ دیدہ شد کہ روز حشر است ہیچ کس ہیچ کس نمی پرسد در آن حالت مرد
عرب بسیار قوی ہیکل جسم، منورہ چہرہ و سرخ موئے ریش و بروت دارد آمدہ است و
دست گرفتہ می گویند کہ شما مارا می دانند کہ کیستم؟ ما گفتیم کہ حرفاً نمیدانم آن زمان فرمودند
کہ من مرتضیٰ علی ہستم۔ و پیغمبر خدا فرمودہ اند وی فرمائند کہ بغیر شما قدم خود در بہشت
نخواہم نہاد و انتظار شما خواہیم کرد و باشاد در بہشت خواہم رفت و من خوش شدم و بیدار
گشتم خدا قادر و پیغمبر خدا شفیع ہستند و بس۔

پیش از شب خون کردن بر مراة^۱ بر مقام شاه نور که فوج سرکار احمدی بر مقام نهر دیوگری
 فرود آمده بود که بتاریخ ششم ماه حیدری به شب پنجشنبه سال بسد - [۴ ذی الحجہ
 ۱۲۰۰ هجری - ۲۸ ستمبر ۱۸۶۷ء] معامله دیده شد که در مجلس ما مرد جوان خوش شکل
 اجنبی آمده نشسته است و ما با او استهزا میکنم با این ترکیب که کس که بازن تمسخر کند و نیز
 در دل خود می گویم که عادت مانیت که باکس تمسخر نمایم - در این میان جوان مسطور
 بر خواسته چند قدم رفته باز گردیده از زیر دستار موی سر خود را بیرون کرده گذاشت و
 بند جامه را وا کرده سینه خود را عریان کرده نمود وی بینم که زن است - باز نامبرده را طلبیده
 نشانیده می گویم که پیش ازین ما را ترا مثل زن از قیاس دریافته تمسخر گری نمودم حالاً
 یقین شد که تو زن بود که لباس مرد پوشیده بودی غرض قیاس خوب کار کرد - درین
 گفت و گو صبح صادق شد و بیدار شدم و پیش دیگر مردم اظهار خواب و تعبیر کردم که انشاء الله
 تعالی این مراة^۱ با لباس مردم پوشیده اند در حقیقت زن صفت هستند - بفضل الهی با
 عانت حضرت رسالت پناهی بتاریخ هشتم ماه و سال مذکور بروز صبح شنبه شب خون بر
 فوج کفار شد چنانچه من خود اول در فوج کفار سه گنان با دوسه صد جوان چنین داخل فوج کفار
 تاخیمه هری پنڈت بھر که رقتم و همه با مثل زنان فوج کفار نظام گرفت

بتاریخ هشتم ماه جعفری سال شتا - ۸۱۲۱ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۵ ذی الحجہ ۱۲۰۵ ہجری - ۵ اگست
 ۱۷۹۱ء بروز جمعہ] بمقام دارالسلطنت پٹن در دریا باغ معاملہ دیدہ شد کہ جائے بہ
 نزدیکے تراکیم اشجار جنگ بانصارے شد وہمہ فوج نصارے متفرق شدہ فرارے شدند و
 بفضل الہی فتح فوج سرکار احمدی شد۔ و ناسر دار کفار باچند نصارے در یک خانہ کلاں رفتہ
 دروازہ را بستہ اند۔ و ما با مردم میگویم چه باید کرد، مردم ظاہری سازند کہ دروازہ باید شکست
 کہ پا خانہ کہ رنگین است خراب نشود و ما می گویم کہ خانہ خستہ و پختہ است، لہذا دروازہ را
 آتش دادہ و سوختہ ہما نصارا را از سلک تفنگ باید کشت۔ درین میان صبح و بیداری شد
 بفضل الہی ہم چنین بوقوع خواهد آمد۔

بتاریخ بیست و چهارم ماه واسعی سال دلو ۱۲۰۰ هجری [۱۸۶۷ء] - بر مقام
دیوگری خواب دیده شد که کار بسیار خوب و جوهر دار و دسته آن ازدندان ماهی و سر
دسته از عقیق سرخ است در دست گرفته تعریف کرد و با جز تھان خلعت به سوتے صاحب
نامی مشائخ بگلور را دادم و میر معین الدین میگویند که این کار بسیار بهتر است مایرون
رفته از سوتے صاحب زر داده گرفته به رومال خود خواهم بست و من می گویم که قبضه شمشیر
سنگ بستم بشما خواهم داد در این اثناء بیدارے شد وقت صبح بود۔

بتاریخ پست و سیوم ماه جعفری [اگست ۷۸۷ء] روز پنجشنبه بر مقام ہر تلہ آطرف منجن کور
 وقت قصد جنگ نصارے بے دین خواب دیدہ شد کہ در خانہ پٹن وقت شب نشستہ ام و
 مردم می گویند کہ برف و سرما مثل ابر منجمد شدہ می آید و ازین سرما مردم ہلاک خواہد شد
 چنانچہ مایگویم خدا فضل خواہد کرد۔ وقتیکہ ابر سرما نزدیک رسید ما ہم در عطاق رفتہ نشستیم و
 اندرون عطاق یک مار بود آنرا زوم بیرون بر آمدہ می بینم کہ یک شیر کلاں است
 میگر سخت ماب دست خود تفنگ گرفتہ قدرے تعاقب کردہ در سنگلاخ و زمین پختہ از تیر
 تفنگ شیر را زوم و می بینم کہ ہماں ابر می آید و منم استادہ می بینم کہ ابر نزدیک رسیدہ مثل
 باران رحمت می بارد و در باران گل موگرہ کلاں کلاں و از دیگر گلہائے کوچک سحرانی غنچہ ہا
 بستہ شدہ می بارد و مای گویم کہ حق سبحانہ تعالیٰ عز شانہ در رحمت گل ہائے خوب
 خوب مرحمت فرمودہ است و میفرماید۔ دریں خوشی بودم کہ بیدار شدم و صبح گردید۔ حق
 تعالیٰ فضل خود سازد۔

بتاریخ ہشتم ماہ جعفری سال سراب ۱۲۱۱ھ محمد روزہ شنبہ [۲۹ ذی القعدہ ۱۲۰۴
 ہجری۔ ۱۰ اگست ۱۷۹۰ء] بمقام سلام آباد پیش از قصد گرفتن دیوارام نائیر وبعد
 نماز مغرب مناجات کرده شد کہ الہی در کوه کفار ان دار الحرب مانع سوم و سلات [صوم و
 صلوٰۃ] اند و آنہارا بیک قلم مشرف بہ اسلام ساز تا دین پیغمبر تو قوی گردد و ہم در آن
 شب در خواب وقت صبح دیدہ شد کہ از راه تراکم اشجار و کتک گذشتہ لشکر سرکار احمدی فرود
 آمدہ است در میان براہا نزدیک خیمہ گاہ دیدہ شد کہ یک مادہ گاؤ بمعہ بچہ بمثل شیر
 کلاں بیری و در صورت و دندان وغیرہ بطور شیر است و ہر دو پائے پیش مثل گاؤ و ہر دو
 پائے عقب ندارد از پاہائے پیش چوئے حرکت می کند بجز ازیت می رساند ما خوب
 ملاحظہ کردہ بہ لشکر رسیدہ چند مردم را تا کید کردم کہ تیار شدہ بیاید کہ تا انشا اللہ
 تعالیٰ رفتہ آن مادہ گاؤ و شیر صورت را بمعہ بچہ چوزنگ زدہ از دست خود پارہ پارہ
 میکنم گفتہ اسپان طویلہ خاص دیدہ حکم فرمودم کہ دو اسپ خاص نیلہ را زود زین بستہ
 تیار کردہ بیارد و در این صبح صادق شد و بیدار گرفیدم و تعبیر آل ہما وقت بر خاطر
 گذاشت کہ کوه مثل مادہ گاؤ بچہ دار بشکل شیر است بفضل الہی و ہمتہ و اعانت حضرت
 رسالت پناہی بسہل مکان مسطور مفتوح خواهد شد و ہمہ نصارے بے دین قتل خواهد کرد و
 پائے عقب کہ ندارد، یعنی مکہ او بیچ کس نخواہد کرد و بہ بیچ مسلمان را از دست ازیت او
 نخواہد رسید بحون اللہ تعالیٰ

بفضل الہی در ماہ بہاری سال شاد ۳۲۲۱ مولود محمد از نہم تا پانزدہم [مطابق ذی القعد
۱۲۰۹ ہجری۔ مئی ۱۹۵۷ء] دو معاملہ دیدہ شد۔

اول اینکہ یک مردے آمدہ چند ز مرد بہتر و برنگ قسم اول و در کلان بے مثل قد تارنج
آوردہ بدست ما دادہ است و ما میگوئیم در ریاست ما ایقدر کلان ز مرد نبود فضل الہی
شامل حال است کہ این قدر کلان کلان ز مرد حق تعالی عنایت فرمودہ است و وقت
صبح بود بیدار شدم۔

خواب دو نیم این است

بر کویز - یعنی بر دروازه بت خانه که مینار است بر آل کفار ان برائے روشنی سرچوبها بلند
 بسته بر آل روشنی کردند - مجرد آن روشنی خاموش شد و چوبها از بالا افتادند و کویز هم
 خود خود افتاد و چنین آواز شد که تمام عمارت در لغزش شد و بنده درگاه الهی هم سر اسیمه شده
 بیرون عمارت آمده می گوئیم که آدم هالفو بر آید خبر بگیرند که نزدیک آل بت خانه مردم
 بسیار بودند - از احوال آنها دریافت نمایند و مردم رفته خبر آورده که کویز افتاده و
 مردم نزدیک آل خیر اند و در این عرصه صبح شد و بیدار شدم -

بتاریخ بیست و نهم ماه جعفری سال شاد ۳۲۲۱ مولود محمد صلی الله علیه و آله بمطابق بیست و هشتم ماه محرم [۱۲۰۸ هجری - ۵ ستمبر ۱۷۹۳ء] بروز پنجشنبه وقت صبح معامله دیده شد که با جماعت گشته نماز صبح ادا نموده هابا نشسته اند. و سید علی قاضی و عبدالرحمان مولوی میگویند که در یک جلسه ختم سی حرفی باید خوانند بسیار فضیلت است و ما قبول کردم و میگویند که یکصد اسم باید خوانند. ما میگویم که من هم شریک هستم از ما بدیر نشستن نمیشود سوائے مایک صد اسم را مقرر کنید و ما هم شریک ایم چنانچه مقرر کردند و از حرف میم شروع کردند و وقتیکه ختم شروع شد من هم شریک ام و سوائے ختم خوانان دیگر مردم هال وقت یک طرف نشسته طعام می خورند. و وقتیکه برائے نماز میر قتم از جسر، یعنی پل عبور کرده باها مردم میر قتم آن زمان یک مهرت سیاه فام و جسیم خالی دست روبروئے ما آمده و مجرد دیدن او ما خنجر کشیدم و می گویم تو کدام است بگو. آنکس میگوید که خود نوکر دهنده جی ام و خانه سامان آورده ام. زر طلا و نقراء آورده ام بگیرند و مارها کنند. ما می گویم که تو تا ادائے نماز بنشین. و بعد فراغ نماز خواهم گفت. چنانچه او نشسته بعد فراغ نماز غلام علی صدور آمده عرض کرده که این کس در خانه ما فرود آمده و ما می گویم شما خبردار باشید که این بسیار دزد است و اسپ شما گرفته خواهد گرفت و نیزه او کافر میگویم که زر آورده در سر کار خدا داد برسان و تو خوب دریافت کن که همچو بد ذات را اگر بجزارم یک عالم خراخواهد شد و در این عرصه بارش هم بسیار بارید و باهم در این حال بیدار شدم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بتاریخ پست و پنجم ماہ ربانی سال راسخ - ۲۲۱۱ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [ارمضان ۱۲۰۷
ہجری - ۱۲ اپریل ۱۹۳۳ء بروز یکشنبہ بوقت چہار گھڑی روز باقی ماندہ بود معاملہ
دیندہ شد کہ دیوان نظام علی خان آمدہ است و شکل او این است کہ دردہان دندان ندارد و
بہ ریش خزاب کردہ و در خواست کمک می نماید و بندہ در گاہ الہی این جواب میدہد کہ خوب
حالا شما فرود آید با مشیران مشورہ نمودہ جواب خواہم گفت گفتہ آنرا برائے فرود آمدن
بیرون قلعہ روانہ کرد۔ میگویم کہ بالہینہا شخص دلاسا باید کرد۔ اول از طرف پونہ والہ
در خواست کمک کردند و حالا اینہا در خواست میکنند اینہا را اعتبار ندارد در این عرصہ بیدار
شدم۔

بتاریخ ہشتم ماہ ذاکری بہ شب سہ شنبہ کہ روز فردائے آن چہار شنبہ باشد سال
 حراست - ۲۲۲۱ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمطابق ہفتم ماہ جمادی الثانی سن الیہ [۱۲۰۹
 ہجری - ۳۰ دسمبر ۱۹۹۲ء] وقت صبح معاملہ دیدہ شد کہ یک بت خانہ است کلاں و
 عقب آل قدرے شکستہ است و در آل دیر چند بت کلاں کلاں نشستہ اند و مابدولت باچند
 مردم دریں بت خانہ رفتہ می بینم و بت ہا مثل آدم می بینند و چشم آنها حرکت می کنند و ما
 بدولت میگویم کہ تعجب است کہ چشمہائے بتاں مثل زندہ حرکت میکنند چہ سبب باشد
 گفتہ نزدیک آنها رفتم و در آخر صف بتاں یک دو زن بت است و ازان یک زن از
 میان ہر دو زانوئے خود ساری بر آورده می گوید کہ خود ہا زن ہستیم و دیگر بتاں بشکل مرد
 و بصورت مختلفہ ہستند و میگویند خود ہا از مدت یاد حق میکنم خود را پرورش باید کرد۔ من می
 گویم کہ خوب است شما بچنان در یاد حق مشغول باشند گفتہ حکم بہ مردم کردم کہ مکان
 شکستہ اینہارا درست کردہ بدہند دریں اثناء بیدار شدم۔

۲۳

بتاریخ غره ماه خسروی سال شاد ۳۲۲۱ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۲۳ شوال ۱۲۱۰ ہجری
 - ۱۴ مئی ۱۷۹۵ء] بعد پنج گھڑی روزبر آمدہ محمد علی خان نمکرا ام بادشاہی فوت شد۔ تاریخ
 نمیدوی اشونج پر تھنی پدا بروز سہ شنبہ بود۔

۲۴

بتاریخ پانزدہم ماہ خسروی سال شاد ۳۲۲۱ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۸ ذی القعدہ ۱۲۱۰ ہجری۔
 ۲۸ مئی ۱۷۹۵ء] بروز سہ شنبہ بوقت شام سریمتی سوائے مادھوراؤ مرد و بہ
 دوازدهم ماہ مذکور بروز یکشنبه وقت دوپہرا زبالا خانہ مادھوراؤ پون پائیں افتاد۔

۲۵

در عرضی سید غفار میر میران مر قوم بود و عرضی مذکور بتاریخ ششم ژاکری سال حراست [۹
 جمادی الثانی ۱۲۱۱ ہجری، ۱۰ دسمبر ۱۷۹۶ء روز جمعہ] رسید نوشته بودند کہ بتاریخ

دو روز ہم ماہ دینی سال حراست ۴۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش از نماز صبح روز جمعہ بطرف قطب سمت حیدرآباد ستارہ کلاں تریا شعلہ عظیم با آواز درخش مثل شہاب کلاں افتادہ معلوم میشود یک دشمن سرکار خدا دانا بود شدہ۔

۲۶

بتاریخ دہست و دوم ماہ ذی الحجہ ۴۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطابق ہشتم ماہ تقی سال مذکور [۱۲۱۰ ہجری۔ ۲۸ جون ۱۷۹۶ء روزہ شنبہ] از عرض اخبار نویس دہلی معلوم شد کہ در تاریخ نهم ماہ صفر ۱۲۱۰ ہجری [۲۵ اگست ۱۷۹۵ء روزہ شنبہ] در بنارس کہ تصرف انگریز است اول آتش و بعد ازاں خون بارید تمام شہر سرخ شد۔

۲۷

بتاریخ دوازدهم ماہ جعفری سال حراست ۴۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [مطابق اربع الاول ۱۲۱۱ ہجری۔ ۳ ستمبر ۱۷۹۶ء] بروز و شنبہ وقت صبح معاملہ دیدہ شد کہ بندہ در گاہ کبریائی بر فیل سوار شدہ میر و دو در باغ انبہ رقم و برد درختان دیدم خوشہ ہائے انبہ بسیار است و فی انبہ بقدریک دست دراز و کند بسیار و ہم انبہ مدور کہ بقدر نار جیل تراست انبہ ہار دیدہ بسیار خوش

شدم و انہمہائے کلان کلان بسیار از درختان چنیدہ در عمادی فیل روبرو خود بر کردہ ام و در
درختان میگردم و در این اثناء بیدار شدم۔

۲۸

بتاریخ دوازدهم ماہ بہاری سال حراست ۲۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [مطابق ۶ ربیع الاول
۱۲۱۰ ہجری۔ ۹ ستمبر ۱۷۹۶ء] بہ شب پنج شنبہ کہ فردائے آل جمعہ باشد بندہ در گاہ
اللہ بروقت صبح چنان معاملہ دیدہ شد کہ در حضور عرض شد کہ ہیک فرنگی عمدہ فرانسسی آمدہ
است و ما اور اطلبیدم و فرنگی مذکور آمد و قتیکہ فرنگی بحضور آمدہ آن زمان آن را دیدہ بر خواستم و با
او معانقہ کردم و نشاندم و بعد از ان خیریت دریا فتم و نصار اند کور میگوید کہ خود برائے نوکری
سرکار خداداد با دو ہزار فرنگی آمدہ ام و ہمہ فرنگیاں را بر کنارہ دریا فرود آوردہ حاضر شدہ ام و
مابدولت میگویم کہ بسیار خوب شد در انجا ہم بفضل الہی ہمہ اسباب جنگ تیار اہل اسلام
قوم قوم مستعد جہاد ہستند دریں عرصہ صبح شد بیدار شدم۔

۲۹

بتاریخ چهاردهم ماه بهاری سال حراست ۲۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [مطابق ۸ ربیع الاول ۱۲۱۰ ہجری۔ ۱۱ ستمبر ۱۷۹۶ء] بہ شب شنبہ معاملہ دیدہ شد کہ اسد علی خان آمدہ عرض میکند کہ خود ملک کڑپہ را تسخیر کردہ آمدہ ام اگر حکم شود با چہار ہزار سوار نوکری میکنم صلی اللہ علیہ وسلم و ما بدولت میگویم کہ بہتر است اما برائے نوکری چہار ہزار سوار چیزی پیشکش سالیانہ بدہند درین عرصہ صبح شد بیدار شدم۔

۳۰

بتاریخ سیوم ماه رازی [راضی] مطابق غره ماه شعبان ۲۲۲ مولود محمد [اشعبان ۱۲۱۱ ہجری۔ ۳۰ جنوری ۱۷۹۶ء] بروز دو شنبہ بہ شب سہ شنبہ در دار السلطنت معاملہ وقت صبح چہین دیدہ شد کہ رگھنات راونامی وکیل مرا تہ کہ سابق آمدہ بود آنکس حاضر است و میگوید خبر رسیدہ است کہ انگریز در ولایت بسیار شکست یافتہ است و ملک ہنگالہ خود خود گزارشتہ میرود۔ بعد استماع تقریر او مابدولت گفتم کہ خوب است فوج فرستاد در زیر سرکار خدا داد آوردہ خواهد شد کہ انشا اللہ تعالیٰ از ملک ہند نصارے را بر آوردہ خواهد شد۔

بتاریخ بیست و نهم ماه رازی [راضی] مطابق بیست و هفتم شعبان ۴۲۲ مولود محمد
 [۱۲۱۱ هجری - ۲۵ فروری ۱۷۹۷ء] بر مقام تاجر کور برائے شکار سواری خاص متوجه بود و
 همان زمان برائے تیاری قلعه مذکور حکم فرموده و نام قلعه الہ باد نهادہ شد در آن
 تاریخ وقت صبح معاملہ دیدہ شد کہ مبدولت برائے حج رفتہ ام وقتیکہ اندرون حرم کعبہ شدم
 یک شخصے معتبر عمدہ عرب آمدہ مار اندرون خانہ کعبہ برد و میگویند کہ چنین نماز کنید و
 ما مطابق گفتہ مشارالیه نماز کردم و بعد ازاں میگویند حجر الاسود کہ در دیوار پست است آنرا
 بوسہ دہید و ما آن سنگ را بوسہ دادم و آن سنگ سیاہ در دیوار طولانی مربعہ بست بود و ما وقت
 بوسہ دادن سنگ بسیار خوش شدم۔ و با ادب بوسہ دادم و اندرون خانہ کعبہ کہ جائے خورد
 است و در آنجا یک صندوق است شخص مسطور میگویند کہ در آنجا دستاری کہ گذاشتہ است
 این دستار بہ شما از طرف خدا عنایت است بگیری نگفتہ از صندوق دستار بر آوردند و بدست ما
 دادند و یکطرف او و یکطرف ما گرفتہ واکرودہ دیدم کہ دستار زرین . و بسیار پر تکلف است
 بعد ملاحظہ ہماں طور با احتیاط بستہ در صندوق گذاشتہ گرفتیم و بعد ازاں بیرون بر آمدم بزرگ
 مذکور میگویند در آنجا یک بت است و باو مسخری کنید و سنگ زنید۔ موافق گفتہ او شان سنگ
 زوم و باز زیارت دیگر بزرگان میکنم کہ در این عرصہ بیدار شدم۔

۳۲

دردار السلطنت بتاریخ شب دوشنبه که فردائے آل دوشنبه و دویم ماه ذاکری سال ساز
 ۵۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطابق سیوم ماه جمادی الثانی ۱۲۱۱ ہجری۔ ۳ دسمبر ۱۷۹۶ء با
 شب معاملہ دیدہ شد کہ در سہ طبق نقرہ خورمائے تازہ کہ آنرا رطب خوانند آورده روبرو
 گذاشته اند و دانہ ہائے خورما برابر یک یک دست و ہمہ تازہ و پراز شیرہ است و میگویند کہ در
 باغ تیار شدہ است دریں میان بیدار شدم وقت صبح بود۔

تعبیر این خواب بندہ در گاہ اللہ ہر چنین کرد کہ بفضل رحیم کار ساز دولت و خانہ ہر سہ کفار
 بدست خواهد آمد و بتاریخ سیوم ماه مذکور خبر آمد کہ نظام علی مرد۔

۳۳

بتاریخ مجدد ہم ماہ ذاکری سال ساز ۵۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمطابق شانزدہم ماہ جمادی
 الثانی ۱۲۱۲ ہجری۔ بروز چهار شنبہ [۶ دسمبر ۱۷۹۶ء] دردار السلطنت معاملہ دیدہ
 شد کہ بوقت صبح در میان سرکار خدا داد و نصار جنگ واقع است بر گریوہ بندہ در گاہ استادہ ا

ست و فوج ہم بر ہماں گریوہ استادہ است ہمہ مردم میگویند کہ مارا بنا بر سر کردن تفنگ
حکم شود انشا اللہ تعالیٰ نصارا را از ملک ہند برمی آریم و دریں عرصہ بیدار شدم۔

۳۴

بتاریخ بیست و یکم ماہ ذاکری سال ساز ۵۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمطابق نوزدہم ماہ جمادی
الثانی سن یجزارد و صد و ازدہ ہجری ۱۲۱۲ ہجری [۲ دسمبر ۱۷۹۹ء]۔ بروز شنبہ در
دارالسلطنت معاملہ دیدہ شد کہ بندہ در گاہ در مجلس بزرگان رفتہ می پند کہ ہمہ بزرگان
پنجاہ شصت نشستہ اند و ہمہ باسلام و علیکم کردند و می بینم کہ در میان صاحبان مذکور عطا اللہ
شاہ صاحب نشستہ اند و مرا طلبیدہ و من روبروئے شان نشستہ ام۔ می گویند کہ شما تفنگ
بگیرند و من جواب دادم کہ صاحب من مردم سپاہی ہستم و پیش ہر کہ تفنگ و غیرہ اصلحہ
باشد ازاں من است از پیش ہمہ با خواہم گرفت و در ایں میان بیدار شد۔

۳۵

بتاریخ بیست و پنجم ماہ رحمانی روز جمعہ کہ شب آل شب شنبہ باشد ۵۲۲ مولود محمد

معاملہ دیدہ شد بوقت صبح یک دستار سبز محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ تعالیٰ عنایت فرمودند کہ بر سر بند و چنانچہ من بستم بعد ازاں حضرت بندہ نواز یک دستار عنایت فرمودند کہ بر سر بندم۔
 آنہم بستم و بعد ازاں حضرت احمد دستار عنایت فرمودند کہ سر بندم آنہم بستم وبالائے کوہ
 یک قلعہ بہتر بود آنرا من رفتہ ملاحظہ میکنم کہ در این عرصہ بیدار شدم و در خواب تعبیری
 کنتم کہ حق سبحانہ تعالیٰ و پیغمبر ماسلطنت ہفت اقلیم عنایت فرمودند۔
 مطابق بیست و چہارم ماہ رجب ۱۲۱۲ ہجری [۱۲ جنوری ۱۷۹۸ء روز جمعہ] باشد۔

۳۶

بتاریخ دوازدہم بہ شب پنج شنبہ ماہ احمدی سال شاداب ۶۲۲ مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۲۵
 شوال ۱۲۱۲ ہجری۔ ۱۳ اپریل ۱۷۹۸ء] معاملہ دیدہ شد بر کنار ہائے ندی ہمہ لشکر
 است و بندہ تعالیٰ ہم سوار اسپ ہستند و میفرمایند کہ این ندی در طغیانی است ہمہ فیلان را
 طلبیدہ در ندی برابر مثل پل استادہ کردہ میفرمایند کہ ازبالائے فیلان و در پناہ فیلان ہمہ
 لشکر عبور ندی کنند چنانچہ ہمہ لشکر عبور ندی میکنند و دریں عرصہ بیداری شد۔

۳۷

بتاریخ غره ماه دینی سال شاداب ۱۲۲۱ مولود محمد صلی الله علیه و آله [۲۹ جمادی الاول ۱۲۱۳
 هجری - ۸ نومبر ۱۷۹۸ء] - بروز پنج شنبه در دار السلطنت چهار گھڑی روز باقی مانده چنین
 معامله معامله دیده شد که در بادام ختم سالگرام که بت کفار است چند داخل کرده ختم می خوانم
 بدین نیت که بتان کفار است اینها که حالا مسلمان شده اند انشا الله تعالی همه کفار هم مشرف
 به اسلام خواهند شد و بعد خواندن ختم میگوئیم که حالا بتان کفار همه مسلمان شده اند از میان
 بادام این سنگ هارا بر آرید و عیوض اینها بادام داخل کنید بفضل الله تعالی تعبیر ایست که
 همه کفار مسلمان و ملک بدست سرکار خدا داد خواهد شد -

بتاریخ سیزدهم ماه خسروی روز دوشنبه سن یبجز اردو صد و بیست و شش مولود محمد صلی اللہ علیہ وسلم که مطابق یازدهم جمادی الاول ۳۱۲ [هجری، ۲۲ اکتوبر ۹۸۷ء۔ بروز یک شنبه] به شب چهاردهم که فردائے آل سه شبها باشد، وقت صبح چنین معامله دیده شد که حضرت سعدی شیرازی آمده اند۔ شکل صاحب موصوف اینست که جسم و سر کلان و ریش کلان کرده و سفید است مابدولت صاحب موصوف را بسیار تعظیم و تکریم کرده نشانده ام و صاحب موصوف بسیار خوش آواز اند و ما پرسیدم که صاحب کدام کدام دیده اند میفرمائید که ملک هندستان و ملک ارکات و ملک عبدالنبی خان و ملک کلر پتر و ملک کوکنی دیده ام و باز شعرو ابیات میخوانند و در دولت سرا کره کره میگرده و نشسته اند که در این اثناء بیدار شدم صبح

بتاریخ بیست و چهارم ماه تقی سال شاداب روز جمعه ۶۲۲ مولود محمد صلی الله علیه و آله بر مقام
حیدرآباد، یعنی یک منہ مطابق بیست و دو نیم ذوالحجہ ۱۲۱۲ هجری - ۷ جون
۱۹۸۷ء] - وقتسہ پھر روز چہین معاملہ دیدہ شد

بندہ درگاہ اللہ در باغے رفتہ است و در آنجا عمارت ہا است و در آنجا میگویند کہ
حضرت مولانا جامی آمدہ فرود شدہ اند۔ ما پیش مولانا رقم و پرسیدم کہ تشریف فرمودن
صاحب بسیار بہتر است و صاحب موصوف می گویند کہ ما بنا بر دیدن شما آمدہ ام بازی گویم
تشریف آوردن آن صاحب بسیار بہتر و بجا است۔ در زمان سلف حضرت مولانا سعدی بودند
و در زمان ماحق تعالیٰ عزت شانہ مولانا جامی صاحب پیدا نمودہ پیش ما فرستادہ است
سعادت حاصل خواہم کرد گفتہ ہمراہ خود مولانا موصوف را ہمراہ خود بہ دولخانہ آوردم و ہم در
آل شب وقت صبح معاملہ دیدہ شد۔

۴۰

یک زن جوان خوش رو با جواهر و لباس خوب پیش ما آمده در دست زن مر قوم سه کنار پخته کلان مثل چنار بزرگ آورده در دست بنده در گاه اللہ داد و میگویم ای مقدر کلان کنار گاہے دیدہ نقد در آل یک کنار خوردم دیدم کہ بسیار شیریں و خوشگوار است دریں اثنا بیدار شدم۔

۴۱

تاریخ ہم ماہ رحمانی سال شاداب ۶۲۲۱ مولود محمد مطابق نهم ماہ شعبان سن بیچہزار و دو صد و سیزدہم ۱۲۱۳ ہجری [۱۶ جنوری ۱۷۹۹ء]۔ بہ شب چہار شنبہ کہ فردا آن چہار شنبہ باشد در دار السلطنت معاملہ دیدہ شد کہ اول یک فوج کفار کہ آمدہ بود آنرا از طرف سرکار خداداد قتل و اسیر کترہ شد۔ بہ سپہ می گویم کہ خبر رسیدہ است دیگر فوج کفار می آید آنرا ہم غارت باید کرد چنانچہ بنا بر قتل او روانہ شدہ ام و در این عرصہ بیداری شد، وقت صبح بود۔

سید محمد اسلم مشایخ باشندہ کولار محصور عرضداشت نمودند بدیں مضمون کہ در ماہ رجب
 المر جب بروز پنج شنبہ فقیر بشارہ دید امام جہاں بر فرش سرخ نشسته و این فقیر ہم حاضر بود
 و فعلاً آمدن حضرت شاہ مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ شد بازوئے آل شاہ گرفتہ بیرون آوردہ بر
 اسپ اہلق سوار گذاشتہ بر اسپ دیگر خود سوار شدہ شمشیر بر ہنہ بر دوش استادہ نمود و ہر دو
 سواران روانہ شدند۔ بیشتر رفتن دیدہ کہ لکو کمانصارے تفنگ گرفتہ استادہ بودند یک دفعہ
 از پس پشت آواز درخش با آواز بلند شد ہمہ نصار اگر بختہ رفتند ہر دو سواران مقدار یک کروڑ
 رفتہ بود۔ دیدم کہ سواری خاص بازگشت شدہ شادمان بطرف دار السلطنت در مقام دیگر
 فرود آید در آل مقام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بر مصلہ نشسته بودند و
 نزدیک طفل بعمر پنج یا شش سالہ نشسته اند و وصف ہمہ اماں دین مانند مقتدیان حاضر مجلس
 بودند درین اثناء حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ عرض کردند کہ شاہ سلطان ہمیں
 است۔ حضرت فرمودند دائم قائم، قائم دائم۔ حضرت علی را فرمودند کہ بر علم ایشان
 اسمہائے اصحاب کف نویشد۔ قدم بوس شدہ بیرون شدہ چہ دیدند کہ ہفت خواجگان خرقہ
 پوش میروند۔ کئے خادم را پر سیدند این صاحبان کیستند گفت ایشان خواجہ یوسف ہمدانی و
 خواجہ بایزید بستامی و خواجہ ابوالحسن خرقانی و خواجہ بہاء الدین نقشبند و خواجہ ابوالمصور
 ماتریدی۔ آن شہنشاہ آمدہ قدم بوس کرد و روانہ شدند۔

۲۳

Memorandum of the persons who were killed or taken
prisoners in the first assault of the Trevancore lines.

[Translated by Col. Kirkpatrick]

بتاریخ سیزدهم ماه رمضان سال سراب ۱۲۱۱ مولود محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم [۳ جمادی الاول ۱۲۰۴
ہجری۔ ۱۹ جنوری ۱۷۹۰ء] بروز سہ شنبہ در جنگ گرفتار بست ملک کوچ اول بار کہ
مردم سرکار خدا داد شهید شدند و اسیر گردید و در خار بست مذکور مردم رام نائیر بودند۔

زمان بیگ بہدار، عبد الحمید بہدار تربیت علی خان، محمد حیدر پسر حاجی صاحب، محمد
عمر عرض بیگی، میر کریم الدین پسر میر صاحب شهید، محمد ٹیپو داماد میر ابراہیم صاحب،
محمد حسین پسر ابراہیم صاحب، محمد سعید داروغہ خاص رسد خانہ نواہت بود، محمد جمال
نجوی، رسالہ دار اسد الہی سید محی الدین، پیر دار سید حنیف۔

۴۴

بتاریخ بیست و هفتم ماه خسروی سال شتاسنه ییخیز ارود و صد و پنج محمد صلی الله علیه و آله [اصفر ۱۲۰۵ هجری -
 ۱۰ اکتوبر ۱۷۹۰ء] عرضداشت محمد مهدی آصف پٹن معہ عرضی عبدالقادر عامل کنڈل
 بدین مضمون مرقومہ ذیل بحضور پر نور رسید۔

در علاقہ کنڈل در قریہ منجھلی زینے در عوض دو ع بسوا پیادہ علاقہ صدور داده شدہ
 است۔ پیادہ مذکور زمین خود با مزروع ساخته بود۔ در میان آن کشت زار بسمت اکنے دراز
 دراز نقش قدم انسان بطر در آمد از وقوع این معنی ہمہ اہل قریہ متعجب گردید، مجتمع گشتہ
 نقش قدم ہار اپیائیش نمودند بمقدار آن چوب عرض و طول روانہ حضور است۔ تا فیصل
 عرض و طول اینکہ از پاشنہ تا سر نرا انگشت پادر طول یازدہ گز دہ انگشت و در عرض بجائے
 انگشتان پنجہ قدم پنج گره با تقسیم اول چپ افتادہ است و از آنجا سمت جنوب بفاصلہ نوزدہ
 ۹۱ درعہ یک قدم پائے راست است و از آنجا بہماں طرف بفاصلہ دوازدہ و نیم درعہ
 قدم پائے چپ و از آنجا بفاصلہ ہفت ہم ہفت درعہ قدم پائے راست و از آنجا بفاصلہ بیست
 درعہ قدم پائے چپ جملہ پنج قدم بتر تیب صدر بر روی زمین افتادہ است۔

۴۵

نہضت بار اول کہ از دار السلطنت پٹن بطرف فرخی شد مفصلہ ذیل۔

بار اول بتاریخ پست و ہفتم ماہ رافعی سال شاہ ۵۱۲۱ [۸۸۷-۸۸۷ء] از دوہا چہل
 یکم سال بود بروز چہار شنبہ در طالعہ اسد در ساعتی مشتری بعد پست و شش گھڑی رو
 گذشتہ سواری خاص برائے نہضت فرخی زینت بخش دریا دولت یک شدند و بعد
 روز پیشتر روانہ شدند از راہ احمد نگر۔

۴۶

بار اول بتاریخ پست و ہفتم ماہ جعفری سال شارا ۶۱۲۱ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۲۹ شوال ۱۲۰۱
 ہجری ۱۱۵ اگست ۸۸۷ء] از دوہا چہل و دویم سال بود بروز پنج شنبہ منجدا گھڑی روز
 بر آمدہ در ساعت سعد داخل دولت سرانے سواری خاص اندرون دار السلطنت پٹن
 کردہ۔

۴۷

نہضت بار دویم کہ بطرف فرخی از دار السلطنت پٹن کردہ مفصلہ ذیل۔

بار دویم بتاریخ سیوم ماہ رحمانی سال ۱۱۲۱ھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۱ جمادی الاول ۱۳۰۳ ہجری۔
۲۸ جنوری ۱۸۹۷ء] از دوہا چہل و دویم سال بود کہ بروز سہ شنبہ بہ شب چہار شنبہ در
ساعت مشتری بطالعہ سرطان بعد سہ گھڑی شب گذشتہ از دار السلطنت پٹن سواری
خاص بطرف فرخی متوجہ شد از راہ احمد نگر۔

۴۸

بار دویم بتاریخ بیست و ہفتم ماہ شروی سال سراب ۱۱۲۱ھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [۳ صفر ۱۳۰۴
ہجری۔ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۷ء] بروز جمعہ بعد شش گھڑی روز بر آمدہ در ساعت قمر از
سلام آباد سواری خاص را نہضت بطرف فرخی شد بعون اللہ تعالیٰ بعد فتح دیوار ام نائیر
بدولت و اقبال سواری خاص بتاریخ نوزدہم ماہ تقی سال ستا ۱۱۲۱ھ محمد بروز چہار شنبہ
داخل سواری سلام آباد شد۔

یا حافظ

از حساب زر بتاریخ نهم ماه ربانی سال در آن که از دوها سی و نهم سال بود مطابق بهار گهڑی مانس شد و شمر و شواوشو گھر [۸۸۷ء] روز پنجشنبه پنج گهڑی روز باقی مانده اند دار السلطنت پٹن نہضت برائے تنبیہ و جنگ مراۃ شدہ بود بتاریخ پیست و دویم ماه زار جعفری روز یکشنبه سال شازو دوها سال چہل و یکم بود مطابق پلو تک گھر روک شراون بھول ستمبری روز یکشنبه ہفت گهڑی روز باقی مانده بفضل الہی سواری خاص بعد جنگ مراۃ با فتح و نصرت داخل دار السلطنت شد۔

بتاریخ ہشتم ماه خسروی روز شنبہ سال بسد روز سیس کفار بود از حساب زر مطابق پراہوا گھر سال چہلم از دوها بود [۸۹۷ء] بر مقام شاہ نور از فوج احمدی ہری پنڈت پیر کہ ضرب و شکست خورد و بہ شب پنج شنبہ کہ روز سیس کفار بود یک خواب کہ دیدہ بودم در ذیل ذکر کردہ خواہد شد۔

۵۱

بتاریخ دوازدهم ماه ذاکری سال بسد سال چهلیم از دوها بود [۸۹۷ء] روز یکشنبه برگ بوت
بود فتح فوج حیدری شد و تمام لشکر مرآت و نظام علی خان غارت شد.

۵۲

بتاریخ بیست و چهارم ماه رحمانی روز شنبه سال بسد [۸۹۷ء] که از دوها سال چهلیم
بود بهادر بنده از یورش گرفته شد و از تیر در خس دست خاص سر قلعه را بهادر بنده برید و
مردم قلعه تکبیر شدند.

۵۳

در تعلقه بنگلور در طرف باناوار نزدیک موضع ماورا در میان مهرشتاکه سلطان شاکر نام دارد۔

بتاریخ چهاردهم ماه بهاری سال شتا ۸۱۲۱ محمد صلی الله علیه و آله [۱۲۰۶ هجری، اگست ۱۷۹۱ء] مطابق ساوهارن سمجھ پنج شش گھڑی روز باقی مانده بفضل الہی بارش شد، همراه بارش چند درخت و گلها بر زمین فرود آمده است و شکل گل مثل گل بھول بسری است چنانچہ چند گل عامل بنگلور محصور فرستاده۔

۵۴

بتاریخ ہشتم ماه خسروی سال بسد مطابق سال پرابھوا سمجھ سال چہلم ازدواہا بود کہ اول شبخون اسد الہی بر مقام شاہ نو بر لشکر ہری پنڈت پھڑ کہ ناسردار مرآتہ بود شد و واقعی تنبیہ گردید۔

۵۵

بتاریخ شب نواز دهم ماه ذاکری سال بسد پرابھوا بر گبوت کود شب خون دویم از فوج اسد
الہی بر لشکر ہری پنڈت پہڑ کہ شد تمامے لشکر مرا تہ غارت بعون اللہ تعالیٰ کردہ شد۔

۵۶

در بیست و چہارم ماہ رحمانی سال بسد مطابق پرابھوا کچھر از یورش فوج حیدری بہادر بندہ فتح
شد۔

۶۵

۵۷

بتاریخ ششم ماہ حیدری سال شتا ۸۱۲۱ محمد ﷺ بر مقام ایطر فیسر اور روز سہ شنبہ
مطابق چہارم ماہ محرم ۱۲۰۵ ہجری [۱۳ ستمبر ۱۷۹۰ء] در جنگ نصرا بے دین برہان
الدین شہید، پسر لالہ میاں شہید شد حق تعالیٰ مغفرت سازد۔

۵۸

بتاریخ شب بیست و ہشتم ماہ حیدری سال شتا ۸۱۲۱ محمد ﷺ [۱۲۰۵ ہجری، ۱۷۹۱ء]
یک پاس شب باقی ماندہ میر سید محمد اول آصف فرخی را نایمانان از و غا شہید کردند۔

۵۹

بتاریخ پنجم ماہ ذاکری سال ۸۱۲۱ھ محمد ﷺ [۱۲۰۵، ہجری، ۱۷۹۱ء] با حسین علی
خان صدور فرخی و نصارے بے دین بر مقام ترول انکاری جنگ شد۔ قضار حسین علی
خان و احمد بیگ پھدار مجرج و اسیر شدند و غلام محی الدین پھدار شهید شد و مہتاب خان و
دویم آصف و غیرہ بر بالائے کتک تا مہر چیری شدند۔

۶۰

رسم شکر خوری بر خوردار عبد الخالق، نزدیک شہر کلپانور کہ سواری خاص رونق افزایود
آن زمان بتاریخ ہشتم ماہ احمدی سال سراب سنہ یکہزار و دو صد و ہفتہند محمد ﷺ [۱۲۰۴ شعبان
ہجری۔ ۱۶ اپریل ۱۷۹۰ء] بروز جمعہ بعد بیست و ہشت گھڑی روز بر آمدہ در ساعت مشتری در
طلوع سنبلہ رسم خیر شد در آل ساعت راس در جائے سیوم و برج عقرب و زحل و مریخ
در جائے ششم در برج دلود شمس و زہرا و عطارد در جائے ہفتم در برج حوت و زنب در جائے
نہم در برج ثور و قمر در جائے دہم در برج جوزدو مشتری در جائے یازدہم در برج سرطان بود بر

ایں نوع سیارگان بعد یکصد و بیست سال ہمجود برج و منازل سعدی آیند چنین اتفاق نادر
است۔

حق سبحانہ تعالیٰ عز شانہ مبارک و سر انجام کند۔

۶۱

برائے شکر خوری معین الدین پسر لالامیاں شہید دو انگشتری ازو یکے بابت لعل و دیگر بابت
ز مرد و مالا طلائے بہتر باد و سموسہ جو اہر و خلعت متالی و سر انجام شیرین بابت سمانہ یک صد و
ہفتاد و یک طبق مسری و بادام و غیرہ از محل بنگلور فرستاد۔ بتاریخ شب ماہ نور جب المرجب
مطابق دویم ماہ احمدی سال شتا ۸۱۲۱ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [ارجب ۱۲۰۵ء، امارچ ۱۷۹۱ء] بادختر
سید پیر قلعد از بنگلور رسم شکر خوری بر خوردار مسطور بعمل آمد۔

در استلاح [اسطلاح] عربی دنبه کلاں را دم میگویند - کیش ریش مانی - دستخط وزیر روم -
 التکمیز بعنایات الملك الکریم
 السید محمد وزیر الاء عظیم در نامه این دستخط بود -

Marfat.com

عكس مخطوط

۶۲

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

کتاب فی الجلاله ما زیاده لعلوم در مرقوم منسوبه
الاصحاح

عالمه تا که در راه کمال و کمال در راه کمال
فکر و تدبیر و فوج مومنه اعدا کرده و در مملکت
نعمان از نظر مسلمانی که از نظر انانیت و فساد
انسانه و بعد از آنکه از نظر کفار و مشرکین بود
از راه کمال و کمال در راه کمال و کمال
و کمال و کمال در راه کمال و کمال
که در راه کمال و کمال در راه کمال و کمال
در مملکت و کمال و کمال در راه کمال و کمال

Marfat.com

یا کریم کار ساز

معامله تاریخ پنجم ماه بهار ۱۲۱۱ هجری روز شنبه که در روز باقر مانند قلب زدیم
 به تنویکی ملک و بیخ فصوله لایم و سجدی ناسرطه مله تا با بمون خود در آن تنویکی فصوله لایم
 و یک سرطه لایم و بیخ در آن تنویکی بود آنوقت فصوله کلیدیم و سرطه لایم و سرطه لایم
 رو بر در مات سینه لایم یک سیم رو بر و کلاه لایم لایم سرطه لایم رو بر کلاه لایم که
 کلام خدایت بخوانند انور - ما بالسماء العلیا هم کوه غایب سرطه لایم و سرطه لایم
 تنویک انور - ما ملکیم که سما با فوج و قطر الیخ خان با صاکر کوه لکار و کوه لایم
 کفار و فرمودند و آن را هم معانابه و مع رفقه بند و در اعجاز مومکین با کوه لایم
 بملک نشانی که در انور قوم السلام برید و بعد کفار و کوه لایم
 کلاهیم که در انور کلام موم که بداندیم و معانوفه بر و طالی تکالیف

قدام علی مرتضوی

و سنی از من هم رسیده با این بارید و با می فوسوم بوم از من بعد بسیار نور و جوهر
 از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید
 این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید
 و بعضی میگویند که خود از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید
 میگویند که از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید

ما هم از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید
 میگویند که از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید
 میگویند که از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید
 میگویند که از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید و از این بارید

کسی که بگوید من الله بر من الله من الله من الله
 به پیشتر از کسی که معاد درین راه در مجلس محو عقول توی شکل استیلا در سینه فرستد و با او
 در این شهر ملک تپای بر کمر کرده که با زن مرتجع کند و در اول تقوی معلوم که عاویس ما سرت که با آنست خایم
 صدای میان بختان بر طوطی بر قلعه تقدیم رفته باز سعید از زور و شتاب مور را کوی لوترون که کوه لاله
 و بدین نام لاف کوی سیم توی لوترون که کوه معلوم که زن مرتجع با آنست لوترون که کوه معلوم که
 در این زمان که تو مشرفان در قیاس دریا فوم مرتجع که در معلوم که الله تعالی مرتجع که کوه لوترون که
 کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که
 و پیشتر از کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که
 در کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که
 بر روی کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که
 کسی که بگوید کفار ما کفر بر سر کفر که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که کوه لوترون که

بختیاری در زمان پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان
 و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان
 و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان

و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان
 و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان
 و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان

و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان
 و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان
 و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان و در عهد پادشاهان

Marfat.com

بایع طریقه ماه شمس در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ ه

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بایع بنابر این تاریخ در روز پنجشنبه مورخه ۱۳۳۱ هجری قمری

بیتا جمیع اوقات مع ماہ صفر سال ۱۲۲۱ م مولود محمد علی روز و روز

و قریب مع سعادت و بدی از من بعد و در ۵۰۰ کربانی بر فدا نمودن بر حق

و در تمام آن روز رفتیم و در صلوات دیدیم خوشی از این بسیار و از این قدر

ملاک و ملائکه و فرشتگان در تمام آن روز تقدیر را در دست داشتند

از این ملائکه بسیار خوشی نمودیم و اینها را گلان گلان بسیار خوش

چند و در میان فرستادند و در وقت که آمد در میان ما یکم و در میان آنها

نماندند و در تمام آن روز

بیتا جمیع اوقات مع ماہ صفر سال ۱۲۲۱ م مولود محمد علی روز و روز

و قریب مع سعادت و بدی از من بعد و در ۵۰۰ کربانی بر فدا نمودن بر حق

و در تمام آن روز رفتیم و در صلوات دیدیم خوشی از این بسیار و از این قدر

ملاک و ملائکه و فرشتگان در تمام آن روز تقدیر را در دست داشتند

از این ملائکه بسیار خوشی نمودیم و اینها را گلان گلان بسیار خوش

چند و در میان فرستادند و در وقت که آمد در میان ما یکم و در میان آنها

نماندند و در تمام آن روز

از عودین بر خفاستیم و با او سعادت نمود و زین نیتیم و سبب نیتیم
در این فتنه خدایا در بندگی ما بفرست که تو را بفرستد و با او
فرمانی را بر ما بر وجه فرستد که ما را در این فتنه نجات دهد
تو را بفرستد و تو را بفرستد که ما را در این فتنه نجات دهد
و ما بدو است مملویم و تو را بفرستد که ما را در این فتنه نجات دهد
تو را بفرستد که ما را در این فتنه نجات دهد

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
و ما بدو است مملویم و تو را بفرستد که ما را در این فتنه نجات دهد
تو را بفرستد که ما را در این فتنه نجات دهد

پنج سوّم ماه رجب مطابق فراماه شعبان الحرام اولیٰ و کرم روزها نوزدهم و بیست و نهم
 در عهد السلطنه معامد وقت و هفتاد و پنج روز است که در آن روزها هر که بر آن
 حسرتی آید در بوی آنکس و کسرت و مکر و فریب و در آن روزها هر که در آن
 بسیار کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت
 ما بدو سر کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت
 ان الله تعالیٰ و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت و کسرت

شماره ۲۳۳۰
ماه ۱۰
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

۴۵۲۱ یوم بکر و در غنیمت در بلاد اسلام تمام شهر را در با و مانند منی
 معامده و در آن وقت در با و نام ختم سال کرامت کفارت و ضد و نقد گویم و منجلی
 میان کفارت و بیعت با خالد مسلمان شد از آن الله تعالی کفارت و بیعت با خالد

کفارت و بیعت با خالد مسلمان شد از آن الله تعالی کفارت و بیعت با خالد
 کفارت و بیعت با خالد مسلمان شد از آن الله تعالی کفارت و بیعت با خالد

کفارت و بیعت با خالد مسلمان شد از آن الله تعالی کفارت و بیعت با خالد

۴۵۲۲ یوم بکر و در غنیمت در بلاد اسلام تمام شهر را در با و مانند منی
 معامده و در آن وقت در با و نام ختم سال کرامت کفارت و ضد و نقد گویم و منجلی
 میان کفارت و بیعت با خالد مسلمان شد از آن الله تعالی کفارت و بیعت با خالد
 کفارت و بیعت با خالد مسلمان شد از آن الله تعالی کفارت و بیعت با خالد

میں نے سب سے پہلے حضرت نذیر اللہ صاحب اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 بیان کیا کہ یہ سب کچھ ہے اور اس کے بعد مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور

مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور
 مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور مولانا صاحب کو لکھ کر دیا اور

در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها
 در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها
 در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها

در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها
 در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها

در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها
 در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها

در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها
 در آن زمان که در آن روزها در آن روزها در آن روزها در آن روزها

که الله و همه عرض کردند که شاه سلطان پهلوی است حضرت فرمودند و
 قائم و قائم و قائم و حضرت علی الاخر فرمودند که بر علم لایق و اسماء
 که برفت نمانند قدم برین نهد بیرون نهد و چون که برفت خود جان
 حرق بر آن میروند که ~~فایده~~ برسد نماند از صاحبان که مستغرق لایق
 خواجه و یوسف مدینه و خواجه با نریز سبانی و خواجه ابوالحسن خرقانی و خواجه بهار
 نقش بند و خواجه ابوالمنصور با نریز بر آن شهنشاه آمد و قدم بر آن کوه و سلا^ش

Marfat.com

Memorandum of the
Sergeant who was killed
a white prisoner in the
first part of the
Beverly Line.

تیمار کبیر در ماه رمضان
تیمار کبیر در ماه رمضان
تیمار کبیر در ماه رمضان

مردم کبیر در بعضی

~~تیمار کبیر~~ تیمار کبیر
تیمار کبیر تیمار کبیر
تیمار کبیر تیمار کبیر

تیمار کبیر تیمار کبیر
تیمار کبیر تیمار کبیر
تیمار کبیر تیمار کبیر

تیمار کبیر تیمار کبیر
تیمار کبیر تیمار کبیر
تیمار کبیر تیمار کبیر

تیمار کبیر تیمار کبیر

ل

بنام بیخ منت و بیخ ماه خورشید سال شصت و پنجاه و دوم هجری قمری
محمد صدر اصفهانی حرمه و علی عبدالقادر عامل گنبدل بدین موقوفه

بمقدور است

ندیده

در مدینه گنبدل در قریه منجی رضی در بعضی بلاد سوریه و بلاد مدینه

پایه بلاد رضی جو مروج ختم بود در میان آن گنبدل است گنبدل

در اردو در آن نقش قدم آن بنام و علامه از وقوع آن همه اینها فریب

منجی کویب مجمع گنبدل نقش قدم با لایبانی نمونه بمقدور است

جیب عرض مطلق رودخانه گنبدل در بعضی مطلق از یکم از یاد شده

نام آنرا گنبدل یا در مطلق با آنکه گنبدل گنبدل در بعضی کار گنبدل

بسیار فایده بیخ کرد با آنکه اول جیب افتاد گنبدل و بلاد کابل است ضرورتاً

اول

۹۱
 نون دروغ یک قدم با بر روست و لدا نجا بهان طرف بقاصه
 ه آلفه و نیم دروغ قدم با رجب و لدا نجا بقاصه بعد دروغ قدم
 با بر راست و لدا نجا بقاصه بر روست قدم با رجب صرع و قدم
 بنزرب صدر بر روست و رهن ادا که کس کس

بمقتضی بار لعل که در عهد سلطنت سید محمد باقر پسر سید محمد علی

<p>بار لعل بیاید که در ماه ذی قعدة سال ۱۱۳۱ هجری در روز پنجشنبه در وقت صبح در شهر تبریز در ساعت ششم و در وقت ظهر در شهر قزوین در روز شنبه در وقت ظهر در شهر قزوین</p>	<p>بار لعل بیاید که در ماه ذی قعدة سال ۱۱۳۱ هجری در روز پنجشنبه در وقت صبح در شهر تبریز در ساعت ششم و در وقت ظهر در شهر قزوین در روز شنبه در وقت ظهر در شهر قزوین</p>
--	--

بمقتضی بار لعل که در عهد سلطنت سید محمد باقر پسر سید محمد علی

<p>بار لعل بیاید که در ماه ذی قعدة سال ۱۱۳۱ هجری در روز پنجشنبه در وقت صبح در شهر تبریز در ساعت ششم و در وقت ظهر در شهر قزوین در روز شنبه در وقت ظهر در شهر قزوین</p>	<p>بار لعل بیاید که در ماه ذی قعدة سال ۱۱۳۱ هجری در روز پنجشنبه در وقت صبح در شهر تبریز در ساعت ششم و در وقت ظهر در شهر قزوین در روز شنبه در وقت ظهر در شهر قزوین</p>
--	--

در علم تکوین و طرف بانا و در توحید و کبریا و در علم الایمان و در علم السلطان
 تاریخ چهاردهم ماه بهار کرامت است ۱۱۲۱ هجری مطابق سال ۱۷۰۸ قمری که روزی که روزی در قزوین
 علیه السلام بنام حضرت علی با برائی خدمت در قزوین و کتب بر ریاضی و فقه و حدیث و لغت و شعر و کلام و فلسفه

بموجب امر شاه در قزوین و کلام تکوین و فقه و حدیث و لغت و شعر و کلام و فلسفه

تاریخ پنجم ماه ذی القعدة ۱۱۲۱ هجری مطابق سال ۱۷۰۸ قمری که روزی که روزی در قزوین
 بر مقام شاه نورنگ در کورستان که بنا به عهد مملکت بود و در وقت حیات بود
 تاریخ چهاردهم ماه ذی القعدة ۱۱۲۱ هجری مطابق سال ۱۷۰۸ قمری که روزی که روزی در قزوین
 بر کورستان که بنا به عهد مملکت بود و در وقت حیات بود
 تاریخ پنجم ماه ذی القعدة ۱۱۲۱ هجری مطابق سال ۱۷۰۸ قمری که روزی که روزی در قزوین

تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱
تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱

در فاصله سالها بعد از مرگ آن بزرگوار
در فاصله سالها بعد از مرگ آن بزرگوار

تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱
تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱

تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱
تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱

تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱
تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱

تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱
تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱

تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱
تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱

تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱
تاریخ تواریخ محمد رسول الله ص ۱۲۱

مجلس شورای عالی در تبریز در روز ۱۳۰۲ هجری قمری
مجلس شورای عالی در تبریز در روز ۱۳۰۲ هجری قمری
مجلس شورای عالی در تبریز در روز ۱۳۰۲ هجری قمری

مجلس شورای عالی در تبریز در روز ۱۳۰۲ هجری قمری

مجلس شورای عالی در تبریز در روز ۱۳۰۲ هجری قمری

مجلس شورای عالی در تبریز در روز ۱۳۰۲ هجری قمری

Tippeco Sultann's Dreams

in his own hand writing,

presented in the name of

The Honorable Mr. W. H. Miller to Hugh Duffie,
Chairman of the Court of Directors,

By

Major Alexander Gordon, at the Camp to the South

This residue of the Sultann's dreams was discovered by
Mr. W. H. Miller, amongst other papers of a secret nature
in a chamber found in the Palace of Seringapatam.
Khosroob Colah, one of the most confidential of the Sultann's
servants, was present at the time it was discovered. He
knew that there was such a Book of the Sultann's confessions,
and had never seen it, as the Sultann always manifested particular
anxiety to conceal it from the view of any who happened
upon him while he was either reading or writing in it.
Of these extraordinary resolutions six only have been as yet
which I have inserted in the Appendix of a View of the Original
conduct of the War. By some of them it appears that
the conquest, and the destruction of the Kareef's, were
objects of his sleeping than of his waking thoughts.

London 23 April 1800. —

A. Gordon

Major Alexander Gordon

اشاریہ

اشارہ اندراج نمبر کی طرف ہے

بت خانہ، ۲۲	ابوالحسن خرقانی، خواجہ، ۴۲
نچھڑا، ۱۷	ابوالمصور ماتریدی، خواجہ، ۴۲
برہان الدین، ۵۷	احمد بیگ، ۵۹
بسالت جنگ، ۷	احمد نگر، ۴۷
بلور، ۶	اخبار نویس، ۲۶
بنارس، ۲۶	ارکات، ۳۸
بندہ نواز، خواجہ، ۸، ۳۵	اسد الہی فوج، ۵۱، ۵۳، ۵۵
بنگال، ۳۰	اسد علی خان، ۲۹
بنگلور، ۱۵، ۵۳، ۶۱	اصحاب کھف، ۴۲
بہانالدین نقشبند، خواجہ، ۴۲	الہ آباد، قلعہ، ۳۱
بہادر بندہ، قلعہ، ۵۱، ۵۲، ۵۶	آم، ۲۷
بھولسری، ۵۳	انگریز، ۲۶، ۳۰
تپن، ۲۵، ۳۷	بادام، ۳۷
پونہ والہ، ۲۱	بانٹواڑ، ۵۳
تامبر چیری، ۵۹	بایزید بسطامی، خواجہ، ۴۲

دریا باغ، ۱۴	ترول انکار، ۵۹
دستار، ۳۱، ۳۵	تلوار، ۱۱
دھلی، ۳، ۲۶	تمحمد ندی، ۱۲
دھونڈیہ جی، دھونڈیہ والہ، ۲۰	تجن کور، ۳۱
دیوگری، ندی، ۱۳، ۱۵	تنگابھدر، ۱۲
دودھ، ۴	جانی، مولانا، ۳۹
راماناگیر، ۲، ۱۷، ۱۸	جنگ مرہتہ، ۱، ۳، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۲۰، ۳۰، ۳۹
رگھنات راؤ، ۳۰	چیری، قلعہ، ۵۹
رضاء، ۱۱	چین، ۹
ریچھ، ۱۱	حج، ۳۱
زمان بیگ سپہ دار، ۳۳	حجر اسود، ۳۱
زمرد، ۱۸	حسین علی خان، ۵۹
سالگرام، ۳۷	حضرت علی، ۱۲، ۲۲
سانپ، ۱۶	حید آباد، ۳۹
سعدی، مولانا، ۳۸، ۳۹	حیدر صاحب، ۱
سفید ہاتھی، ۹	خانہ کعبہ، ۸
سکندر نامہ، ۹	خنجر، ۸

عیسائی، نصرانی، ۳۳، ۷۵	سلام آباد، ۴، ۹، ۱۲، ۲۸
غلام علی صدور، ۲۰	سندھیا، مہاراجہ، ۳
غلام محی الدین، ۵۹	سوتے صاحب، ۱۵
فرانسیسی، ۲۸	سی حرفی، ۲۰
فرخی، ۸، ۳۵، ۷، ۳۸، ۵۸، ۵۹	سید حمید، ۱
فوج مرٹھ، ۱، ۳، ۱۱، ۱۳، ۲۰، ۳۰، ۳۹	سید علی، قاضی، ۲۰
قرآن کریم، ۸	سید غفار، ۱
قطب الدین خان، ۳، ۷	سید محمد، میر، ۵۸
کاویری، دریائے، ۲	شاہ نور، ۱۲، ۵۵
کداپہ، ۲۹	شکرندی، ۳۶
کریم الدین، میر، ۳۳	شمس آباد، ۱
کعبہ شریف، ۳۱	شیر، ۱۶
کلپانور، ۶۰	عبدالحمید بہدار، ۳۳
کلپنت، ۳۸	عبدالخالق، ۶۰
کوکنی، ۳۸	عبدالرحمان، ۲۰
کولار، ۳۲	عطا اللہ شاہ، ۳۳
کھجور، ۳۲	عید الفطر، ۲



- کیلے، ۲۰
- گائے، ۱۷
- گل موکری، ۱۶
- گل یاسمین، ۱۶
- گندل، ۲۲
- لالہ میان، ۵۷، ۶۱
- محمد اسلم، سید، ۲۲
- محمد جمال نجوی، ۲۳
- محمد حسین، ۲۳
- محمد حنیف، ۲۳
- محمد حیدر، ۲۳
- محمد سعید، ۲۳
- محمد عمر عرضیگی، ۲۳
- محمد مہدی، ۲۲
- محمی الدین، سید، ۲۳
- مخدوم جہانیاں، شیخ جلال الدین، ۶
- مدگیر، ۲
- مرہٹہ دیکھنے مرہٹہ
- مطب، ۳۲
- معین الدین، ۱۵، ۶۱
- ملک عبدالنبی، ۳۸
- مندرسات خانہ، ۱۹، ۲۲
- مہتاب خان، ۵۹
- مرہٹہ، ۱، ۳، ۱۱، ۱۳، ۲۰، ۳۰، ۳۹
- ناریل، ۵
- نصرانی، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۳۰، ۳۳، ۵۹
- نظام علی خان، ۶، ۷، ۱۱، ۲۱، ۳۲
- نظامی گنجوی، ۹
- نظر آباد، ۱۱
- نگر، ۱۱
- ہاتھی، ۲۷، ۳۶
- ہری پنڈت بھر کہ، ۱۳، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۵
- ہندوستان، ۳۰، ۳۳، ۳۸
- یورپ، ۳۰



مولوی عبدالرحیم ترجمہ شیخ احمد علی

◆ حملات حیدری

محمد صالح کبوه / ممتاز لیاقت

◆ شاہ جہاں نامہ

ممتاز لیاقت

◆ تاریخ بیت المقدس

ترجمہ رشید اختر ندوی

◆ تزک بابری

مولوی سید احمد رامپوری

◆ تزک جہانگیری

ابو ہاشم ندوی

◆ تزک تیموری

ترجمہ رشید اختر ندوی

◆ ہمایوں نامہ

رشید اختر ندوی

◆ اورنگ زیب

رشید اختر ندوی

◆ مسلمان اندلس میں

جی ٹی اسٹریٹج / محمد جمیل الرحمن

◆ جغرافیہ خلافت مشرقی

محمد عبدالحکیم خاں لودھی

◆ حیات لودھی

نواب ذوقدر جنگ بہادر

◆ خلافت اندلس

محمد عنایت اللہ

◆ اندلیس کا تاریخی جغرافیہ

خان بہادر شمس العلماء

◆ تاریخ ہندوستان

مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی مرحوم

(جلد اول - تا - دہم)

RS: 175.00

www.sang-e-meel.com

ISBN: 969-35-1023-2



9 789693 510232